जड़ीबूटी प्रकाश
जड़ीबूटी की पहचान

पण्डित लब्भूराम ऐण्ड सन्ज़

पुस्तक विक्रेता, दीनानगर

نوین

جڑی بوٹی پرکاش

باتصویر

جسمیں بھارت ورش کی مشہور جڑی بوٹیوں کا مفصل حال بمعہ مقدار
(اور انوپان درج کیا گیا ہے)

لیکھک

کویراج اوتار کرشن شرما ویدواچسپتی ایم اے ایس سی

پروپرائٹر

کرشنا اروگیہ بھون دینانگر ضلع گورداسپور

پرکاشک

پنڈت لبھورام اینڈ سنز تاجران کتب نولکھا بازار لاہور والے

حال دینانگر ضلع گورداسپور

نویدن

آج آزادی ملنے کے بعد بھی بھارت کی جنتا دکھی نظر آتی ہے اِس کا سب سے بڑا کارن راشٹر بھگتی کی کمی ہے۔ جس کا ٹھوس اور واضح ثبوت یہ ہے کہ ہم لوگ سودیشی چیزوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً بھارت درش کا بنا ہُوا کپڑا کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو آنکھوں کو نہیں بھاتا۔ لیکن وہی کپڑا انگلینڈ کی مُہر لگ کر بازار میں آ جاوے تو عُمدہ کوالٹی کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ یہی حال دوسری اور چیزوں کے بارے میں ہے۔ آج ہمارے ملک میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے کی دوائیاں باہر کے ملکوں سے آتی ہیں۔ اور اِس طرح ہم ہر سال کروڑوں روپیہ دوسرے دیشوں کو بھیج کر اقتصادی طور پر ملک کی کمزوری کا باعث بن رہے ہیں۔

بھارت درش میں سب چیزیں موجود ہیں۔ صرف ادھر تھوڑا سا دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اگر اچھے ویدا اور حکیم ریسرچ کریں اور گورنمنٹ اُن کی دلی طور پر سہائتا کرے۔ تو اپنے دیش میں ہی اچھی سے اچھی دوائیاں تیار کی جا سکتی ہیں۔ اور اُن کے پرچار

سے لوگوں کے دلوں میں دیش کی جڑی بوٹیوں کے بارے میں شردھا پیدا کی جا سکتی ہے۔ جس طرح اکیلے ڈاکٹر ہاٹن نے شاہجہان کی لڑکی کا علاج کر کے ہندوستان کو انگلستان کا غلام بنا دیا۔ اُسی طرح اگر ہم بھی اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ تو بھارت ورش کو پھر سے جگت گورو یعنی دُنیا کا سرتاج دیش بنا سکتے ہیں۔

پُرانے زمانے کے رشی منیوں کے ایک بل میں کئی میڈیکل سٹور موجود ہوتے تھے۔ اور وہ ایک ہی دوائی سے کئی امراض کا بہت سستا اور کامیاب علاج کرتے تھے۔ اور لوگ جڑی بوٹیوں کی کرامات دیکھ کر دنگ رہ جاتے تھے۔

میرے وچار میں سب سے بڑی دیش بھگتی اور راشٹریتا یہی ہے۔ کہ ہم سودیشی چیزوں سے پریم کرنا سیکھیں اور اُن کو اپنائیں۔ اِن وچاروں سے پریرت ہو کر میں نے بوٹی پرکاش نام کی یہ کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ اِس قسم کی مارکیٹ میں کئی کتابیں لوگوں نے چھاپی ہیں لیکن وُہ ادھوری سی معلوم ہوتی ہیں۔ یہ کتاب ہر نظریہ سے مکمل بنانے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ اِس کتاب میں بوٹیوں کے سنسکرت۔ ہندی۔ انگریزی۔ فارسی وغیرہ کئی زبانوں میں نام درج ہیں۔ اِن کے ساتھ ساتھ اُن کی شکلیں اور وُہ بھارت

ورش کے کس کس حصے میں اور کونسے موسم میں پیدا ہوتی ہیں مفصل تحریر کر دیا ہے۔ آسانی کے لئے مقدار اور انوپان بھی لکھدئے گئے ہیں۔ افیون وغیرہ زہریلی اور نشیلی چیز کھا لینے سے کیا علامات ہوتی ہیں۔ اور اُن کا زہریلا اثر کس بوٹی سے زائل ہوتا ہے۔ اچھی طرح بیان کیا گیا ہے۔

اِس کتاب کے لکھنے میں مجھے سنسکرت۔ ہندی۔ انگریزی اور اُردو وغیرہ کی تقریباً ۲۳ کتابوں سے مدد لینی پڑی ہے۔ واقفیت کے لئے چند کتابیں ذیل میں درج ہیں۔ چرک سشروت راج نگھنٹو۔ سالگرام نگھنٹو۔ دھنونتری نگھنٹو۔ مدن پال نگھنٹو۔ بھاؤ پرکاش نگھنٹو۔ اور آیوروید سندیش کی کچھ فائلیں مندرجہ بالا سنسکرت۔ ہندی کی کتابیں ہیں۔

(i) Materia Medica of India and their therapeutics.

(ii) A Hand-Book of Tropical therapeutics.

(iii) Indian Medicisal plants (4 Parts)

(iv) Materia Medica of

Hindustan & Materia Indica

یہ چند انگریزی کی پستکیں ہیں۔ مخزن الادویہ اردو کی۔ ان کے مُصنفین کا میں تہ دل سے مشکور ہُوں۔

اِس کے علاوہ آیور وید آچاریہ پنڈت مرلی دھر جی شاستری سابق پروفیسر دیانند آیورویدک کالج لاہور (حال امرتسر)۔ اور جالندھر نواسی پنڈت درگا دت جی وئید واچسپتی مُوجد نورتن کلپ کا بہت بہت دھنیہ باد کرتا ہوں کہ انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی صلاح دیکر مجھے احسان مند کیا ہے۔ میں شری ڈاکٹر کیدارناتھ جی لشکرنا سابق میڈیکل آفیسر پرشیا۔ اور پرم مِتر کویراج مدن موہن جی لشکرنا سنچالک نچکرنا آیورویدک فارمیسی امرتسر کا بھی بہت بہت ممنُون ہُوں۔ جنہوں نے اِس کتاب کی تیاری میں میری کافی مدد کی ہے۔

آخر میں مَیں آیور وید آچاریہ پنڈت دُرگا دت جی وئید راج سابق پرنسپل ناتن دھرم پریم گری آیور ویدک کالج لاہور۔ سینئر پروفیسر دیانند آیور ویدک کالج لاہور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہُوں۔ کہ جنہوں نے اِس تصنیف موسومہ بُوٹی پرکاش کی بھومکا لکھ کر کرتارتھ کیا ہے۔

ہیں۔ لہٰذا کوئی صاحب اِس کو اردو یا کسی اَور لپی مثلاً ہندی۔
گورمکھی میں چھاپنے یا چھپوانے کی کوشش نہ کرے۔ اَور نہ ہی کوئی
سجن کسی دوسری زبان میں اِس کا ترجمہ چھاپ یا چھپوا سکتا ہے۔ اِس کا
پہلا ایڈیشن صرف ایک ہزار کاپی چھپوانے کے لئے پنڈت لبھو رام اینڈ سنز بک سیلرز
نوکھا بازار لاہور والے "حال دینا نگر" کو منظوری دے دی گئی ہے۔
وِدوانوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اگر کہیں کوئی غلطی دیکھیں تو برائے
نوازش مطلع فرما دیں۔ تاکہ اگلے ایڈیشن میں دُرستی کی جا سکے۔

اگر اِس کتاب سے وئید صاحبان اَور جنتا نے کچھ لابھ اٹھایا۔ تو
مَیں اپنی کوشش سپھل سمجھوں گا۔

نیاز مند:

اوتار کرشن شرما

بھومکا

آج سے ہزاروں برس پہلے مہرشی چرک کا دیا ہُوا اُپدیش یسمین دیشے ہی یو جاتس تہ جم تسیہ اوشدھم ہتم ۔ ارتھات جو آدمی جس ملک میں پیدا ہُوا ہے ۔ اُس کو وہاں کی دوائی فائدہ منداور موافق ہوسکتی ہے ۔ یہ سچائی پر مبنی ایک اٹل سدھانت ہے ۔ جو مجھے بھی بھاتا ہے ۔

مَیں نے اپنی پریکٹس میں کبھی بدیشی دوا کا سہارا نہیں لیا اور پربھو کرپا سے کٹھن سے کٹھن روگ کا کامیاب علاج کیا ہے ۔ ایک بات ضرور ہے ۔ کہ جڑی بوٹی کی اچھی طرح پہچان ہو ۔ اُس کو احتیاط سے رکھیں اور اُس سے ٹھیک طریق سے دوا تیار کریں ۔ تو خواہش کے مُطابق ضرور فائدہ ہوتا ہے ۔

آجکل ایم ۔ بی 693 کا چاروں طرف بول بالا ہے ۔ اور ویدتتھا حکیم لوگ اِس کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں ۔ لیکن آیوروید کے مل ستدور ۔ سمیر پنگ رس ٹھیک ودھی سے تیار کئے گئے ۔ نمونیہ ۔ گردن توڑ بخار میں 693 سے بھی اچھا اثر

کرتے ہیں۔ ان کی پہلی ہی خوراک ہاتھ پر سرسوں جما دیتی ہے۔
اگرچہ بوٹیوں پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن کویراج اوتار کرشن جی نے یہ کتاب لکھ کر ان سب کو مات کر دیا ہے۔ اگر اس کتاب کے بارے میں مجھے ایک فقرہ میں کہنا پڑے تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ کویراج جی نے گاگر میں ساگر بھر دیا ہے۔ آپ نے لاہور میں کالج کی زندگی میں ہی کافی ویدوں سے واقفیت پیدا کر لی تھی۔ اور لاہور کے مشہور وید آپ کے کاریہ کشل ہونے کے مداح تھے
ویدراج نے یہ لٹریچر لکھ کر آیوروید کی سیوا کی ہے۔ جس کے لئے میں ان کی ہمت کی داد دیتا ہوں۔ اور وید صاحبان تتھا جنتا سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس کتاب سے فائدہ اٹھا کر لیکھک کی حوصلہ افزائی کریں۔
آخر میں ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کویراج جی کو شوق اور بل دیں۔ کہ وہ آئندہ بھی حکمت پر کتابیں لکھ کر آیوروید کی سیوا کرنے میں سمرتھ ہوں۔

جنتا کا سیوک ——— درگا دت وید

लेखक

ہڑڑ (ہلیلہ زرد)

(Terminalia Chebula)

اِس کو سنسکرت میں ہریتکی ۔ ابھیا امرتا ۔ ہندی میں ہَرڑ
بنگالی میں ہریتکی ۔ گجراتی ہرڑا ۔ پنجابی ہرڑ ۔ ہریڑ ۔ انگریزی میں
(Black myrobalans) کہتے ہیں ۔ اس کا درخت
75 سے 100 فٹ تک اونچا ہوتا ہے ۔ اور بھارت کے ہر پرانت
میں ملتا ہے ۔ اس کے پتے اڑوسے کے پتے سے کچھ چوڑے
ہوتے ہیں ۔ پھول آم کی منجری کی مانند ہوتا ہے ۔ وہ سفیدی
مائل اور کچھ پیلے رنگ کے ہوتے ہیں ۔

اس کا اکثر پھل ہی دوائیوں کے کام آتا ہے۔ اس کے پھل کا اوپر کا حصہ ہتھوڑوں سے توڑ کر الگ کر لینا چاہیے۔ بیچ کی گٹھلی کو پھینک دینا چاہیے۔ چھلکے کو کوٹ کر کپڑے سے چھان کر رکھ لیں۔

مقدار۔ دودھ پینے والے بچوں کو ۱ سے ۳ رتی۔ ۵ سال کے بچے کو ۴، ۵ رتی تک۔ نوجوان کو ۶ ماشہ تک دے سکتے ہیں۔ انوپان شہد گرم دودھ۔ گرم پانی۔ عرق سونف۔ عرق گاؤزبان۔

فوائد۔ اس کا سب سے اچھا اثر قبض کو دور کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے جن بیماریوں میں قبض ہو۔ اور قبض کو دور کرنا ضروری ہو۔ تو اس کا سفوف، یعنی چورن استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً موسمی بخار۔ جگر۔ تلی۔ اور بواسیر وغیرہ روگوں میں۔

نوٹ۔ ہرڑ کا پت پرکرتی یعنی صفراوی مادہ والے لوگوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کسی کا جسم آگ سے۔ گرم پانی یا دودھ سے جل گیا ہو تو ہرڑ کو چونے کے پانی میں گھس کر اور السی کا تیل ملا کر لیپ کرنا چاہیے جلن۔ زخم اور چھالوں کو فوراً آرام آتا ہے۔ اس کے سفوف کو گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے زکام میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایک دو دست آ جاتے ہیں۔ اور تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ ہرڑ کے چورن کے ساتھ برابر کا گھ کا چورن ملا کر گرم پانی کے ساتھ دیا جاوے تو مروڑ میں بہت

لابہ ہوتا ہے۔ اس نسخہ کے سیون کرنے سے چھوٹے بچوں کے بخار اور کھانسی میں کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ جب آنکھیں دکھتی ہوں۔ اور آنکھ پر بہت سوزش ہو جاوے۔ تو اس کا پلکوں پر لیپ کرنا چاہیئے۔ تھا اس کا سفوف کھانے کو دینا چاہیئے۔ آنکھوں سے زیادہ پانی آنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ یہ پیلے رنگ والی ہرڑ کے اوصاف ہیں۔

جنگ بازنگی ہرڑ

یہ کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے چورن کو ایک تولہ تک دے سکتے ہیں۔ جنگ ہرڑ کا کپڑ چھان چورن۔ سونف۔ سونٹھ اور ہرڑ پھل ملا کر دیں۔ اس سے قبض دور ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ مرض میں بہت فائدہ مند ہے۔ ہرڑ کے چورن کو گھی میں بھون کر دیگر چیزوں کا سفوف ملانے سے زیادہ مفید ہوگا۔

جلابہ ہرڑ

مقدار۔ ۴ رتی سے ۴ ماشے تک۔ انوپان۔ گرم دودھ۔ گرم پانی کے ساتھ جلاب لانے کے لیئے استعمال کریں۔ جلابہ ہرڑ کو ہموزن کھانڈ ملا کر دینے سے بغیر تکلیف کے ۳، ۴ دست آ جاتے ہیں۔ پیلے

گلے والی ہرڑ کی گٹھلی کو چیت اور بیساکھ ماہ میں بازو پر باندھنے سے
چیچک۔ خسرہ وغیرہ بیماریاں نہیں ہوتیں۔ ہرڑ کے کاڑھے کو سیاہی
چوس سے چھان کر آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھوں کی خارش سوزش
وغیرہ دور ہوتی ہے۔ ہرڑ کو چبا کر کھانے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔
پیس کر کھانے سے قبض دور ہوتی ہے۔ بھون کر کھانے سے وات
(سودا)۔ پت (صفرا)۔ کف (بلغم) اس کو ٹھیک کرتا ہے۔ اس کو گھی کے
ساتھ کھانے سے وایو کو۔ کھانڈ ملا کر کھانے سے پت کو اور نمک کے
ساتھ کھانے سے بلغم کو دور کرتا ہے۔ جب کھٹے ڈکار آویں۔ اور سینہ
میں جلن ہو۔ تو ہرڑ کے چورن کو منقہ میں ملا کر ہمراہ دودھ دینے سے
بہت لابھ ہوتا ہے۔ پانڈو روگ میں ہرڑ کو گلوئے کے پیشاب کے
ساتھ دینے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے چورن کو شہد کے ساتھ
استعمال کرنے سے پرمیہ روگ بھاگ جاتا ہے۔ جب معدہ میں درد
ہو۔ تو ۳ ماشہ ہرڑ کے چورن میں ۱/۲ ماشہ سیندھا نمک ملا کر گرم پانی
کے ساتھ دینے سے درد کو آرام آتا ہے۔ ریگنی وات میں ہرڑ کو ارنڈ
کے تیل کے ساتھ دینے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔ مرکبات۔ ابھیا رشٹ
بواسیر کی مرض میں روٹی کے بعد دن میں دو بار ایک ایک اونس ہموزن
پانی ملا کر پلانا چاہئے۔ اگست ہریتکی۔ کھانسی زکام اور دمہ کی مجرب

دوا ہے۔ مُرتبہ قبض کُشا ہے۔ مختصراً ہبرڑ کو درشارتو (ساون بھادوں) شرد (اسوج کارتک) ہیمنت (مگھر پوہ) ششر (ماگھ پھاگن) بسنت (چیت بیساکھ)۔ گرشیم (جلیٹھ ہاڑ) میں بتدریج سیندھا نمک۔ کھانڈ سونٹھ۔ نگھو۔ شہد۔ اور گڑ کے ساتھ کھانا چاہئے۔ اس سے بڑھاپا دُور ہوتا ہے۔ اور یہ رسائن ہے۔ ہرڑ کی پہچان۔ نئی۔ ملائم۔ بھاری اور پانی میں جو ڈوب جائے وہ اچھی ہوتی ہے۔

بھیڑہ (Terminalia Belerica)

اسے سنسکرت میں وبھیتک۔ کرشن پھل۔ ہندی میں بھیڑہ۔ بنگالی میں بوہیرا۔ دیڑا مراٹھی وہڑا۔ گجراتی بیڑا۔ پنجابی بھیڑہ۔ فارسی بلیلہ۔

انگریزی میں Beleric Myrobalans ہمارے دیش کے سب پرانتوں میں اس کا درخت ملتا ہے۔ خاص کر چھوٹی پہاڑیوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی اونچائی ۶۰ سے ۱۰۰ فٹ تک ہوتی ہے۔ تنا موٹا اور سیدھا ہوتا ہے۔ چھال نصف انچ موٹی ہوتی ہے خاکی رنگ کی کچھ کالاپن لئے ہوئے۔ اس کے تنے ۶ سے ۱۰ فٹ تک لمبے ہوتے ہیں۔ کئی درختوں کے اس سے زیادہ بھی لمبے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے مہوآ کے پتے کی مانند ۳ سے ۸ انچ تک لمبے اور ۲ سے ۳ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں ماہ چیت میں نئے پتے نکلتے ہیں۔ ۳ سے ۱۶ انچ لمبی سینخ پر منجری آتی ہے۔ پھول میلے خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل ایک انچ لمبا انڈے کی طرح گول ہوتا ہے۔ پھل کو لیکر ہتھوڑی سے توڑ لیں۔ اندر سے ایک گٹھلی نکلے گی۔ جسے بہیڑے کی گری یا مینگی کہتے ہیں۔ اس گری کا استعمال بڑی ہوشیاری سے کرنا چاہئے۔ اگر یہ گری زیادہ مقدار میں کھالی جاوے تو بہت نقصان دہ ہے۔ اس میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ جس کے کھانے سے بدن میں سستی بیہوشی، سردرد ہوتا ہے۔ اگر گری زیادہ مقدار میں کھالی ہو۔ تو موت تک واقع ہو سکتی ہے۔ اس کی گری کا بیرونی حصہ استعمال ہوتا ہے۔ گری کو پانی میں گھس کر آنکھوں میں سلائی سے ڈالنے سے آنکھ کی بینائی بہتر

ہوتی ہے۔ آنکھ کے پھولے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بہت مجرب ہے
بھیڑے کی مینگی۔ ہرڑ۔ ورچ۔ کٹھ۔ پیپل چھتی گمہ۔ کالی مرچ
شنکھ اور شد ہ منشل۔ سب کو ہموزن لیکر بکری کے دودھ میں
تین دن کھرل کریں۔ پھر بتیاں بنالیں۔ ایک بتی کو لیکر شہد یا پانی
میں گھس کر آنکھوں میں سلائی سے لگانا چاہئے۔ اس سے پھولا۔ رتوندا
(رات کو دکھائی نہ دینا) آنکھ کی خارش وغیرہ امراض جاتے رہتے ہیں۔
گری کے تیل کی سر پر مالش کرنے سے بال لمبے اور چمکدار ہوتے ہیں۔
بھیڑے کی چھال ۲ رتی سے ۶ ماشہ تک دودھ یا پانی کے ساتھ کھانی
چاہئے۔ اس کا اثر گلے کی بیماریوں کے لئے بہت اچھا ہوتا ہے۔ جب
گلا کف پت کی وجہ سے خراب ہو۔ آواز ٹھیک نہ رہے۔ کھانسی ہو
تو اس کا چورن شہد کے ساتھ سیون کرنا چاہئے۔ اگر کسی کی ہچکی بند
نہ ہو۔ تو اس کو اس کا سفوف دودھ کے ساتھ دینا چاہئے۔ بھیڑے
کو لیکر اس پر گوندھا ہوا آٹا لپیٹ دیں۔ پھر اس کو آگ میں ڈالیں
جب آٹا سرخ رنگ کا ہو جاوے اس گولے کو نکال کر آٹے کو اوپر سے
اتاریں۔ بھیڑے کے چھلکے کو ہموزن کوزہ مصری ملا کر کھانے کو دیں
اس سے گلے کی وجہ سے جو کھانسی کی تکلیف ہوگی۔ اس میں بہت مفید
رہیگا۔ بھلاوے کی وجہ سے اگر جسم پر سوجن ہو جاوے تو اس کی

گری کو پانی میں رگڑ کر لیپ لگانا چاہئے۔ بھیڑے کے چورن کے ساتھ ہموزن ہلدی کا چورن ملا کر آملے کے رس کے ساتھ دینے سے کاملا (یرقان) پانڈو میں بہت مفید ہے۔ کئی بار کا آزمودہ نسخہ ہے۔

(Phyllanthlis Emblica.)

سنسکرت میں آملکی۔ دھاتری۔ کرش پھل۔ ہندی میں آملہ۔ اولے۔ مراٹھی آملہ۔ گجراتی آملہ۔ بنگالی املا۔ پنجابی آملہ۔ فارسی املج۔ انگریزی میں (Emblic Myrobalan) کہتے ہیں۔ آملہ بھارت درش کے سب پرانتوں میں ہوتا ہے۔ خاص کر اتر بھارت۔ بہار۔ اودھ اور پوربی دیش میں ہوتا ہے۔ درخت کافی بڑا ہوتا ہے۔ چھال ہلکے خاکی

رنگ کی اور ½ انچ موٹی ہوتی ہے۔ لکڑی لال رنگ کی ہوتی ہے
پتے چھوٹے چھوٹے املی کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول
رائی کے دانوں کی طرح گچھے دار ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ پیلا ہوتا
ہے۔ پھل گول جائفل کی مانند ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی
ہیں۔ ایک دیسی آملہ جو چھوٹا ہوتا ہے۔ دوسرا بنارسی آملہ جو بڑا ہوتا
ہے۔ بڑے آملے کی پیداوار ضرورت سے کم ہوتی ہیں۔ اس کا پھل
رس۔ پتے دوائی کے کام آتے ہیں۔ خشک آملے کے سفوف کی خوراک
۴ رتی سے لے کر ایک تولہ تک ہے۔ رس کی ماترا ایک ماشہ سے ایک
تولہ تک ہے۔ آملہ کے چورن میں تھوڑی کھانڈ ملا کر کھانے سے
رکت پت اور گرمی سے ہونے والے بخار میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے
چورن کو دودھ کے ساتھ پھانکنے سے گلے کی آواز ٹھیک ہوتی ہے
پردر روگ میں اس کے چورن کو شہد کے ساتھ کھلانا چاہئے۔ آملے
اور کتھ منہ میں رکھنے سے پیاس بجھتی ہے۔ آملوں کو ایک مٹی کے
برتن میں ۱۶ گنا پانی ڈال کر بھگو دیں۔ صبح اٹھ کر اس پانی کو کپڑے
سے چھان کر آنکھوں میں چھینٹے مارنے چاہئیں۔ اس سے بینائی تیز
ہوتی ہے۔ آنکھ کی لالی دور ہوتی ہے۔ آملہ کے چورن میں ہم وزن
مصری ملا کر دودھ کی لسی کے ساتھ دینے سے موتر کرچھ یعنی پیشاب

تکلیف سے آ دے ۔ تھا موتر داہ (پیشاب کرتے وقت جلن محسوس ہو) میں لابھ ہوتا ہے ۔ آملے کے چورن کو اس کے رس سے ۲۱ بھاونا دیں ۔ ایک بار جب رس خشک ہو جاوے ۔ تو دوبارہ رس ڈال کر تر کریں ۔ اس کو بھاونا کہتے ہیں ۔ رس اتنا ڈالنا چاہئے ۔ جس میں آملے ڈوب جاویں ۔ اس طرح ۲۱ بار کرنے کے بعد اُن کا کپڑ چھان چورن کر لیں ۔ پھر اُس میں شدھ گھی ہموزن ملاویں شہد چورن سے نصف ۔ کھانڈ اور گھی چورن کا آٹھواں حصہ ملاویں ۔ سب کو ایک جان کر کے مرتبان میں بند کر کے برسات کے شروع میں دھان کے ڈھیر میں گاڑھ دیں ۔ اور برسات کے بعد نکال کر ۳ سے ۶ ماشہ تک استعمال کریں ۔ اس سے بڑھاپا جلدی نہیں آتا جسم میں طاقت آتی ہے دماغی کمزوری دور ہوتی ہے ۔ یادداشت بڑھ جاتی ہے ۔ پھرتیلا پن آتا ہے اس کے استعمال سے چہرے پر رونق معلوم دیتی ہے ۔ یہ ایک لاجواب نسخہ ہے ۔ جب منہ اور ناک سے خون آتا ہو ۔ تو اس کے تازہ پھلوں کے رس میں کھانڈ ملا کر دینے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے ۔ اس کے رس میں چھوٹی الائچی کا چورن ملا کر دینے سے موتر کرچھ اور موتر داہ میں آرام ہوتا ہے ۔ اس رس میں شہد ملا کر دینے سے الٹی آنا بند ہوتی ہے ۔ ہلدی کا چورن ملا کر دینے سے پرمیہ روگ دور ہوتا ہے ۔ کالا نمک ملا کر رس پلانے سے پیٹ کا درد کافور ہو جاتا ہے ۔ اور جامن کے بیجوں کے سفوف کے ساتھ دینے سے

زیادہ بار پیشاب آنے کی تکلیف میں لابھ پہنچاتا ہے۔ مربہ آملہ بنانے کی ترکیب اور فوائد:۔ بنارسی آملہ کو لیکر چاقو سے اچھی طرح بیندھ لیں۔ اس کے بعد تین دن تک چونے کے پانی میں ڈال رکھیں۔ اس کے بعد ان کو نکال کر دھوپ میں اچھی طرح سکھا لیں پھر کھانڈ کی چاشنی کر کے اس میں ابال کر ٹھنڈے چینی کے مرتبان میں ڈال دیں۔ دل اور دماغ کو طاقت دینے کیلئے ایک آملہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر دیں اگر اس کے ساتھ الائچی کا چورن ملا لیا جائے تو زیادہ لابھ کرتا ہے۔ اگر گرمی کی وجہ سے سر چکراتا ہو۔ تو مربہ آملہ دے کر اوپر سے شربت صندل پلانا چاہئے۔ اگر دل کی دھڑکن زیادہ تیز ہو جائے تو ایک مربہ آملہ ہمراہ دودھ دینا چاہئے۔

ترکیب تیل آملہ:۔ تلوں کا تیل ایک سیر۔ آملے کا کنک (نقدی) ایک پاؤ تازے آملوں کا رس ۴ سیر۔ ان سب چیزوں کو ایک قلعی کئے ہوئے برتن میں ڈال کر گرم کریں۔ جب رس خشک ہو جاوے۔ اور صرف تیل بچے تو نیچے اتار کر ٹھنڈا ہونے دیں۔ اس کے بعد حسب منشا اس میں خوشبودار عطر یا سینٹ ملا سکتے ہیں۔ یہ تیل دماغ کو طراوت اور طاقت دیتا ہے۔ آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے۔ بالوں کو ملائم رکھتا ہے۔ یہ تیل وکیل۔ حکیم۔ استاد۔ طالبعلم اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بہت شاندار چیز ہے۔

شاستروں میں ایک ہرڑ۔ دو بہیڑے۔ اور چار آملے کو ملانے سے ترپھلہ بنتا ہے۔ کیونکہ ویدوں نے ہرڑ کا وزن ۲ تولہ بہیڑے کا وزن ا تولہ اور آملے کا وزن ۶ ماشہ مانا ہے۔ ترپھلے کی ماترا ۴ رتی سے ایک تولہ تک ہے انوپان۔ گرم دودھ۔ گرم پانی۔ بادام روغن اور شہد ہے۔ اس کا اثر زیادہ تر معدہ۔ انتڑیاں۔ آنکھ کی بیماریاں۔ دماغی کمزوری۔ اور ویرج کی امراض میں دیکھا جاتا ہے۔ جب معدہ کے خراب ہو جانے سے بھوک کم لگتی ہو۔ اور چھوٹے بچوں کی آنکھیں دکھنے لگتی ہوں۔ تو اس کے چورن کو دودھ کے ساتھ دینا چاہئے۔ اس سے ایک دو پاخانے آجاتے ہیں۔ قبض اور گرمی دور ہو جاتی ہے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ جس وجہ سے مندرجہ بالا روگوں میں افاقہ ہوتا ہے۔ جب جسم پر پھوڑے پھنسی نکل آویں۔ تو ترپھلا کے کاڑھے سے اشنان کرنا چاہئے۔ اور ترپھلا چورن کو شہد کے ساتھ دن میں دو بار کھانا چاہئے اس کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو مٹھائی بہت کھانے کی عادت ہو۔ اور ورزش نہ کرتے ہوں۔ ان کو پرمیہ روگ ہو جاتا ہے اس کے لئے بھی ترپھلا بہت مفید ہے۔ اس حالت میں ترپھلے کے چورن

کو عرق گلو کے ساتھ دن میں تین دفعہ دینا چاہئے۔ جن لوگوں کو سوپن دوش (احتلام) کی وجہ سے دماغ کی کمزوری ہوگئی ہو۔ یا داشت کمزور ہو اُن کو ترپھلے کا چورن بادام روغن کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ رات کو ترپھلہ کو مٹی کے برتن میں بھگو لیں۔ صبح ہاتھ سے اچھی طرح مل کر کیس اشنان کریں۔ اسطرح بال لمبے۔ چمکیلے اور دیر تک کالے رہتے ہیں۔ اور آنکھوں کی روشنی بھی مدھم نہیں ہوتی۔ ترپھلہ ۱ تولہ۔ ملٹھی ۱ تولہ۔ لوہ بھسم کشتہ فولاد ۱ تولہ شہد ۴ ماشہ۔ گھی ۶ ماشہ۔ سب کو ملا کر یک جان کریں اس کو لگاتار ایک ماہ رات کو سوتے وقت کھانے سے دماغی قوت کے لئے مجرب اور لاثانی نسخہ ہے۔ اس کے استعمال کے دوران میں کھٹائی اور لال مرچ ہرگز نہ کھاویں۔ ترپھلہ گھرت اور مہا ترپھلہ گھرت آنکھ۔ کان ناک کی بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک تولہ گھی کو ہمراہ ایک پاؤ گائے کے دودھ کے ساتھ صبح اور دوپہر کو دینا چاہئے۔

ادرک

Zingiber Officinalis

سنسکرت آردرک۔ شرنگویر۔ ہندی ادرک
بنگالی آدا۔ مراٹھی آلے۔ گجراتی آدو۔
فارسی زنجبیل تر۔ عربی۔ زنجبیل رطب پنجابی۔
ادرک۔ انگریزی (Ginger root) ۔ بھارت ورش کے
سب حصوں میں ادرک کی پیداوار ہوتی ہے۔ اس کا پودا لگ بھگ
ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بانس کے پتوں کی مانند ہوتے
ہیں۔ لیکن لمبے کچھ کم ہوتے ہیں۔ اس پودے کی جڑ کو ادرک کہتے
ہیں۔ اس کا پھول بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ کسی پرانے پودے میں
جامن کے رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ اور اس کے پودے کو کبھی بھی پھل
نہیں آتا۔ اس کی جڑ اور جڑ کا رس ہی روگوں میں پریوگ (استعمال)

کیا جاتا ہے. مقدار ایک سے ۲ ماشے تک ہے۔ جو دال اور سبزیاں
ثقیل یعنی دیر سے ہضم ہوں۔ انہیں اس کا استعمال عمدہ ہوتا ہے۔
ادرک کے ڈالنے سے وہ جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ اس کا وات اور
کف کی بیماریوں میں بہت پریوگ ہوتا ہے. جو دوائیاں وات اور
کف روگوں میں مفید ہیں۔ اُن کو اس کے رس سے بھاونا دی جاتی
ہے۔ جس وجہ سے اُس دوائی کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے رس
میں شہد ملا کر پلانے سے بلغمی کھانسی اور کمر درد میں بہت لابھ کاری ہوتا
ہے۔ ادرک کے رس کو گرم کر کے کان میں ڈالنے سے کان کی درد کافور
ہو جاتی ہے۔ اس کے رس میں نمک اور کالی مرچ کا چورن ڈال کر دینے
سے اپھارہ۔ پیٹ درد۔ بھوک کا کم لگنا۔ وغیرہ روگ اسطرح بھاگ جاتے
ہیں۔ جس طرح ہوا کے آگے بادل۔

سونٹھ

(Zingiber Officinale)

سنسکرت شنٹھی۔ ناگر۔ ہندی۔ سونٹھ۔ بنگالی شنٹ۔ مراٹھی
سُنٹھ۔ گجراتی۔ سُنٹھ۔ پنجابی سُنڈ۔ فارسی زنجبیل۔ انگریزی۔

میں (Dry Ginger) کہتے ہیں۔ ادرک کو خوب اچھی
طرح صاف کر کے پانی یا دودھ میں اُبال کر سکھا لیا جائے۔ تو سونٹھ
کہلاتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک لال۔ دوسری سفید۔
جسمیں ریشے کم ہوں۔ وہ عمدہ ہوتی ہے۔ اُس کو ۲ رتی سے ۲ ماشہ
تک گرم دودھ۔ گرم پانی اور شہد کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ اس کا
اثر جبھٹراگنی یعنی قوت ہاضمہ کی کمزوری میں اچھا ہوتا ہے۔ اس
کے استعمال سے کھائی ہوئی غذا آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے۔ آم
وات (گنٹھیا) میں اس کے چورن کو شہد کے ساتھ دینا چاہیے۔ اور
ساتھ ہی اِس کا لیپ درد والی جگہ پر کرنا چاہیے۔ اگر پیٹ میں درد ہو
یا بدہضمی کی وجہ سے پتلے دست آتے ہوں۔ تو اس کو گرم پانی
کے ساتھ پھانکنے سے آرام ہوتا ہے۔ اگر کسی کو بلغمی سر درد ہو تو اس
کا ماتھے پر لیپ کرنا چاہیے۔ اس کے کواتھ (کاڑھے) میں ارنڈ کا
تیل ملا کر پینے سے کمر درد میں لابھکاری ہے۔ آدھا سیسی روگ میں سونٹھ
کو پانی سے پیس کر ماتھے پر لیپ کرنے سے درد کو آرام آتا ہے۔
اس کے چورن کو بکری کے دودھ کے ساتھ سیون کرنے سے ہکا (ہچکی)
دور ہوتی ہے۔ اگر کسی نے میٹھا تیلیہ زیادہ کھا لیا ہو۔ تو اُس کے زہر
کو کم کرنے کے لئے اس کے کاڑھے کو پلانا چاہیے۔ شلی پد یعنی فیل

پایں میں اِس کے چُورن کو گائے کے پیشاب کے ساتھ دینا فائدہ مند ہے۔ سوبھاگیہ شنٹھی بڑی مجرب دوا ہے۔ جو پرسوتا کی ہر حالت میں استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ دوا پرسوتا کو تندرستی کی حالت میں بھی دے سکتے ہیں۔ اِس کے کھانے سے اِس کی طاقت بحال رہتی ہے۔

مگھ (پپلی)

(Piper Loungum)

سنسکرت پپلی۔ کنا۔ کرشنا۔ ہندی۔ پیپل۔ پیپر۔ بنگالی پیپل۔ مراٹھی۔ پیپلی۔ گجراتی پیپر۔ فارسی فلفل دراز۔ عربی دار فلفل۔ پنجابی مگاں۔ انگریزی (Long Pepper)

یہ بھارت ورش میں نیپال۔ آسام۔ بنگال۔ بمبئی۔ اور مدراس کے جنگلوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اِس کی بیل ہوتی ہے۔ جو کہ زیادہ لمبی نہیں ہوتی۔ جڑ

موٹی اور کھڑی ہوتی ہے۔ اُس سے شاخیں نکل کر زمین پر پھیلتی ہیں۔ پتے
۲، ۳ اِنچ کے گھیرے میں پان کے پتوں کی طرح گول ہوتے ہیں۔ پھلیاں
ایک ڈیڑھ اِنچ لمبی اور گول ہوتی ہیں۔ گھمہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک
بڑی اور دوسری چھوٹی۔ بڑی گھمہ نسواری رنگ کی ہوتی ہے۔ اور چھوٹی
پیپلی کالے رنگ کی۔ کالی گھمہ زیادہ گنوں والی ہوتی ہے۔ وئید حکیم زیادہ
تر چھوٹی کا استعمال کرتے ہیں۔ نئی گھمہ کی نسبت پرانی پیپلی زیادہ فائدہ مند
ہے۔ چھوٹے بچوں کے لئے اِس کا چورن ۱ سے ۳ رتی تک کافی ہے۔
بڑوں کے لئے اِس کو ۳ ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

انوپان :- شہد۔ دُودھ۔ گرم پانی۔ جو بیماریاں ہوا اور کف سے
ہوتی ہیں۔ اُن کے لئے اِس کا استعمال بہت مفید ہے۔ چھوٹے بچوں کی
کھانسی اور زکام میں کارآمد ہے۔ اور گھمہ کے چُورن کو ہموزن ملا کر شہد
کے ساتھ چٹانا چاہئیے۔ اور اُوپر سے دُودھ پلانا چاہئیے۔ جب بُخار
پرانا ہو جاوے۔ لیکن تپ دق نہ ہو۔ اُس حالت میں گھمہ کے سفوف
کو دوگُنا گُڑ ملا کر کھلانے سے جیرن جور مِٹ جاتا ہے جب دیر
تک بخار رہنے کی وجہ سے جگر اور تلی خراب ہو گئے ہیں۔ تو گھمہ کے
چورن میں جوکھار ملا کر دودھ کے ساتھ دینا چاہئیے۔ اگر بخار زیادہ
ہو۔ تو گھمہ کے چُورن میں کُشتہ مونگا ڈال کر سونف۔ مکوے اور

گلو کے عرق کے ساتھ دینا چاہیے۔ چوسٹھ پہری پیپل اور تھات گگھ کے چوُرن کو
لگاتار ۸ دن رات کھرل کر کے رکھ لینا چاہیے۔ اِس کی ایک دو رتی کی خوراک
شہد کے ساتھ دینے سے دمہ۔ کھانسی۔ اور دائے گولہ میں لابھ کرتی ہے
جن عورتوں کے دودھ کی کمی ہوتی ہے۔ اُن کو گگھ کا چوُرن گرم دودھ کے
ساتھ دینا چاہیے۔ اِس کے چوُرن کو مور پنکھ کی راکھ کے ساتھ ملا کر شہد کے ساتھ
چٹانے سے ہچکی کو آرام آتا ہے۔ جب تھوڑا تھوڑا پاخانہ درد کے ساتھ آتا
ہو تو گگھ کے چوُرن کے ساتھ ہرڑ کا سفوف ملا کر گرم پانی کے ساتھ دینا چاہیے
اس سے درد بند ہو جاتی ہے۔ اور پاخانہ بغیر درد کے آنے لگتا ہے۔ جب
مسوڑوں میں درد اور سوج ہو۔ تو اس کے چوُرن کے ساتھ زیرہ سیاہ اور
نمک ملا کر ملنا چاہیے۔ بعد میں گرم پانی سے غرارے کرنے چاہییں
اس سے مسوڑوں کی سوزش کم ہو کر
سر درد کو آرام آتا ہے۔ گگھ اور سونٹھ کا چوُرن چار چار تولہ۔ سرسوں کا تیل
ایک سیر۔ دہی ایک سیر۔ پانی دو سیر۔ سب چیزوں کو ملا کر دھیمی دھیمی آگ سے
گرم کریں۔ جب سب چیزیں اچھی طرح پک جاویں۔ پانی سوکھ جاوے صرف
تیل باقی رہے۔ تو اُس کو نتھار لیں۔ یہ تیل ریگن وات۔ گھٹنے کی دردوں
میں بہت مفید ہے۔ زہریلے جانوروں کے ڈنگ پر گگھ کو پانی میں گھس کر
لیپ کرنا چاہیے۔ اِس کے چوُرن کو کالے نمک کے ساتھ ملا کر گرم پانی کے

ساتھ کھلانے سے پیٹ درد کو آرام آتا ہے۔ پرانی کھانسی میں اس کے چورن کو چلم میں رکھ کر تمباکو کی طرح پینا چاہئیے۔ جو سر درد سورج کے ساتھ بڑھے اور جوں جوں سورج ڈھلتا جاوے۔ سر درد کم ہوتی ہوتی جاوے۔ جسے سُورج آورت بھی کہتے ہیں۔ اس میں نگھ اور ونسج کے چورن کا سیون کرنا چاہئیے۔ پرانے مروڑیں جب صرف آنو یعنی سفید رنگ کی جھلی پاخانے کے ساتھ آتی ہو۔ تو نگھ کے چورن کو بکری کے دودھ کے ساتھ دینا چاہئیے۔ جب تلی بڑھ جاوے اور کسی دوائی سے افاقہ نہ ہوتا ہو۔ تو اس مریض کو پپلی وردھمان کا پریوگ کروانا چاہئیے۔ جس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔ پہلے بیمار کو ترودی کا چورن ۳ سے ۶ ماشہ جلابوں کے لئے دیں۔ جب پاخانے آجاویں۔ تو دوسرے دن سے ۳ نگھ کا چورن صبح ہمراہ دودھ دیں۔ اسطرح ۲، ۳ نگھ کا چورن روزانہ بڑھاتے جاویں۔ آٹھ دن کے بعد پھر بتدریج گھٹاتے جاویں۔ اسطرح کرنے سے تپ تلی۔ بڑھی ہوئی تلی کو آرام آتا ہے۔ کئی ۵ نگھ سے شروع کر کے روزانہ پانچ نگھ بڑھاتے ہیں۔ لیکن یہ مقدار زیادہ ہو جاتی ہے جو کہ بیمار برداشت نہیں کرسکتا۔ پپلی آسو پرانے بخاروں۔ جگر تلی اور پیٹ کی بیماریوں کے لئے مجرب دوا ہے۔

کالی مرچ

(Pepper Nigrum.)

سنسکرت - مرچ - کرشن اوشن - ہندی کالی مرچ -

مرچ - بنگالی مورِچ - مراٹھی مرے - مری - گجراتی کالا مری - تریکھا پنجابی
کالی مرچ - فارسی فلفل سیاہ - فلفل اسود - عربی فلفل گرد - انگریزی (Black
Pepper) - اس کی آسام مالابار - ٹراونکور - سلہٹ - ڈیرہ دون - اور
سہارنپور - میں پیدا ہوتی ہے - موسم برسات میں اس کی بیل کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کر کے بڑے بڑے درختوں کی جڑ میں لگا دیتے ہیں وہاں
یہ پھیل کر درختوں پر چڑھ جاتی ہے - اس کے پتے ۵ سے ۷ انچ لمبے اور
۲ سے ۵ انچ چوڑے ہوتے ہیں - اور پان کی مانند گول ہوتے ہیں - پھل گچھوں
میں لگتے ہیں - کچے پھل ہرے رنگ کے ہوتے ہیں - ان میں چرپراپن کم ہوتا

ہے ۔ پکے ہوئے پھلوں کا رنگ لال ہوتا ہے ۔ تب اُس کو توڑ کر سکھا لیتے ہیں ۔ بعد میں کالا رنگ ہو جاتا ہے ۔ ایک پوربی مرچ ہوتی ہے۔ دوسری۔ دکھشنی مرچ زیادہ تیز ہوتی ہے ۔ ان کالی مرچوں کے علاوہ دو قسم کی دوسری مرچیں ہوتی ہیں ۔ جن کو لال مرچ اور سفید مرچ کہتے ہیں ۔ اس کا حال آگے صفحہ پر ملاحظہ فرماویں ۔ کالی مرچ کا زیادہ استعمال مصالحوں میں کیا جاتا ہے اس کی مقدار سونٹھ کی طرح ہے ۔ اور یہ اُن سب بیماریوں میں استعمال کی جاتی ہے جن میں کہ سونٹھ کا پریوگ ہوتا ہے۔ گائے کے گھی کے ساتھ اس کا پریوگ بواسیر کے لئے مفید ہے ۔ اگر خون کی خرابی کی وجہ سے آنکھیں خراب ہوں ۔ تو کالی مرچ کو گھی کے ساتھ دینا چاہیئے ۔ سر کے گنج پر اس کا لیپ کرنا لابھکاری ہے ۔ اگر جسم کا کوئی حصہ سُن ہو جاوے تو اس کا لیپ اُس جگہ پر کرنا چاہیئے دانت درد پر اس کے چورن میں نمک ملا کر ملنا چاہیئے ۔ بعد میں گرم پانی سے غرارے کریں ۔ پیٹ درد اور ہیضہ میں اس کا کاڑھا پلانا چاہیئے موسمی بخار میں اس کے چورن کو تلسی کے پتوں کے رس کے ساتھ دینا مفید ہے ۔ پھنسی پر کالی مرچ کو پانی سے رگڑ کر لیپ لگانا چاہیئے ۔ بلغمی کھانسی میں اس کے چورن کو شہد کے ساتھ کھلانا چاہیئے ۔ مرچادی تیل ۔ مہا مرچادی تیل خارش کا اکسیر تیل ہے ۔

پپلا مول

(Root of the Pepperlongum)

سنسکرت کنا مول - پپلی مول - ہندی پپلا مول - بنگالی پی پل مول - مراٹھی پنپلا مول - گجراتی پیپری مول - پنجابی پپلا مول - فارسی فلفل مویا عربی اصل فلفل - انگریزی (Pepper Root) - گھ کی جڑ کو پپلا مول کہتے ہیں - اس کا انوپان اور مقدار گھ کی طرح ہی ہے - یہ ادھرنگ میں بہت مفید ہے - جب بچہ پیدا ہونے بعد آنول (جراول) نہ گرے تو اس کا کاڑھا عورت کو پلانا چاہیئے - ماہواری کی خرابی میں بھی اس کو دے سکتے ہیں - اس کو پیس کر لیپ کرنے سے سوجھ دور ہوتی ہے - بچوں کے نمونیہ میں اس کے چورن میں کاکڑا سنگی - کائفل - اور گھ ہموزن ملا کر شہد کے ہمراہ چٹانا چاہیئے - جن کو رات کو نیند اچھی طرح نہ آتی ہو - ان کو اس کا چورن گڑ میں ملا کر دینا چاہیئے - کن مول کو آٹھ پہر کھرل کر کے شہد کے ساتھ دینے سے شواس (دمہ) میں لابھکاری ہے - اس کے چورن کو صبح و شام ایک ماشہ تک مصری کے ہمراہ کھانے سے املپت (کھٹے ڈکار آنا اور سینہ میں جلن ہونا) میں بہت مفید ہے - نادوے روگ میں اس کو ٹھنڈے جل میں پیس کر

پان کرانا چاہیے۔ گنٹھیا میں اس کا چورن گرم پانی سے دینا چاہیے۔

چب

(Pepper Chaba)

سنسکرت چویکا۔ چو۔ ہندی چاب۔ چابھ۔ بنگالی چیپی۔ مراٹھی چول
گجراتی چوک۔ انگریزی (Chaba) ۔ اس بوٹی کے بارے
میں ویدوں کے کئی وچار ہیں۔ کوئی اس کو کالی مرچ کی جڑ کہتا ہے۔ اور
کوئی بڑی پیپل کی جڑ۔ لیکن یہ ایک لتا ہے۔ جس کی جڑ کو گج پیپل کہتے
ہیں۔ اس کی لتا درختوں پر چڑھ جاتی ہے۔ اس کے پتے ۵ سے ۷ انچ
لمبے اور ۲½ سے ۳½ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ پتے اور ڈنڈی
کے بیچ سے ایک شاخ نکلتی ہے۔ اس میں پھول اور پھلوں کے گچھے لگتے
ہیں۔ اس کے پھل کو وید گج پیپل کہتے ہیں۔ لیکن آج کل گج پیپل
سے اس کی شکل بالکل مختلف ہے۔ اس کا زیادہ تر دوسری دوائیوں
میں ملا کر استعمال ہوتا ہے۔

گج پیپل

(Sein Dapsus officinalis)

سنسکرت گج پپلی۔ کول وَلی۔ ہندی گج پیپر۔ بنگالی گج پِپل۔ مرہٹی گج پنپلی۔ گجراتی موٹی پیپر۔ پنجابی گج پیپل۔ کیونکہ جیب میں دیدوں کے علیحدہ علیحدہ خیال ہیں۔ لہٰذا گج پیپل کے بارے میں بھی کئی دیچار ہیں۔ یہ ایک قسم کی بیل ہے۔ جس کے پتّے ۵ سے ۱۲ انچ تک لمبے اور ۲ سے ۶ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ پتر ڈنڈ ۲ سے ۱۶ انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ پھل گودے دار لگ بھگ چھ انچ لمبا اور آگے کا حصہ برچھی نما ہوتا ہے۔ منہ میں اس کے چورن کو پان کے پتّے میں رکھ کر چوسنا چاہئے۔

(Plumbago Zeylanica.)

سنسکرت چترک۔ آگ کے چلنے نام ۔
نیپال۔ ہندی چیتا۔ بنگالی چیتو۔
گجراتی چترا۔ پنجابی
چیتا۔ فارسی بیخ بوندا
عربی شیطرنج۔ یہ
سفید۔ لال اور کالے
پھول ہونے کی وجہ
سے تین قسم کا مانا
جاتا ہے۔ سفید چترک
بھارت کے ہر پرانت میں ہوتا ہے۔ جنگلوں میں بھی
پایا جاتا ہے۔ اور باغیچوں میں بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کا پودا
۲ سے ۷ فٹ تک اونچا ہے۔ اور بارہ ماس ملتا ہے۔ گرمیوں میں کچھ پتے
کم ہو جاتے ہیں۔ لیکن برسات میں ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ پتے کٹے ہوئے
۱½ سے ۳½ انچ تک لمبے اور ۱ سے ۱½ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ پھول
سردیوں میں چنبیلی کے پھول کی مانند ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ خاص طور پر دوائیوں
کے کام آتی ہے۔ جڑ کی چھال کا اثر جڑ سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ کھانے کے کام بھی
آتی ہے۔ اور جسم کے باہر لیپ وغیرہ کے لئے بھی۔ شوتر (پھلبہری)۔ پر

چترک اور باوچی کا لیپ کرنا مفید ہے۔ گنٹھیا کی دردوں میں چترک مول ہرڑ گگھ۔ پپلا مول۔ اور نمک ملا کر ۲ ماشے کی ماترارات کو سوتے وقت گرم پانی کے ساتھ دینی چاہیے۔ اگر تلی بڑھ جاوے تو گھی کنوار کے گودے کے ساتھ اس کے چورن کا سیون کرنا لابھکاری ہے۔ بگڑے ہوئے زخموں میں اس کا دودھ لگایا جاتا ہے۔ خارش میں بھی اس کا دودھ لگاتے ہیں۔ لیکن تکلیف بہت دیتا ہے۔ بواسیر میں اس کے چورن کو دہی کے ساتھ دینا چاہیے۔ اور ساتھ ہی مسوں پر لیپ کرنا چاہیے۔ اس کے چورن کو شہد کے ساتھ دینے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے۔ شلی پدر فیل پا میں اس کی جڑ میں دیار کا بورادہ ملا کر اور گئو موتر (گائے کے پیشاب) سے گھوٹ کر لیپ کرنا چاہیے۔ چترک چھال۔ ہرڑ۔ اندر کا کڑا شنگی ہمونزن کا چورن شہد کے ساتھ بچوں کے پسلی روگ (نمونیہ) میں دینا چاہیے۔ چترک چھال اور پھولا ہوا سوہاگہ ملا کر دینے سے بلغمی کھانسی میں بہت مفید ہے۔ اس کے پتوں کو گرم کر کے پھوڑے پر باندھنے سے پھوڑا بیٹھ جاتا ہے۔ چیتے کی جڑ۔ کچا سوہاگہ۔ ہلدی اور گڑ ہمونزن لے کر مسوں پر لیپ کرنے سے بواسیر کو آرام آتا ہے۔ اس کے چورن کے ساتھ سونٹھ اور کالا نمک ملا کر کھانے سے بد ہضمی دور ہوتی ہے۔

لال چترک

(Plumbago-Rosea.)

سنسکرت رکت چترک۔

ہندی لال چیتا۔

بنگالی ایڈ چیتے پنجابی

لال چیتا۔ یہ بہت کم

ملتا ہے۔ اس کا پودا ۲ سے ۵ فٹ

تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پھول لال رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال میں ذرا ہوشیاری سے کام لینا چاہئے کیونکہ یہ زہریلی بوٹی ہے۔ اس کے زیادہ کھا لینے سے جسم پر زہریلا اثر ہوتا دیکھا گیا ہے۔ اس کے چورن کو گرم پانی سے کھلانے سے تتھا یونی مارگ (بچے دانی) میں رکھنے سے گربھپات ہو جاتا ہے۔ اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ مر گیا ہو۔ تو اس کے چورن کا پریوگ کرنے سے بچہ باہر نکل آتا ہے۔ اس کے چورن میں ایک

خاصیت یہ بھی ہے۔ کہ اُس کی پوٹلی بنا کر یونی میں رکھنے سے
یونی مارگ سے آتا ہُوا بھینکر رکت سراو (خطرناک خون کا بہاؤ)
بھی بند ہو جاتا ہے۔ بد پر اس کی جڑ کا لیپ کرنا بہت مفید ہے۔ کالے
پھول والے چیتے کو کرشن چترک کہتے ہیں۔ یہ ملتا نہیں ہے۔

اَجوائن

(Carum Copticum)

سنسکرت اجوائن۔ اگر گندھا۔
ہندی اجوائن۔ بنگالی یمانی۔
مراٹھی اویا۔ گجراتی اجمو۔
پنجابی جوین۔ فارسی نانخواہ۔ عربی اٹولنے۔
انگریزی (Bishofis Weed) ۔ اس کی بھارت
ورش میں سب صوبوں میں کھیتی ہوتی ہے۔ اس کا پودا ایک سے
تین فٹ تک اونچا۔ پتے دھنیئے کے پتوں کی مانند برابر کٹے ہوئے

اور ٹہنی پر دور دور اگے ہوتے ہوتے ہیں۔ پھول چھاتے کیطرح
سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے بیجوں کو ہی اجوائن کہتے ہیں
جو کہ رائی کی مانند چھوٹے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اکثر دوائیوں
میں ان بیجوں کا ہی پریوگ ہوتا ہے۔ زکام میں اس کے بیجوں کو
توے پر گرم کر کے سونگھنا چاہئے۔ اجوائن کی ماترا چھوٹے
بچوں کو ایک سے تین رتی تک اور بڑوں کو ۳ ماشے تک دے
سکتے ہیں۔ انوپان۔ گرم پانی۔ اس کے چورن میں ہموزن کالا
نمک ملا کر پھانکنے سے پیٹ درد اور اپھارے میں فرق پڑ جاتا
ہے۔ دہی کے ساتھ ملا کر کھانے سے قوت ہاضمہ ٹھیک ہو
جاتی ہے۔ اگر بچے کو الٹی آتی ہو۔ تو ایک رتی چورن کو ماں کے
دودھ کے ساتھ دینا چاہئے۔ بھوک کو بڑھانے کے لئے اسمیں
کھانڈ ملا کر دینا چاہئے۔ اگر پاؤں میں جلن ہو تو اس کو شہد
کے ساتھ کھانا مفید ہے۔ لیعنی بخار میں اس کے کاڑھے کو پلانا
چاہئے۔ اجوائن کو آگ کے دودھ کے ساتھ پیس کر دو دو رتی
کی گولیاں بنالیں۔ گرم پانی کے ساتھ کھانے سے دمہ، کف
کھانسی میں بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اس کے چورن کو کھلے
منہ والے برتن میں ڈال کر کے ڈھکنے سے تو نہیں کا رس ٹپکا دیتا ہے

خشک ہونے پر دوبارہ رس ڈالیں۔ اسی طرح سات آٹھ بار
اس کا رس ڈالیں۔ خشک ہونے پر سنبھال کر رکھ لیں۔ یہ تخم
کی اجوائن کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دو ماشے گرم پانی کے ساتھ
دینے سے پیٹ درد میں جلدی آرام ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ
پاخانہ بھی آ جاتا ہے۔ اس کا تیل مندرجہ ذیل روگوں میں دیا جاتا
ہے:

پان کے پتے پر دو بوندیں ڈال کر کھانا چاہئے بدہضمی دور ہوتی ہے
اور شول میں دانہ تپنی کے ایک ماشہ چورن ۲ سے ۵ بوند تک دینے سے
شول مٹ جاتا ہے۔ اپھارے میں اس کے تیل کو سونف کے چورن کے
ساتھ دیا جاتا ہے۔ بازار سے اس کا ست بھی ملتا ہے۔ ست اجوائن۔
ست پودینہ۔ مشک کافور ہموزن لیکر ایک شیشی میں ڈال کر کارک
لگا کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تھوڑی دیر میں ساری دوا پانی کی مانند
پتلی ہو جائیگی۔ ۲ سے ۱۰ بوند تک مصری۔ کھانڈ۔ بتاشہ۔ عرق سونف۔
کے ساتھ دینا چاہئے۔ اس سے پیٹ درد۔ اپھارہ۔ الٹی آنا۔ دل کا
کمزور ہو جانا۔ سارے جسم میں پسینہ آنا۔ بہت زیادہ دست آنا۔
سر درد وغیرہ امراض میں تیر بہدف دوا ہے۔ ہیضے کے دنوں میں
۵ بوند مندرجہ بالا دوا کی اور ایک تولہ پیاز کا پانی پینے سے لوگ ہیضے

جیسی موذی امراض کے شکار ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ اجوائن کو تھوڑے سے دودھ سے بھاونا دے کر رکھ لیں۔ چھوٹے بچوں کے جب پیٹ میں کیڑے پڑ جائیں۔ تو اس کی آدھ رتی کی مانزا دینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ چوعرقہ۔ عرق اجوائن۔ عرق سولف۔ عرق پودینہ اور عرق الائچی ملا کر پینے سے پیٹ درد میں مفید ہے۔

اجمود

(Carum Roxburghianum)

سنسکرت اجمود۔ برہمکنشا۔ ہندی۔ اجمود۔ بنگالی بن یمانی۔ گجراتی بڑی اجمود۔ فارسی کرنس۔ عربی بجگل کرش۔ انگریزی (Celery seeds)۔ یہ بھارت کے ہر ایک صوبہ میں بویا جاتا ہے۔ اور خودرو بھی ہوتا ہے۔ اس کا پودا آدھ فٹ سے ایک فٹ تک اونچا ہوتا ہے پتے کئی حصوں میں کٹے ہوئے۔ پھول اور پھل اجوائن کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن بیج اجوائن سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔ آیورویدمیں اس کا زیادہ ترکیبوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کھانے کے کام میں بہت کم آتا ہے

اس کے چورن کو گڑ میں ملا کر کھانے سے اپھارے میں لابھکاری ہے اس کو گرم کر کے نمونیہ کی درد میں اس کا سینک کرنا چاہیے۔ جب شانہ میں درد ہو۔ تو اس میں نمک ملا کر گرم کر کے پوٹلی سے اُس جگہ پر ٹکور کرنی چاہیے۔ اس کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے ہچکی کو آرام آتا ہے۔ اس کی دھونی دینے سے دانت درد کافور ہو جاتی ہے۔ بچوں کے گدا کے کیڑے میں اس کی دھونی دینی چاہیے۔ دات کی درد میں اس کو ابال کر اس تیل کی مالش کرنی چاہیے۔ اس کے چورن کو مولی کے رس کے ساتھ دینے سے پتھری کی بیماری جاتی رہتی ہے۔

خراسانی اجوائن

(Hyoscyamus niger.)

سنسکرت۔ پارسیک اجوائن۔ ہندی خراسانی اجوائن۔ بنگالی خراسانی یمانی۔ مراٹھی کرمانی اوبا۔ فارسی تخم دیج۔ عربی دجہ لورنج۔ یہ زیادہ تر خراسان۔ مدھیہ ایشیا۔ یورپ۔ بھارت میں کشمیر سے گڑھوال تک پائی جاتی ہے۔ سہارنپور۔ پونا۔ آگرہ۔ اور اجمیر میں بھی بہت

ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ تعداد نیچے پہاڑوں پر ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں
سے شاخیں نکلتی ہیں۔ پتے دھتورے کے پتوں کی مانند کھو
کٹے ہوئے اور جھالردار ہوتے ہیں۔ پتوں کو ڈنٹھل نہیں لگتے۔
پودے کے سرے میں پھولوں کے گچھے ہوتے ہیں۔ پھول پیلے رنگ
کے پانچ پنکھڑی والے ہوتے ہیں۔ اور تمباکو کے پھول کی مانند ہوتے
ہیں۔ پھل انڈے کی شکل کا پوست ڈوڈے کی طرح ہوتا ہے
اس میں سے جو بیج نکلتے ہیں۔ اس کو خراسانی اجوائن کہتے ہیں۔ یہ نشیلی چیز
ہے۔ اس لئے اس کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے۔ بیج ۴ رتی
سے ۱ ماشہ تک۔ پتوں کا رس ۲ ماشہ تک۔ پتے ۲ سے ۴ رتی تک۔
دینے چاہئیں۔ گرمی روگ پر پہلے مریض کو گڑ کھلائیں۔ پھر اس
کے بیجوں کو گرم پانی کے ساتھ دیں۔ کافی لابھ ہوگا۔ اس کے
بیج کو گھوڑی کے دودھ میں پیس کر کپڑے پر لیپ کر کے عورت
کے پیٹ پر باندھنے سے حمل گر جاتا ہے۔ یہ بری رسم ابھی تک
افغانستان میں موجود ہے۔ جب گربھ آشہ میں درد ہو۔ تو
اس کی بتی بنا کر یونی میں رکھنی چاہیے۔

بن اجوائن

(Seseli Indicum)

سنسکرت بن یمانی۔ ہندی بن جوین۔ مراٹھی کرمانی اجوا کہتے ہیں۔
یہ شوالک اور آسام کی پہاڑیوں میں ہوتی ہے سردیوں میں اس کا
پودا ایک فٹ تک اونچا دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ ایک سال تک رہتا ہے
بعد میں سوکھ جاتا ہے پھول چھتے کی شکل میں کچھ سفیدی اور گلابی
رنگ کے ہوتے ہیں۔ بیج باریک دانے اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں
یہ زیادہ تر جانوروں کی بیماری میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی دوسری
ایک اور قسم ہے جو کہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے مفید ہے۔ داد پر اس
کا لیپ کرنا چاہیئے۔

سفید زیرہ

(Cuminum Cyminum)

سنسکرت دیرگو جیرک۔ اجاجی۔ ہندی سفید جیرا۔ بنگالی سادا

جیرے۔ مراٹھی جیرے
گجراتی شاکنو۔ فارسی
زیرہ سفید۔ عربی
کمون ادیز۔ انگریزی
(Cumin Seeds)۔

یہ مصالحہ کا ایک تخم ہے۔ یہ بھارت
کے ہر صوبہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہر سال
بویا جاتا ہے۔ اس کا پودا دو اڑھائی
فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے سونف
کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ باریک سفید رنگ
کے پھول گچھوں میں لگتے ہیں۔ آج کل لوگوں میں یہ غلط خیال
پیدا ہو گیا ہے کہ سفید زیرہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور کالا زیرہ گرم ہوتا ہے
لیکن دونو قسم کے زیرے گرم ہوتے ہیں۔ اس کی مقدار ۴ رتی سے ۴ ماشہ
تک ہے۔ القوپان گرم جل۔ معمولی بخار میں سفید زیرے کو گڑ
کے ساتھ ملا کر دینا چاہیئے۔ اس سے پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے۔
پرانے بخار میں سفید زیرے کو گائے کے دودھ میں مصری ملا کر پینا
چاہیئے۔ جب ہونٹ بخار کے کارن پک جاتے ہیں تو زیرہ کا

لیپ لگانا چاہئے۔ پردر میں اس کو چاولوں کے دھوؤں کے ساتھ
دینا چاہئے۔ روٹی کھانے کے بعد جو درد ہوتا ہے۔ اس میں نمک
ہینگ ملا کر گھی کے ساتھ سیون کرنا مفید ہے۔ ستنوں کی سوجن
پر زیرہ اور سانٹھی چاول کو دودھ میں پکا کر کھلانا چاہئے۔ جب
حاملہ کو الٹی آتی ہو۔ تو زیرہ کو لیموں کے رس میں بھگو کر تھوڑا سا
نمک ملا کر دیں۔ تو الٹی بند ہو جاتی ہے۔ زیرہ کو گھی سے تر کر کے چلم میں
ڈال کر پینے سے ہچکی دور ہو جاتی ہے۔ پتلے دست آتے ہوں۔ تو
دہی اور زیرہ کو دینے سے لابھ ہوتا ہے۔ اس کے چورن کو شہد
کے ساتھ کھانے سے بدہضمی میں لابھ ہوتا ہے۔ اس کے چورن کو پانی میں
پیس کر پینے سے پیشاب کھل کر آجاتا ہے۔

کالا زیرہ

(Carum Carui)

سنسکرت کرشن جیرک۔ سگندھ۔ انگارہ شودھک۔ ہندی کالا زیرہ
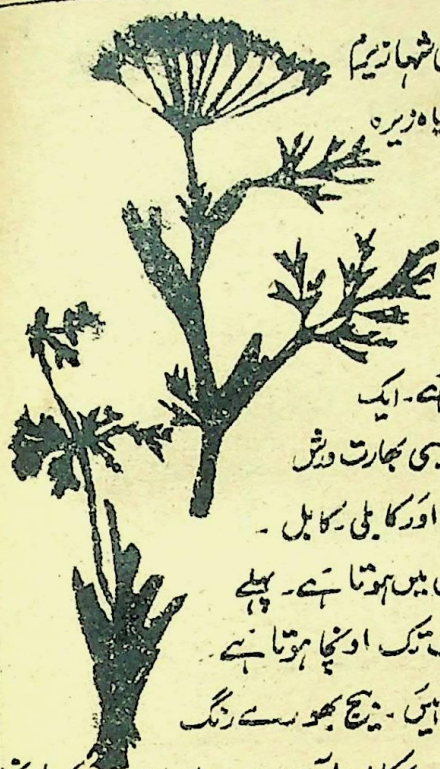
بنگالی کال زیریں ۔ مراٹھی شہازیم
گجراتی شا جیرون ۔ فارسی سیاہ زیرہ
عربی کرمانی ۔ انگریزی
(Black
Caraway seeds)
کالا زیرہ دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک
دیسی ۔ دوسرا کابلی ۔ دیسی بھارت ورش
کے پہاڑوں میں ہوتا ہے ۔ اور کابلی ۔ کابل ۔
افغانستان ۔ بلوچستان میں ہوتا ہے ۔ پہلے
کا پودا ایک سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے ۔
پتے گاجر کی مانند ہوتے ہیں ۔ بیج بھورے رنگ
کے ہوتے ہیں ۔ دوسرے کا پودا آدھ سے اڑھائی فٹ تک اونچا
ہوتا ہے ۔ پتے سوئے کی شکل کے ہوتے ہیں ۔ وایو اور کف سے
ہونے والی بیماریوں میں اس کا بہت استعمال ہوتا ہے ۔ ان
دوشوں کے کارن اگر معدہ میں خرابی آجاوے ۔ تو زیرہ کے استعمال
سے جا سکتی ہے ۔ اگر بچہ پیدا ہوتے وقت عورت کو تکلیف محسوس ہو
تو اس کو زیرہ کا چورن گرم پانی کے ساتھ دینا چاہئے ۔ اس سے

درد کو بہت اضافہ ہوتا ہے اور بچہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔ بچہ پیدا
ہونے کے بعد اگر جیرالیو باہر نہ نکلے تو اس کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ
دینا چاہیئے۔ اس سے درد۔ اپھارہ وغیرہ علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔
اور جیرالیو باہر نکل آتی ہے۔ معدہ کی خرابیوں سے جتنے بھی روگ ہوتے
ہیں۔ ان کو دور کرنے کیلئے جتنی بھی دوائیاں ہیں۔ ان میں کالا زیرہ
بھی ڈالا جاتا ہے۔ مثلاً۔ لون بھاسکر چورن۔ ہنگوآدی چورن ہنگو
اشٹک چورن۔ جب قے اور دست ایک ساتھ شروع ہو جاویں۔
اور جسم ٹھنڈا ہو جاوے۔ تو اس حالت میں زیرے اور جائفل کو
پانی میں گھوٹ کر چمچہ چمچہ کرکے اس پانی کو دینا بہت ہی فائدہ مند
ہے۔ اس پانی کو کپڑے سے چھان لینا چاہیئے۔ تب پینے کو دینا چاہیے
ورنہ پانی قے سے نکل جاویگا۔ جب گربھ آشے میں سوزش ہو۔ تو
اسکا کاڑھا بنا کر عورت کو اس میں بٹھانا چاہیے۔ اس کے چورن کو
سرکہ کے ساتھ کھانے سے مٹی سے پیدا ہوئے۔ روگ بھاگ جاتے ہیں
آنکھ کے ناخونہ میں اس کو منہ سے چبا کر اس کے پانی کو کپڑے سے
چھان کر آنکھ میں ڈالنا چاہیے۔

کلونجی

(Nigella Sativa)

سنسکرت کالاجاجی۔ کُنچی۔ کاردی۔ ہندی کلونجی۔ مراٹھی کالے زیرے
گجراتی کلوجی جیروں۔ بنگالی موٹا کالے زیرے۔ فارسی سیاہ دانہ۔
عربی ہلشودہ۔ یہ ہمارے سب پرانتوں میں ہوتا ہے۔ پودا چھوٹا
ہوتا ہے۔ پتے لمبے۔ پھول سفید رنگ کا۔ پھلیاں ایک (۱) دو (۲) انچ لمبی
ہوتی ہیں۔ بیج تل کی مانند کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بیجوں کے کاڑھے
میں کالا نمک ڈال کر پینے سے بدہضمی۔ پیٹ کے درد۔ پیٹ گن کاری
ہے۔ اگر ماہواری تکلیف سے آتی ہو تو اس کے چورن کو ۳ رتی سے
۲ ماشہ تک گرم پانی کے ساتھ دینے سے خون آسانی سے جاری ہو جاتا
ہے۔ بالچر (گنج) پر اس کو پانی میں پیس کر لیپ لگانا چاہیئے۔ کلونجی
اور کالے زیرے کا ماتھے پر لیپ لگانے سے سر درد کافور ہو جاتی ہے
چوتھے بخار میں اس کے چورن کو شہد کے ساتھ چٹانا مفید ہے۔ بواسیر
کے مسوں پر اس کی راکھ بنا کر شہد کے ساتھ لگانی چاہیئے۔ نہرووا
روگ میں اس کے چورن کو دہی میں گھس کر لگانا مفید ہے۔ جب چہرے

پر پھنسیاں نکل آ دیں۔ تو اس کو سرکہ میں پیس کر رات کو سوتے وقت لگانا
چاہیئے۔ اور صبح اٹھ کر منہ دھو لینا چاہیئے۔ جب بواسیر کے مسوں
میں بہت درد ہو۔ تو اس کی دھونی دینی چاہیئے۔ اگر کسی کا دل بہت
دھڑکتا ہو۔ تو اس کے بیجوں کا چورن ایک سے تین ماشہ تک لے کر
گدھی کے دودھ کے ساتھ ۲۱ دن تک لگاتار سیون کرنا چاہیئے۔ اس
سے دل کی دھڑکن شرطیہ دور ہو جاویگی۔

دھنیہ

(Coriandrum Sativum)
سنسکرت دھانک۔ چھترا۔ دھانا۔
ہندی دھنیہ۔ بنگالی دھنے۔
مراٹھی دھنے۔ گجراتی دھانا۔
فارسی تخم کشنیز۔ عربی کزبرا۔ انگریزی
(Coriander seeds) یہ ہر ایک جگہ

پر بویا جاتا ہے۔ اس کا پودا ایک دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ شاخیں چکنی
جڑ کے نزدیک والے پتے کئی حصوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔
ٹہنیوں کے پتے سوئے کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول چھتے کی شکل میں
ہوتے ہیں۔ پھل انڈے کی مانند گچھوں میں لگتے ہیں۔ سوکھنے پر دو
حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ اس کا بیج اکثر دوائیوں کے کام آتا ہے
ہرے پتوں میں انار دانہ۔ ہرا پودینہ۔ پیاز۔ نمک۔ اور لال مرچ ڈال
کر چٹنی بناتے ہیں۔ اس کے چورن کی مقدار ایک سے چھ ماشہ تک ہمراہ
عرق گاؤزبان۔ دودھ کی لسی۔ شربت صندل وغیرہ۔ جو بیماری پت۔
(گرمی) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اُس میں اس کا زیادہ استعمال ہوتا ہے
اگر کسی کو گرمی کی وجہ سے زیادہ دست آتے ہوں۔ تو اس کا چورن بکری
کے دودھ کے ساتھ دینا چاہیئے۔ اگر بخار میں جلن۔ پیاس۔ اور ٹٹی کے
ساتھ خون آتا ہو۔ تو عرق گلاب کے ساتھ دینا چاہیئے۔ خونی بواسیر
میں اس کو سردائی کی طرح گھوٹ کر پلانا مفید ہے۔ دھنیہ کے چاول
نکال کر اُس میں بادام۔ الائچی۔ گول ڈوڈے۔ اور مصری ملا کر مکھن کے
ساتھ دینے سے دماغ کی کمزوری دور ہوتی ہے۔ آنکھوں کی بینائی
تیز ہوتی ہے۔ اور سر درد کافور ہو جاتی ہے۔ موسم گرما میں جب زیادہ
قے ہوتی ہے۔ تو اس کے چورن کے ساتھ الائچی۔ طباشیر۔ کھانڈ

ملا کر کھانا چاہیے۔ جب منہ میں چھالے پڑ جاویں۔ تو اس کے کاڑھے کے
غرارے کروانے چاہئیں۔ جب بھلاوے کی وجہ سے جسم پر سوزش ہو جائے
تو اس کے پتوں کا لیپ لگانا چاہیے۔ دھنیہ اور آملے کو رات کو مٹی کے
برتن میں بھگو دیں۔ صبح اس کو مل کر کھانڈ ملا کر پیویں تو اس سے گرمی
کی سر درد دور ہو جاتی ہے۔ گنٹھیا روگ میں دھنیہ۔ سونٹھ اور اسگندھ
کی جڑ کا کاڑھا پلانا چاہیے۔ چھپاکی میں اس کا کاڑھا پلانا چاہیے۔
دھنیہ اور بہی دانہ کا لعاب پلانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ آنکھوں
کے سامنے اندھیرا آنے پر صندل اور دھنیے کا ماتھے پر لیپ لگانا
مفید ہے۔ یونانی والے اطریفل کشنیز دماغی کمزوریوں کے لئے بہت
پریوگ کرتے ہیں۔

سونف

(Faeniculum Vulgare.)

سنسکرت۔ شت پشپا۔ چھترا مسی۔ ہندی سونف۔ بنگالی موری۔

مراٹھی۔ بڑی سولف۔ گجراتی
بریالی۔ فارسی بادیاں انگریزی
(Fenel see یا) کہتے ہیں۔
یہ بھارت ورش کی ہر جگہ پہ ہوتی
ہے۔ اس کا پودا ۴، ۵ فٹ اونچا ہوتا
ہے۔ پتے کئی حصوں میں بٹے ہوئے
ہوتے ہیں۔ پھول چھتری کی مانند کچھ
پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ نئے بیج
ہرے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بعد میں
پیلے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بیج۔ سولف
کا تیل اور عرق سولف دوائیوں کے کام آتے
ہیں۔ مقدار بچوں کے لیے ایک سے ۴ رتی تک بڑوں کے لیے ایک ماشہ
سے ایک تولہ تک۔ ہمراہ گرم پانی۔ جن کو ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے پیٹ میں
درد۔ اپھارہ۔ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ ان کو سولف لیکر اچھی طرح صاف
کر لیں۔ پھر تھوڑا سا گھی ڈال کر کڑھائی میں بھون لیں۔ جب نسواری رنگ
کی ہو جاوے۔ تو آگ سے نیچے اتار کر ٹھنڈی ہونے پہ کوٹ کر چھان
لیں۔ اس چورن میں ہموزن کھانڈ ملا کر رات کو سوتے وقت ہمراہ

دُودھ کھانے کو دیں۔ مندرجہ بالا تکلیفیں رفع ہو جاوینگی۔ لگاتار کھانے سے دائمی قبض میں بہت مفید نسخہ ہے۔ اتی سار میں اس کے چوُرن میں بیل گری کا چورن ملاکر گرم پانی کے ساتھ دینا چاہئے۔ اِس سے پتلے پاخانے آنے بند ہو جاتے ہیں۔ سونف کو پانی میں بھگو کر اُس پانی کو پینے سے بخار اتر جاتا ہے۔ ۲ ماشہ سونف میں شکر ملاکر کھانے سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے۔ مروڑے (پیچش) میں ۲ ماشے بھنی ہوئی سونف کو ۴ ماشہ گڑ میں ملاکر دینے سے بہت لابھ کرتی ہے۔ اِس کا تیل ہاضمہ کے بگڑنے سے جو بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس میں ایک سے ۵ بوند تک گرم پانی میں ملاکر دینا چاہئے۔ اِن کی جڑ یونانی حکیم استعمال کرتے ہیں۔ شربت بزوری میں سونف اور جڑ سونف پڑتی ہے۔ شربت بزوری جگر کی بیماریوں میں دیا جاتا ہے۔

(Peucedanum Graveolens)

سنسکرت مشریہ ۔ مدھورا ۔ ہندی سویا۔ بنگالی شلوفا پنجابی

سویا۔ مراٹھی بالنت۔ گجراتی شبا۔ فارسی تخم شوت۔ انگریزی (Dill seeds) ۔ یہ گرم اور گرم مرطوب علاقہ میں زیادہ بویا جاتا ہے۔ اس کا پودا ایک سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے کئی حصوں میں کٹے ہوئے۔ پھول چھاتے کی مانند ہوتے ہیں۔ بیج سونف سے ملتے جلتے ہیں۔ رنگ کچھ بھورا سا ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کا ساگ گرم ہوتا ہے۔ جو وائی گولہ کی بیماری کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کے پتوں کو سر کے نیچے رکھنے سے نیند آتی ہے۔ جب عورتوں کو ماہواری تکلیف سے آوے۔ تو اس کے کاڑھے میں گڑ ملا کر پلانا چاہیے۔ اس سے ماہواری باسانی جاری ہو جاتی ہے۔ اور درد وغیرہ دور ہو جاتی ہے۔ سوئے اور سونٹھ کے چورن کو گرم پانی سے پیٹ درد میں دینا چاہیے۔

(Trigonella .)

سنسکرت میتھی۔ میتھیکا۔ میتھنی۔ ہندی۔ بنگالی۔ مراٹھی اور گجراتی

میں میتھی کہتے ہیں۔ انگریزی (Fenugreek)۔ یہ بڑی
مشہور سبزی ہے۔ ہر ایک جگہ کھیتوں میں اس کی پیداوار کی جاتی ہے۔ اس
کا پودا ایک فٹ لمبا ہوتا ہے۔ پتے گول لمبے اور مٹر کے پتوں کی مانند ہوتے
ہیں۔ جوڑ سے دو دو پتے نکلتے ہیں۔ ان کے درمیان سے ایک پھلی نکلتی
ہے۔ جو ۳، ۴ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور اس میں سے ۸، ۱۰ بیج نکلتے ہیں۔
جو کہ پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل کا ساگ بنتا ہے۔ اور پیٹ کی ریح ولی
میں اس کے بیج کا چورن مفید ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم ہے۔ جس
کو بن میتھی کہتے ہیں۔ یہ گھوڑوں کی بیماری کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ہالوں

(Lepidium Sativum.)

سنسکرت چندرشور چرم ہنتری۔ ہندی پنجابی۔ ہالوں۔ بنگالی ہالم
مراٹھی اہالم۔ گجراتی اشلیو۔ فارسی تخم ہالم۔ انگریزی (Common
Cress) کہتے ہیں۔ اس کا پودا دو فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ پتے
دھنیے کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول آسمانی رنگ کے لگتے ہیں۔ اس میں جو

بیج نکلتے ہیں۔ اُن کو ہالوں کہتے ہیں۔ مقدار ۴ رتی سے ایک ماشہ تک اِس کے بیچوں کو دُودھ کے ساتھ دینے سے ہچکی بند ہوتی ہے۔

ہینگ

(Ferula foetida)

سنسکرت ہنگو۔ راٹھ جتک۔ ہندی ہینگ۔ پنجابی ہنگ۔ بنگالی ہنگو مراٹھی گجراتی ہنگ۔ فارسی انگلی۔ عربی حلتیت۔ انگریزی میں اِس کو (Asafoetida) کہتے ہیں۔ یہ ایک درخت کی گوند ہوتی ہے۔ کہ فارس اور افغانستان میں بہتات سے ہوتا ہے۔ اِس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک میں تیز گندھ ہوتی ہے۔ اور دوسری میں دھیمی گندھ ہوتی ہے۔ جس میں کم خوشبو ہوتی ہے۔ اس کو ہیرا ہینگ کہتے ہیں۔ اور دوائیوں میں زیادہ تر اسی کا استعمال ہوتا ہے۔ دوسری قسم کی ہینگ تیز گندھ والی ہوتی ہے۔ جس میں لالچی بیوپاری پتھر، بیسن اور بھیڑ کا دودھ وغیرہ ملا کر بیچتے ہیں۔ ہینگ کو جب بھی کھانے کے لئے دینا ہو۔ تو گھی میں بھون کر

دینا چاہیے۔ ورنہ یہ قے لے آتی ہے۔ اگر کسی شخص نے افیون کھالی ہو۔ تو اُس شخص کو قے کروانے کیلئے ہینگ کا پانی پلانا مفید ہے۔ اس طرح مریض کو الٹی آجاوے گی۔ اور انیم کا زہریلا مادہ معدہ سے نکل جاوے گا۔ اس لیے اگر قے کرانی مقصود ہو۔ تو بغیر گھی میں تلے ہی اس کا پریوگ کرنا چاہیئے۔ مقدار شدھ ہینگ ۱ سے ۴ رتی تک ہمراہ عرق سونف گرم پانی۔ ہنگو کو گڑ میں ملا کر گرم پانی کے ساتھ دینے سے پیٹ کے اپھارہ اور درد میں آرام دیتا ہے۔ ہسٹیریا کی بیماری میں اس نسخہ کو استعمال کرنا چاہیئے اور مریض کو ہنگ سنگھانی چاہیے۔ جب دانتوں میں کیڑا لگ جاوے اور درد ہو۔ تو ہینگ اور افیون کو ملا کر سپرٹ میں گھول کر روئی کے ساتھ درد والی جگہ پر لگانا چاہیے۔ جب بچے کے پیٹ میں اپھارہ ہو۔ سخت درد ہوتی ہو جسکی وجہ سے بچے کو چین نہ آتا ہو۔ نیند بالکل کافور ہوگئی ہو۔ اُس حالت میں ہینگ اور سیدھا نمک کو پانی میں گھول کر اُس پانی سے آٹا گوندھیں۔ اور اُس آٹے میں تھوڑی سی اجوائن بھی ڈال لیں۔ اس آٹے کی روٹی کو تیل میں پکا کر پیٹ پر باندھنے سے مندرجہ بالا سب علامتیں کافور ہو جاتی ہیں۔ نہایت ہی مجرب اور لاثانی نسخہ ہے۔ ہزاروں بار کا آزمایا ہوا۔ کھانے کے لیے کشتہ شنکھ ہمراہ گرم پانی دیں۔ ہینگ کو ارنڈ کے پتوں کے رس میں ملا کر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ شدھ ہینگ۔ کلا سوہاگہ

عصارہ ریوند۔ ہموزن لیکر پیس کر پانی سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ رات کو گرم پانی کے ساتھ دینے سے پاخانہ یا فراغت آجاتا ہے۔ جن عورتوں کو ماہواری خون تکلیف سے آتا ہو۔ اُن کو یہ گولیاں سوئے کے کاڑھے کے ساتھ دینی چاہیے۔ ہینگ ایک ماشہ۔ اور ماش کا آٹا ایک تولہ لیکر ٹکیہ بنالیں چلم میں رکھ کر تمباکو کی طرح پیئیں۔ اس سے ہچکی۔ دمہ کا دورہ دور ہوجائیگا ہنگو آدی چورن اور ہنگو اشٹک۔ اگدمشول اپھارہ کی مجرب دوا ہے نسخہ ہنگو اشٹک چورن مندرجہ ذیل ہے۔ گھی میں بھنی ہوئی ہینگ۔ مگھ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ کالا زیرہ۔ سفید زیرہ۔ نمک ہموزن لے کر کوٹ چھان کر شیشی میں رکھ لیں۔ اسے ۳ ماشہ تک گرم پانی کے ساتھ عرق لونگ کے ہمراہ دینا ازحد مفید ہے۔ اس کی ٹنکچر بھی بنتی ہے۔ جو کہ بھوک کم لگنا۔ ڈکار آنا۔ روٹی کا ہضم نہ ہونا وغیرہ بیماریوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مقدار ۵ سے ۱۰ بوند تک۔

وَچ

(Acorus Calamus)

سنسکرت۔ وچ۔ لومشا۔ اوگرگندھا۔ ہندی۔ پنجابی مراٹھی۔ بنگالی

[ب]راتی۔ وَچ۔ فارسی سوشن زرد۔ انگریزی میں (Sweet

Flag root) کہتے ہیں۔ اس کا پودا ۵ فٹ اونچا ہوتا

[ہ]ے۔ اندر ریتلی زمین اور پانی کے کنارے ہوتا ہے۔ پتّے گنے کے پتوں

[ک]ی مانند ہوتے ہیں۔ پھول نہیں لگتے زمین میں اس کی جڑ کی کئی شاخیں ہوتی

[ہ]یں۔ اُن میں گانٹھیں ہوتی ہیں اور اُن کو ہی وَچ کہتے ہیں۔ اس میں

[ا]یک خوبی ہے۔ کہ اس کے چورن کو تھوڑی مقدار میں دیا جاوے۔ تو قے

[ب]ند ہو جاتی ہے۔ اور زیادہ مقدار میں دیا جاوے تو قے لاتی ہے۔ پہلی صورت

[م]یں ایک سے تین رتی تک اس کا سفوف شہد یا گرم پانی کے ساتھ دینا

چاہیے۔ اگر قے لانی ہو تو ۱ سے ۴ ماشہ تک گرم پانی سے دینا چاہیے۔

اس کا اثر ہاضمہ سے تعلق رکھنے والے اعضا پر زیادہ ہوتا ہے۔ جب پیٹ

[م]یں درد ہو۔ بھوک کم لگتی ہو۔ تو اس کا چورن گرم پانی کے ساتھ دینا

چاہیے۔ وَچ۔ بھانگ اور اجوائن اس کی دھونی دینے سے بواسیر

کی تکلیف کو فائدہ ہوتا ہے۔ جن کو بلغمی کھانسی ہو۔ اُن کو پہلے اس کی

زیادہ مقدار دے کر قے کروانی چاہیے۔ بعد میں شہد کے ساتھ تھوڑی

مقدار دینی چاہیے۔ جب زکام کی تکلیف ہو۔ تو وَچ اور ملٹھی کے کواتھ

میں شہد ملا کر مریض کو دینا بہت ہتکاری ہے۔ کپڑوں کے ڈھیر میں

اِس کے ٹکڑوں کو رکھنے سے کیڑے وغیرہ سے وستر بچ جاتے ہیں۔

کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ وَ بچ کو جلا کر اس کا کوئلہ بنالیں۔ اُس کوئلے کو پا
یں گھول کر پلانے سے جما لگوٹہ کے کھانے پر جسم کو جو تکلیف ہوتی ہے۔
رفع ہو جاتی ہے۔ جب پیٹ میں کرمی (کرم) پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب
کے چورن کو شہد کے ساتھ دینا مفید ہے۔ وبچ کے چورن کی نسوار د
سے مرگی کے دورے کم ہو جاتے ہیں۔ وبچ کو سات بار گھی کی بھاونا د
اِس کے بعد اُس کا پاتال نیتر سے تیل نکالیں۔ اس تیل کی نسوار لینے سے
کے دورے دیر سے پڑتے ہیں۔ جن لوگوں کو نیند کم آتی ہو۔ وہم
کی تکلیف ہو۔ اُن کو وبچ۔ اسگندھ۔ اور شنکھ پُشپی۔ کا ایک ماشہ
دودھ میں ابال کر اُس دودھ کو پلانا نہائیت مفید ہے۔ جب بالو
یں جوویں پڑ جاویں۔ تو وَبچ کا کاڑھا بنا کر بالوں کو دھونے سے
سب جوویں مرجاتی ہیں۔ کبھی چھوٹے بچوں کو مرگی کا دورہ ہوتا ہے۔
اُس میں وبچ کے چورن کو ۲ رتی تک ۱۱ں کے دُودھ کے ساتھ دیں۔
اِس کے چورن کو گھی میں ملا کر بچے کے سارے جسم پر اِس گھی کی مالش
کریں۔ اور اِس کے چورن کی دھونی دیں۔ مرگی کا دورہ کافور ہو جا
وبچ کی ایک اور قسم ہوتی ہے۔ جسے خراسانی وبچ کہتے ہیں۔ یہ بھی مذ
بالا امراض میں استعمال ہو سکتی ہے۔

(*Alhinia Officinarum*)

سنکرت سگندھا۔ اگر گندھا۔ ہندی۔ پنجابی۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔
نجن۔ فارسی خرہ دارد۔ انگریزی میں (Greata Gulangal
ہتے ہیں۔ اس کی بیل انگور کی بیل کی طرح ہوتی ہے۔ اور پتے پان کے
ں کی مانند۔ جڑ گانٹھدار۔ لال رنگ کی خوشبودار۔ کئی لوگ اس کو پان
جڑ کہتے ہیں۔ لیکن یہ ایک دوسری قسم کی بیل کی جڑ ہے۔ اس کو منہ میں
کھ کر چوسنے سے گلے کی خراش کو آرام آتا ہے۔ جب منہ سے بہت
ک آتا ہو۔ تو اس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو منہ میں رکھ کر چوسنا چاہیے
تی کھانسی میں اس کا چورن شہد کے ساتھ دینا مفید۔ ہے اس
ے بلغم کم ہو جاتی ہے۔ اور بھوک خوب لگتی ہے۔

چوب چینی

Smilax China, S Glabra)

سنسکرت دویپ انتروچا۔ ہندی چوب چینی۔ بنگالی۔ گجراتی م
چوپ چینی۔ فارسی روبن۔ انگریزی ([illegible])
یہ سب سے پہلے ملک چین سے لائی گئی تھی۔ ایک پودہ کی جڑ ہے۔ جو
سے ملتی ہے۔ بھاری۔ گلابی رنگ کی اور جس میں گانٹھ نہ ہو۔ اچھی
ہے۔ یہ بیل ہوتی ہے۔ جس کے پتے اسگندھ کے پتوں کی مانند ہو
ہیں۔ اس کی ایک جڑ کے ساتھ دوسری جڑ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ دوا
کے کام میں پکی ہوئی جڑ آتی ہے۔ کچی جڑ دوائی کے قابل نہیں ہو
جو جڑ پانی میں ڈالنے سے تیرنے لگ پڑے اس کو کچی سمجھیں اور جو پا
میں ڈالنے سے ڈوب جائے وہ پکی ہوئی ہوتی ہے۔ اور عمدہ مانی جا
ہے۔ جس کو کیڑا لگا ہوا ہو وہ بھی استعمال میں نہ لائی جانی چاہئے۔ اس
شہد یا کھانڈ کی چاشنی میں رکھا جائے۔ تو محفوظ رہتی ہے۔ اور خ
نہیں ہوتی۔ دھول۔ دھوپ اور بارش میں اس کے گن کم ہو جا
ہیں۔ مقدار۔ اس کا چورن ۴ رتی سے ½ تولہ تک استعمال کروا

ہیں۔ الفنبان۔ ٹھنڈا پانی یا دودھ۔ یہ خون کی خرابی کے لئے بڑی مجرب
اور لاثانی دوا ہے۔ اگر خون کی خرابی کی وجہ سے دماغی کمزوری ہو جاوے
تو بھی اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ چوب چینی۔ سنائے پتی۔ اور عُشبہ۔
تینوں ہموزن لیکر کپڑ چھان چورن کر لیں۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک دن
میں دو بار باسی پانی کے ساتھ دیں۔ اس سے آتشک کی بیماری کو بہت
فائدہ پہنچتا ہے۔ کھٹائی۔ تیل اور نمک سے پرہیز کریں۔ دوسری خون
کی بیماریوں میں بھی اس کا پریوگ ہو سکتا ہے۔ چوب چینی کے چورن
میں ہموزن گندھک شدھ اور دونوں کے برابر کھانڈ ملا کر شہد یا پانی
کے ساتھ دینے سے خون کی خرابی کا نور جاتی ہے۔ خارش۔ داد میں بہت
مفید ہے۔ چوب چینی کا سفوف آدھ سیر لیکر اس میں آدھ سیر کھانڈ
ملا دیں۔ پھر اس میں گھی ملا کر لڈو بنا لیں۔ ایک لڈو کا وزن ۲½ تولہ
ہونا چاہیئے۔ یہ دو لڈو روزانہ کھلانے سے بھگندر روگ دور ہو جاتا
ہے۔ اس کے استعمال کے دوران بیمار کو صرف دودھ۔ میٹھا اور روٹی
دینی چاہیئے۔ چوب چینی کا چورن بیس ۲ تولہ۔ کھانڈ ۵ تولہ۔ بیل۔ پیلا مول
کالی مرچ۔ لونگ۔ اقرقرحا۔ سونٹھ۔ دارچینی ایک ایک تولہ۔ سب کا کپڑ
چھان چورن کر کے ۶ ماشہ کی خوراک ۳ ماشہ شہد اور ۲ ماشہ گھی ملا کر
کھانے سے پانچ قسم کے آتشک کو آرام آتا ہے۔ اس کے علاوہ آم

وات۔ گنٹھیا میں اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ پرہیز لال مرچ۔ کھٹائی اور تیل والی چیزیں استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

ہاؤبیر

(Thevetia Nerifolia.)

سنسکرت ہپوشاہ۔ ہپوشاہ۔ ہندی۔ پنجابی۔ ہاؤبیر۔ بنگالی ہپوشاہ مراٹھی ہوشیا۔ گجراتی۔ پیلا ہتھی۔ یہ ایک پودے کا پھل ہے۔ اس پودے کی لمبائی لگ بھگ چار فٹ ہوتی ہے۔ رنگ لال ہوتا ہے۔ اور پتے چھ سات انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور پھل گول گول۔ بیر کی مانند ہوتے ہیں۔ اس کی مقدار ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک ہے۔ انوپان عرق سونف۔ گرم پانی۔ اس کا زیادہ تر استعمال تلی کی بیماریوں میں کیا جاتا ہے۔ اس کے چورن کو ۳ ماشہ ہمراہ عرق سونف دینے سے چند دنوں میں تپ تلی کو آرام آ جاتا ہے۔ جلودھر کی بیماری میں بھی اس کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ اس سے پیشاب کھل کر آ جاتا ہے اور پیٹ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ جو کہ ۵ سے ۲۰ بوند تک مندرجہ بالا امراض میں دیا جاتا ہے۔

وائے وڈنگ

(Embelia Ribes)

سنسکرت وڈنگ ۔ جنتوناشن ۔ ہندی ۔ پنجابی ۔ واوڈنگ ۔ مراٹھی ۔ متواوڈنگ ۔ فارسی ورنگ کابلی ۔ عربی ورنج کابلی ۔ انگریزی میں (Babering.) کہتے ہیں ۔ یہ جنگلوں میں پایا جانے والا درخت ہے ۔ درخت کافی اونچا ہوتا ہے ۔ اس کے پتے مولسری کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں ۔ سردیوں میں لال رنگ کے مخمل کی طرح گچھے لگتے ہیں ۔ ان کے پھل کو وڈنگ کہتے ہیں ۔ لیکن بازار میں جو وائے وڈنگ بکتی ہے ۔ وہ ایک بیل کے پھل ہیں ۔ جس کو بسنت کے موسم میں پھول لگتے ہیں ۔ اور ورشا میں پھل پک جاتے ہیں ۔ جو کہ گول گول بھورے رنگ کے کالی مرچ کی مانند ہوتے ہیں ۔ دوائیوں میں یہی چیز کام آتی ہے ۔ مقدار ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک بشہد عرق اجوائن ۔ گرم پانی کے ساتھ دینا چاہیئے ۔ جب بچوں کو مٹی کھانے کی وجہ سے پیٹ کی بیماری ہو جاتی ہے ۔ تو اس کا پریوگ بہت مفید ہے ۔ اس کے سیون سے پیٹ کے کیڑے

مرجاتے ہیں۔ اپھارہ۔ شول (پیٹ کا درد) اور قبض دور ہو جاتی ہے۔ چھپاکی کے مرض میں اس کو شہد کے ہمراہ چٹانا چاہیئے اور Soda Bicarb میٹھے سوڈے کو پانی میں حل کرکے بدن پر مالش کرنی چاہیئے۔ داد پہاڑ کو گوموتر میں پیس کر لیپ لگانا چاہیئے۔

نیپالی دھنیہ

سنسکرت تمبرو۔ دریخ۔ ہندی۔ پنجابی نیپالی دھنیہ۔ اس کا درخت جھنڈ کی طرح ہوتا ہے۔ لمبائی ۱۰ سے ۲۰ فٹ تک ہوتی ہے۔ تین تین پتے ہوتے ہیں۔ جو کہ سنبھالو کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن لمبائی میں کچھ زیادہ ہوتے ہیں۔ درخت کو کانٹے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے بیجوں کو نیپالی دھنیہ کہتے ہیں۔ اس کے بیجوں کی شکل دھنیئے کی طرح ہوتی ہے لیکن رنگ بھورا ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر دانتوں کی بیماری میں کام آتا ہے

دانتوں کے منجن میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

طباشیر

(Selicious Concretion)

سنسکرت دنش روچن۔ تگاشیر۔ دلشیا۔ ہندی۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ ردنش لوچن۔ عربی۔ طباشیر فارسی طباشیر۔ لیٹن میں (Bambus Arundinacia) یہ بانس کے رس کے جمنے سے بنتی ہے۔ یہ خاص قسم کا بانس ہوتا ہے۔ جو کہ موٹا۔ پیلے رنگ کا پہاڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ رس دودھ کے مانند ہوتا ہے۔ اس کی گانٹھوں کو چیر دے کر ایک جگہ رس اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ ہی اصلی طباشیر ہے۔ لیکن آج کل بیوپاری لوگ چونے سے طباشیر بنانے لگ پڑے ہیں۔ جو کہ بازار میں کافی مقدار میں ملتا ہے۔ لیکن یہ فائدہ بالکل نہیں کرتا۔ لہٰذا طباشیر خریدتے وقت ساوعدھان رہنا چاہیئے۔ موٹی طباشیر جو آج کل بازار میں سستے

بھاؤ ملتی ہے۔ ہرگز ہرگز خرید نہ کریں۔ مقدار ۲ رتی سے ۲ ماشہ تک۔ انوپان۔ دودھ۔ شربت۔ عرق۔ وغیرہ۔ اِس کا استعمال زیادہ تر پھیپھڑوں اور پت (صفرا) سے ہونے والی بیماریوں میں کیا جاتا ہے۔ اِس کے پرلیگ سے منہ ناک سے خون آنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ اِس کو اکیلی بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اور دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر بھی دے سکتے ہیں۔ طباشیر۔ سردچینی۔ پھٹکڑی کی پھولی ہوئی۔ سفید ابرک۔ اور گیری اِن کو ہموزن ملا کر سب کے برابر کھانڈ ملا کر دیں۔ مقدار ۲ سے ۶ ماشہ تک دودھ کی لسی کے ساتھ گرمیوں میں اور سردیوں میں دودھ کے ساتھ۔ گرمی کی تکلیف۔ سر چکرانا۔ ہاتھ پاؤں میں جلن۔ پیشاب لگ کر اور پیلے رنگ کا آنا۔ ان امراض میں مفید ہے۔ طباشیر۔ ست گلو۔ عقیق کھسم کُشتہ سنگ لیشپ۔ چھوٹی الائچی۔ اِن سب کو برابر لے کر عرق گلاب میں تین دن تک کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی کو مربہ گاجر یا مربہ آملہ میں رکھ کر کھالیں۔ اوپر سے دودھ یا گرمیوں میں شربت صندل پی لیں۔ اِس سے دل اور دماغ کو قوت ملتی ہے۔ جن کا سبھاؤ چڑچڑا ہو۔ اُن کو اِس نسخے کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ آیورویدک کا ستو پلادی چورن

کھانسی - زکام - دمہ - گلے کی خرابی کے لئے بڑا مجرب اور لاثانی نسخہ ہے۔

نسخہ:- دارچینی ایک تولہ - الائچی کے بیج دو تولہ - گمھ بچار تولہ - طباشیر ۸ تولہ اور کوزہ مصری یا کھانڈ ۱۶ تولہ سب کو ملا کر کپڑ چھان کر کے شیشی میں رکھ لیں - علیحدہ علیحدہ موسم میں الگ الگ انوپان کے ساتھ اس کا پریوگ ہر قسم کی کھانسی کو دور کرتا ہے۔ مثلاً گرمیوں میں شربت مرکب - شربت بنفشہ عرق گاؤزبان - اور دودھ کے ساتھ دیں۔ اس سے گرمی کا بخار - کھانسی اور سر درد کافور ہو جاتی ہے۔ سردیوں میں شہد بادام روغن - ادرک کا رس - چائے کے ہمراہ دیں۔ اس سے زکام - بلغمی کھانسی - گلے کی خراش جاتی رہتی ہے۔ چالیس آدمی اور چالیس آدمی چوٹن بھی بڑے مفید ثابت ہوئے ہیں۔ طباشیر میں (Calcium) بہت مقدار میں ہوتا ہے۔ کیلشیم میں دو صفتیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ خون کو گاڑھا کرتا ہے۔ دوسرے ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس لئے جن امراض میں خون پتلا پڑ جائے۔ اُن بیماریوں میں اس کا استعمال کرنا مفید ہے۔ چھوٹے بچوں کو پتلے دست لگ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ

بہت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اُن کو پاخانہ بند کرنے کی کئی دوائیاں دینے پر بھی اگر آرام نہ آوے۔ تو طباشیر کو بالکل باریک پیس کر اور سمونزن کُشتہ شنکھ ملا کر دینے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اگر بچہ بہت کمزور ہو گیا ہو۔ تو کشتہ گودنتی بھی ملا سکتے ہیں۔ یہ بچوں کے سوکھا روگ کی مجرب دوا ہے۔ لاکھوں بار کا آزمایا ہوا نسخہ ہے

سمندر جھاگ

(Sepia officinalis)

سنسکرت سمندر پھین۔ ہنڈیر۔ پنجابی سمندر جھگ۔ ہندی سمندر پھین مراٹھی۔ گجراتی۔ بنگالی۔ سمندر پھین۔ فارسی کفِ دریا۔ انگریزی cuttle - fish - bone - یہ سمندر کی جھاگ ہوتی ہے۔ جو بازار میں سفید کھردرے رنگ کی پائی جاتی ہے اس کو شیشہ صاف کرنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ جن کی آنکھ میں پھولا۔ پڑ جاوے۔ اس کا چُٹکن اُن کی آنکھ میں ڈالنا چاہیے

جب کان میں درد ہو۔ تو سمندر جھاگ کے باریک چورن کو کان میں
ڈال کر اوپر سے سرکہ یا لیموں کا رس آٹھ دس بوند ٹپکانا چاہئے
اس طرح کان کی درد اور پیپ آنا بند ہو جاتا ہے۔

ملٹھی

(Glycyrrhiza Glabra.)

سنسکرت مدھو یشٹی۔ مڈھک۔ ہندی پنجابی ملٹھی۔ مراٹھی گجراتی
اور بنگالی یشٹی مدھو۔ فارسی بیخ مہک۔ عربی اصلسوس۔ انگریزی۔
(Liquorice Root)۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔
ایک زیادہ میٹھی اور دوسری کم میٹھی پانی والی جگہ میں ہوتی ہے۔
اور کم میٹھی خشک زمین میں ہوتی ہے۔ زیادہ میٹھی بیل کی شکل
میں ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم کا پودا ہوتا ہے۔ مقدار ۴ رتی
سے ۶ ماشہ تک ہمراہ دودھ وغیرہ۔ اس کا سفوف۔ کاڑھا اور ست
دوائیوں کے کام آتا ہے۔ ملٹھی۔ گل بنفشہ۔ گلسرخ۔ گاؤزبان

سولف - عناب - لسوڑیاں - ریشہ خطمی - منقہ - سب چیزیں چھ چھ ماشہ اور دانہ حبتی ۳ ماشہ اِن سب چیزوں کو لے کر کوٹ لیں اور دو تولہ وزن میں لے کر تین پاؤ پانی میں کاڑھا بنائیں - جب پانی آدھ پاؤ رہ جائے تو مل کر چھان کر پینے کو دیں - کھانسی زکام - بلغم کی زیادتی - گلے کی خرابی میں بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے - ملٹھی اور شتاور کا چورن ہموزن لے کر ایک تولہ کی پوٹلی بنائیں - دودھ میں پانی ڈال کر اس پوٹلی کو ابالیں - جب پانی سوکھ جاوے تو دودھ پینے سے ویرج بڑھتا ہے - اور دماغ کو قوت ملتی ہے - ملٹھی کے چورن کو شہد کے ساتھ چاٹنے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے - اگر کسی کو چوٹ لگ جاوے اور خون بند نہ ہو تو اس کے چورن کو اس زخم پہ چھڑکنا چاہئے - اس سے خون بند ہو جاتا ہے - کئی بار دانت نکلوانے کے بعد خون بند نہیں ہوتا اس حالت میں ملٹھی کے چورن کو گھی کے ساتھ تر کر کے لگانا مفید ہے - اس کا ست چوسنے سے کھانسی کو آرام آتا ہے -

کمیلہ

(Mellotus Phillepinensis.)

سنسکرت چندر۔ رکتانگ۔ ہندی۔ پنجابی کمیلہ۔ مراٹھی گجراتی کمیلہ۔ فارسی کنبیلا ۔ انگریزی (Kamila)

اس کا درخت امرود کے درخت جتنا ہوتا ہے۔ اس کے پتے گولر کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اس کو بیر کی طرح پھل لگتے ہیں۔ اور اس پھل کے اوپر لال رنگ کی دھولی ہوتی ہے جس کو کمیلہ کہتے ہیں۔ بیوپاری لوگ اس میں دوسری چیزوں کی ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ جس وجہ سے اس کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ کی مقدار میں شہد یا دہی کے ساتھ دیں۔ اس کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ جب اس کو بیمار کو کھانے کو دیا جاتا ہے۔ تو بعض اوقات جی متلانا شروع ہو جاتا ہے۔ کسی کسی کو الٹی بھی ہو جاتی ہے۔ مگر گھبرانا نہیں چاہئے اس کے استعمال کے بعد مریض کو دست آجاتا ہے۔ اور کیڑے پاخانہ کے رستے نکل جاتے ہیں۔ جب زخموں میں کیڑے پڑ

جاویں۔ تو کمیلہ کو چھڑکنا چاہیئے۔ کئی مرہموں میں بھی اس کا پریوگ ہوتا ہے۔ جب بواسیر کے مستوں میں خارش بہت ہوتی ہو۔ تو اس کا دہی کے ساتھ لگاتار ایک ہفتہ سیون فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

املتاس

(Cassia Fistula)

سنسکرت۔ چترانگ۔ کرتمال۔ راج بدکش۔ ہندی۔ پنجابی۔ املتاس۔ بنگالی سوتال۔ مراٹھی داہوا۔ گجراتی گرمال۔ فارسی خیارشمبر انگریزی میں (Pudding Pipe tree) اس کے بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں۔ اس کے پتے جامن کے پتوں کی مانند

ہوتے ہیں۔ پتے ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں اور ۲ سے ۴ انچ
تک چوڑے ہوتے ہیں۔ پھول پیلے رنگ کے پانچ پانچ پنکھڑیوں
میں ہوتے ہیں۔ اور ایک منجری سی بن جاتی ہے۔ جب پھول
ماہ جیٹھ میں جھڑ جاتے ہیں۔ تو ہرے رنگ کی پھلیاں لگ جاتی
ہیں۔ جو پک کر لالی لئے ہوئے کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اور ایک
سے ۱½ فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس کے بیچ میں سے نرم نرم
براؤن رنگ کا گودا نکلتا ہے۔ جو کہ دوائیوں کے کام آتا ہے۔ اس
کا بیج سرلشیں کے بیج کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے پھلی کے گودے
کی مقدار ۱ ماشہ سے ۱ تولہ تک۔ گرم پانی یا دودھ کے ساتھ دیں۔
املتاس دستاور دوائیوں میں بہت اچھی مانی گئی ہے۔ اس کا
گودا دودھ میں ابال کر پلانے سے ۴، ۵ پاخانے آجاتے ہیں۔
اگر قبض کی وجہ سے بخار آتا ہو۔ تو وہ بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔
املتاس کا گودا ایک سیر۔ دودھ چار سیر پختہ لیکر اس میں ابالیں
جب گودا اس میں حل ہو جاوے۔ تو اس کو چھان لیں۔ اس
کو دوبارہ گرم کریں۔ جب گاڑھا ہو جاوے۔ تو نیچے اتار
لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر مرتبان میں حفاظت سے رکھ لیں۔ اس کو
ایک دو تولہ عرق سونف، گاؤزبان سے دیں۔ دائمی قبض

اپھارہ - پیٹ درد اور کھانسی - میں بہت مفید ثابت ہوا ہے
گودا املتاس - پیلا مول - ناگرموتھا - کوڑ - ہرڑ سب کو ہموزن
لے کر کوٹ کر چھان کر رکھ لیں۔ اس میں سے ۲ تولہ سفوف کو
ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکا کر جب آدھ پاؤ پانی باقی رہ جاوے
تو مل کر چھان کر پلا دیں۔ اس سے کئی قسم کے بخار کافور ہو
جاتے ہیں۔ املتاس کا گودا پانچ سیر تختہ لے کر اس میں بیس (۲۰) سیر
پانی ڈال کر ابالیں جب پانی ۱۰ سیر رہ جاوے۔ تو اس کو کپڑے
سے دو بار چھان لیں۔ پھر اس چھنے ہوئے پانی کو دوبارہ گرم
کریں۔ جب گاڑھا ہو جاوے۔ تو نیچے اتار کر دھوپ میں سکھا
لیں۔ یہ املتاس رس کریہ ہے۔ یہ قبض کے لئے بہت مفید
ہے۔ حاملہ عورت کو بھی اس کا پریوگ کروا سکتے ہیں۔ ۴ رتی
سے ۴ ماشہ تک گرم دودھ یا پانی کے ساتھ دیں۔ پھولوں میں
دگنی کھانڈ ملا کر گلقند بنا لیں۔ مصفا خون ہے۔

کوڑ
(Picrorhiza Kurroa)

سنسکرت - کٹوکی - چکرانگی - ہندی پنجابی کوڑ - مراٹھی کٹوکی -

گجراتی کڑو۔ فارسی سروکِ سیاہ - عربی سروک اسود۔ انگریزی
(Black Hillebore) - یہ ایک پودہ کی جڑ ہے۔
جو کہ پہاڑی علاقہ میں ہوتا ہے۔ اس کے پتے مرچ کے پتوں کی مانند
ہوتے ہیں۔ اور ایک ٹہنی پہ ۱۳ یا ۱۵ پتے ہوتے ہیں۔ پودہ ۲ سے
۲½ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ دوائیوں میں اس کی جڑ کام میں آتی
ہے۔ مقدار ۴ رتی سے ۶ ماشہ تک ہے۔ اگر کاڑھا بنا کر دینا ہو
تو ۲ تولہ لینی چاہئے۔ یہ بڑی کڑوی ہوتی ہے۔ اس کے سفوف
کو گرم پانی یا دودھ کے ساتھ دینے سے ملیریا بخار کو دو تین
دن میں ٹھیک کر دیتی ہے۔ جب کونین مارکیٹ میں نہیں آئی
تھی۔ تو بزرگ لوگ کوڑ کی جڑ کو لے کر استعمال کرتے تھے اس
سے پاخانہ بھی صاف ہو جاتا ہے۔ کوڑ اور افسنتین کو سردائی کی
طرح گھوٹ کر پینے سے تیہ اور چوتھہ بخار ٹھیک ہو جاتا ہے۔
اس میں دس بارہ کالی مرچ بھی ضرور ملا لیں۔ کالا دگ یعنی
جب جسم - ناخن - آنکھیں - پیشاب وغیرہ پیلے رنگ کے ہو جائیں
تو کوڑ کے چوسن میں جو کھار ملا کر عرق مکوئے کے ساتھ دینا چاہئے
اس سے مندرجہ بالا سب علامتیں بھاگ جاتی ہیں۔ یہ بوٹی
مُصفا خون بھی ہے۔ جن کے خون میں خرابی ہو۔ ان کو اس کا

لگاتار ایک ہفتہ تک سیون کرنا چاہئے۔ کھٹائی۔ لال مرچ تیل والی چیز اور میٹھے سے پرہیز رکھیں۔ نمک تھوڑی ہی ماترا میں کھانا چاہئے۔ جلودر (پیٹ میں پانی بھرنا) کی بیماری میں اس کا کاڑھا دن میں تین بار دینا چاہئے۔ اور پینے کو صرف دودھ دیں۔ یہ بوٹی تقریباً ہر ایک پنساری سے مل سکتی ہے۔ اور کافی سستی ہے۔ اس کا پریوگ کر کے اپنا اور دوسروں کا بھلا کریں

چرائتہ

(Swertia Chirata.)

سنسکرت۔ کرات تکت۔ ہندی۔ پنجابی چرائتہ۔ بنگالی نیپالی نمب۔ مراٹھی کرائت۔ گجراتی کٹی یاتوں فارسی نینی باد۔ انگریزی (Chiraita.)۔ یہ پہاڑی علاقہ میں پیدا ہونے والا پودا ہے۔ جس کی لمبائی ۲ سے ۳ فٹ تک ہوتی ہے ٹہنی کے ساتھ ساتھ پتے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا سارا پودا ہی حکیم لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے سفوف کی مقدار

ایک سے چار ماشہ تک ہے۔ انوپان گرم پانی۔ اس کا استعمال
زیادہ تر موسمی بخاروں میں ہوتا ہے۔ پہلے ہرڑ وغیرہ کھا کر
پیٹ صاف کر لینا چاہئے۔ بعد میں اس کا چورن گرم پانی یا
دودھ کے ساتھ دن میں دو تین بار کھانے سے موسمی بخار کو
آرام آتا ہے۔ کئی وید اس کو خون صاف کرنے کے لئے استعمال
کرتے ہیں۔ اس کا ایک تولہ چورن لے کر رات کو ۱/۲ پاؤ پانی
میں بھگو دیں۔ صبح مل کر چھان کر پانی پئیں۔ اس طرح ایک
ہفتہ کرنے سے خون صاف ہو جاتا ہے۔ اس دوران میں
میٹھا بالکل نہیں کھانا چاہئے۔ اور نمک کا بھی کم استعمال کریں
کھٹائی۔ تیل والی چیز اور لال مرچ بالکل بند۔ چرائتہ۔ منڈی
بوٹی۔ جل نیم۔ اور سونٹھ چاروں چیزیں ہموزن ایک ایک
پاؤ لیکر ۱۶ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں۔ اور صبح اِن کا بھبکہ
عرق نکال لیں۔ یہ عرق دو تولہ صبح خالی معدہ پی لیں۔ اِس
سے خون کی خرابی کا ناش ہو جاتا ہے۔ اِس کا نام عرق مصفا
خون ہے۔ آیوروید کا سدرشن چورن۔ تپ۔ چوتھا اور موسمی
بخاروں کے لئے بڑا مفید ثابت ہوا ہے۔ اس چورن میں
نصف حصہ چرائتہ کا ہوتا ہے۔ مہاکراتادی تیل کی پرانے

بخاروں میں مالش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ لا کھشا آدی
تیل بھی ملا سکتے ہیں۔

کُٹج

(Hellarshena Antidysenterica)

سنسکرت کُٹج۔ ہندی۔ کُڑا۔ پنجابی کُڑسک۔ مراٹھی کُڑا۔
گجراتی کڑو۔ عربی تواز۔ یہ ایک درخت ہوتا ہے۔ جو کہ آم کے
درخت کی مانند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بھی آم کے پتوں سے ملتے
ہیں۔ لیکن چوڑائی میں کچھ زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ درخت دو قسم
کا ہوتا ہے۔ ایک کی چھال سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اور دوسرے
کی کالے رنگ کی پہلے کا بیج یا پھل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اور
دوسرے کا کالے رنگ کا۔ اس کے بیج کو اندر جَو کہتے
ہیں۔ پہلی قسم کا درخت نر ہوتا ہے اور دوسری قسم کا
مادہ۔ وئید لوگ اس کی چھال اور بیج استعمال کرتے ہیں۔

اس کی چھال کا کیچ اندسنٹ بنتا ہے۔ جو کہ خونی پیچش کی مجرب دوا
ہے۔ اگر کسی کو بخار اور دست کی تکلیف اکٹھی ہو۔ تو اندرجو کو
۴ رتی سے ۱ ماشہ تک عرق سونف کے ساتھ دینے سے فائدہ
ہوتا ہے۔ خونی بواسیر اور عورتوں کے پردر روگ میں بھی اس
کے بیجوں کے چورن کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ دینا چاہیئے۔
آج کل مروڑے کیلئے ڈاکٹر لوگ (Emetine) کا انجکشن
کرتے ہیں۔ جو کہ اسی درخت کا ست ہوتا ہے۔ اس کی چھال
کا کاڑھا سنگرہنی کی بیماری میں بیل کا چورن ڈالکر دینا چاہیے

راڑا

(Randia Dumetorum)

سنسکرت مدن پھل۔ چھرن۔ راڑھ۔ ہندی میٹن پھل۔ پنجابی
راڑھا۔ بنگالی مینا پھل۔ مراٹھی گیل۔ گجراتی میڈول لگے
ہوتے ہیں کانٹے ایک ڈیڑھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ اور
ٹہنی میں کانٹے ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ پتے آیا مارگ

(ادنگا یا پٹھ کنڈا) سے ملتے جلتے ہیں۔ پھول ہلکے رنگ کے پیلے ہوتے ہیں۔ اور ماہ جیٹھ کو لگتے ہیں۔ پھل اخروٹ کی مانند ہوتا ہے۔ چھوٹا بڑا ہوتا ہے۔ توڑنے پر بیچ سے ۴ حصوں میں بٹا ہوا ہوتا ہے۔ اسکے بیج لالی لئے ہوئے کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو کہ دوائی کے کام آتے ہیں۔ مقدار ایک سے ۲ ماشہ تک گرم پانی کے ساتھ دیں۔ جن کو معدہ میں زیادہ بلغم ہونے کی وجہ سے بھوک کم لگتی ہو اُن کو ۲ ماشہ چورن گرم پانی کے ساتھ دینا چاہئے اس سے ۲، ۳ قے آجاویگی۔ اور معدہ صاف ہو جاوے گا۔ قے کروانے سے پہلے روگی کو دہی یا دودھ پلا لینا چاہئے۔ جب قے آجاویں۔ تو بغیر گھی ڈالے کھچڑی۔ مونگی کی دال دیں۔ جن کو دمہ کی تکلیف بہت ہو اور کھانسی سے بلغم بہت آتی ہو۔ اُس کو بھی قے کروانا مفید ہے۔ اگر دمہ والے مریض کی عمر زیادہ ہو تو اس کو قے نہیں دینی چاہئے۔ اس بات کی احتیاط رکھنی چاہئے

Vanda Rox-Burghi رائسن

سنسکرت راسنا، راسن۔ ہندی پنجابی راسنا پتی۔ بنگالی۔ گجراتی

راسنا۔ فارسی راسن۔ عربی زنجبیل شامی۔ انگریزی Senna
اِس کے بارے میں ویدوں کے علیحدہ علیحدہ خیال ہیں۔
لیکن یہ ایک پودہ ہے۔ جس کے پتے سنائے کے پتوں سے ملتے
ہیں۔ اور ان سے دگنے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ سے ایک قسم
کی خوشبو آتی ہے۔ یہ زیادہ تر کیدارناتھ اور بدری آشرم میں
پائے جاتے ہیں۔ گنٹھیا کے دردوں میں اس کے کاڑھے کو پلانا
مفید ہے۔ راسنا۔ گلو۔ دیودار۔ سونٹھ۔ ارنڈ مول۔ ان
پانچ چیزوں کے کاڑھے پینے سے ریح کی درد اور گنٹھیا میں
لابھ ہوتا ہے۔ راسنا۔ گلو۔ املتاس۔ دیودار۔ گوکھرو۔ ارنڈ۔
اٹ سٹ (دسکھیرہ)۔ اس کے کورتھ (کاڑھے میں) سونٹھ
کا چورن ڈال کر پینے سے درد گنٹھیا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ مجرب
نسخہ ہے۔

ناکولی

سنسکرت ناکولی۔ وش ناشنی کہتے ہیں۔ ہندی نائی۔ بنگالی

ناکولی۔ گجراتی نوزبیل۔ مراٹھی۔ سانپ کند کہتے ہیں۔ یہ ایک بوٹی ہے جو دو (۲) تین (۳) فٹ اونچی ہوتی ہے۔ پتے زمین کند کی طرح ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ سے ایک کند نکلتا ہے۔ جس میں سانپ جیسی بدبو آتی ہے۔ نیولے اس کو بڑی خوشی سے کھاتے ہیں اگر کسی کو سانپ کاٹ کھائے۔ تو اس کے کند کو رگڑ کر اس پر لگانا چاہیے۔ اور اسے ۲ رتی تک کھانے کو دیں۔ بچھو کے کاٹنے پر بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ اگر کسی کو بچھو کاٹ جاوے۔ اور اس کو بخار ہو جاوے۔ تو اس کا پریوگ کرنا چاہیے۔ اس پودے کے اوپر لال رنگ کا بیجوں کا سٹہ لگتا ہے۔ ان بیجوں کو اگر کھا لیا جاوے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس لیے اس بوٹی کو بڑی احتیاط سے سیون کرانا چاہیے۔

مائیں

(Tamarisc Gallica)

سنسکرت ماچیکا۔ امبا۔ ہندی پنجابی مائیں۔ گجراتی ناہنی۔

بنگالی ماچیکا۔ مراٹھی لتھو کادلی۔ فارسی روترکھی۔ یہ ایک درخت ہوتا ہے۔ جس کے پھل کو مایئں کہتے ہیں۔ اس کی شکل ماڈبیر سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے بیجوں کا کاڑھا بنا کر غرارے کرنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اس کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ دینے سے مروڑے اور دستوں میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر عورتوں کو زیادہ پانی آنے کی تکلیف ہو تو ماجو۔ مایئں پھٹکڑی۔ اور کتھا ملا کر پوٹلی یونی میں رکھنی چاہیئے۔ اس سے پانی آنا بند ہو جاتا ہے۔ کھانے کے لیئے ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک مایئں کا چورن دینا چاہیئے۔

تیج بل

(Zanthoxylon Hostile.)

سنسکرت تیج وتی۔ تیجسوی۔ ہندی۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی

تیج بل۔ انگریزی۔ (Toothache Tree)۔ یہ ایک قسم کی بیل ہوتی ہے۔ جو پہاڑوں میں بہتات سے پائی جاتی ہے معمولی سے کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ پھل کالی مرچ کی طرح ہوتا ہے بیل اور پھل سے خوشبو آتی ہے۔ پہاڑی لوگ اس کی داتن کرتے ہیں۔ جو کہ دانتوں کی بیماری کے لئے بہت مفید ہے۔ شملہ۔ ڈلہوزی وغیرہ صحت افزا مقام پر یہ داتنیں بکتی ہیں۔ میدانی لوگ وہاں سے خرید کر لاتے ہیں۔ اس کے پھل کے چورن کو ۳ ماشہ تک گرم پانی یا شہد کے ساتھ دینے سے بلغمی کھانسی اور بخار بہت لابھکاری ہے۔

مالکنگنی

(Celastrus Peniculatus.)

سنسکرت جیوتشمتی۔ پارا وتپدی۔ ہندی۔ پنجابی مالکنگنی۔ بنگالی۔لتا پھٹکی۔ مراٹھی مال کانگنی۔ گجراتی مال کانکنا۔ فارسی کالی۔ انگریزی (Steff tree) کہتے ہیں۔ اس کی

بیل ہوتی ہے۔ جو جنگلوں میں درختوں پر ملتی ہے۔ پھول پانچ پنکھڑی میں ہوتے ہیں۔ پھل مٹر کے برابر ہوتے ہیں۔ ہر اس کے پھل میں سے ۵، ۷ بیج نکلتے ہیں۔ جو کہ پیلے رنگ کے ہوتے ہیں زیادہ تر اس کے بیجوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بیج پہلے دن۔ دوسرے دن دو بیج۔ تیسرے دن تین بیج۔ چوتھے دن چار بیج۔ اس طرح چالیس بیج تک بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھیں کہ مریض کو زیادہ گرمی چکر آنا وغیرہ کی تکلیف محسوس نہ ہو۔ ورنہ اس کو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ مندرجہ بالا طریق سے اس کا سیون کرنے سے درد ریح جوڑوں کا درد۔ آم وات (گنٹھیا) کی تکلیف جاتی رہتی ہے۔ اس کے پریوگ سے پسینہ خوب آتا ہے۔ اور پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے جس وجہ سے زہریلا مادہ جسم سے باہر نکل جاتا ہے اگر کسی جگہ سوجن ہو۔ یا درد ہو تو اس کا لیپ لگانا مفید ہے۔ اس کے بیجوں سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ جو کہ کمر درد۔ جوڑوں کا درد۔ سوزش پر بہت مفید ہے۔ نامردی پر اس کے تیل میں جائفل۔ جاوتری۔ لونگ۔ اور لوبان کا تیل ہموزن ملا کر سپاری کو چھوڑ کر آلہ تناسل (اندری) پر مالش کر کے پان کا پتا

گرم کر کے باندھنا چاہیئے۔ دماغی کمزوری۔ یادداشت کو بڑھانے کے لیئے اس کے تیل کو پانچ بوند تک دودھ میں ملا کر پینا صحت مند ہے۔ اگر بلغم کی وجہ سے جسم میں درد ہو۔ تو مالکنگنی۔ آک کے پتے کٹھ۔ سونٹھ۔ جائفل۔ تیل میں ملا کر تیل کو پکالیں اُس کی مالش سے بہت لابھ ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کا ساگ عورتوں کو دینے سے ماہواری جاری ہو جاتی ہے۔ ساگ کی مقدار ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔

کُٹھ

(Sassuria Lappa.)

سنسکرت کشٹھ۔ واپیہ۔ ہندی۔ پنجابی کٹھ۔ بنگالی کڑ۔ مراٹھی کوشٹھ۔ گجراتی کٹھو۔ فارسی کشت تلخ۔ انگریزی Costus Root) کہتے ہیں۔ اس کا پودا کشمیر میں ہوتا ہے۔ اور بھادوں یا اسوج ماہ میں اس کی جڑ کو نکالتے ہیں۔ اور اُس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بازاروں میں بیچتے ہیں جس

طرح بھارت ورش میں گوگل۔ دھوپ وغیرہ جلایا جاتا ہے۔
اسی طرح چین۔ جاپان میں اس کی لکڑی کو جلایا جاتا ہے۔ یہ دو
قسم کی ہوتی ہے۔ ایک میٹھی اور دوسری کڑوی۔ کئی ویدصرف
ایک قسم کا ہی مانتے ہیں۔ اس کے چورن کی ماترا ۳ رتی سے ۲ ماشہ
تک ہے۔ اس کا اثر سب سے زیادہ پھیپھڑے کی بیماریوں پر
ہوتا ہے۔ جب پھیپھڑوں میں بلغم اکٹھی ہو جاوے۔ تو اس
کے چورن کو شہد کے ساتھ دینا چاہیئے۔ جب نمونیہ کی وجہ
سے پسلی میں درد ہو۔ تو کٹھ بارہ سینگ۔ اور کالا سوہاگہ کو گائے
کے پیشاب میں رگڑ کر لیپ کرنا چاہیئے۔ اس سے درد فوراً دور
ہو جاتا ہے۔ جن کو کتے نے کاٹا ہو۔ اُن کو اس کے چورن کا سیون
کرنا چاہیئے۔ اور زخم پر لیپ لگانا چاہیئے۔ دمہ کے مریضوں کو
چاہیئے یا شہد کے ساتھ اس کے سفوف کا پریوگ کروانا مفید
ہے۔ جن کو آتشک کی وجہ سے خون کی خرابی رہتی ہو۔ اُن کے لئے
یہ بہت مجرب دوا ہے۔ اس کا لگاتار دو ہفتہ تک سیون کرنا
چاہیئے۔ اگر اس کے زیادہ استعمال سے کوئی تکلیف واقع ہو تو
بیمار کو گلقند کھلانا چاہیئے۔

پوہکر مول

(Iris Germanica.)

سنسکرت پشکر مول۔ کاشمیر۔ ہندی۔ پنجابی پوہکر مول۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی پشکر مول۔ انگریزی Oris Root کہتے ہیں۔ یہ بھی کُٹھ کی قسم کی چیز ہے۔ اور کشمیر میں زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ یہ کُٹھ کی نسبت کچھ سفیدی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ کُٹھ کی طرح اس میں سے بھی ایک قسم کی خوشبو آتی ہے۔ اس کے چورن کی مقدار بچوں کے لئے ۲ سے ۴ رتی تک۔ بڑوں کے لئے ۲ ماشہ تک اور کاڑھا ایک تولہ تک دے سکتے ہیں۔ نمونیہ میں اس کے چورن کو شرنگ بھسم کے ساتھ ملا کر دے سکتے ہیں۔ درد والی جگہ پر اس کا لیپ لگانا مفید ہے۔ جن کو بلغمی کھانسی ہو۔ اور بلغم بہت خارج ہوتی ہو۔ اُن کو اس کا چورن بادام روغن یا شہد کے ساتھ دینا بہت ہی مفید ہے۔ تھوڑی مقدار میں یہ دل کو طاقت دیتا ہے۔

ستیاناشی

(Argemone Mexicana.)

سنسکرت کنٹو پرنی۔ ہیم کھیشری۔ ہندی پنجابی۔ ستیاناشی بنگالی چوک۔ مراٹھی کاٹیے دھوترا۔ گجراتی دامڑی۔ انگریزی میں (Gamboge thistle) کہتے ہیں۔ اس کا پودہ ۲ سے ۴ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پتے اور ٹہنیوں کو کانٹے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ موسم برسات کے آخیر میں اگتا ہے۔ پھول پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور ۵ سے ۷ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کی پھلی ایک انچ لمبی ہوتی ہے۔ جو کہ چار حصوں میں بٹی ہوئی ہوتی ہے۔ پھول اور پتوں کو توڑنے سے پیلے رنگ کا دودھ نکلتا ہے اس کے بیجوں کا تیل نکالا جاتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل روگوں کے کام آتا ہے۔ اس کی جڑ کو "چوک" کہتے ہیں۔ مقدار ۱ سے ۳ ماشہ تک شہد کے ساتھ دیں۔ تیل کی مقدار ۵ سے ۲۰ بوند تک بتاشے میں ڈال کر دیں۔ ستیاناشی کے پنچانگ کی راکھ

بنالیں۔ پھر اُس کو آٹھ گنا پانی میں گھول لیں۔ دن میں ۵، ۶ بار
پانی کو اچھی طرح ہلا لیں۔ اِس کے بعد اِس پانی کو نتھار لیں۔
اِس نتھرے ہوئے پانی کو چار تہ کے کپڑے سے ۳ بار چھانیے
پھر اُس پانی کو قلعی کی ہوئی کڑاہی میں ڈال کر کھار بنالیں۔ اِس
کھشار کو ایک رتی لیکر ایک ماشہ مقطر پانی میں گھول کو ناڑ
میں انجیکشن کریں۔ اس سے پارے کی وجہ سے جسم میں
جو خرابی ہوگی دور ہوجاوے گی۔ آتشک میں اِس کا ٹیکہ بہت
مفید ثابت ہوا ہے۔ اِس کے پودے کو پانی سے گھوٹ کر
اور کالی مرچ ملا کر پلانے سے پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے
اور جسم سے زہریلا مادہ نکل جاتا ہے۔ اِس کے دودھ کی ۵
سے ۱۰ بوند تک مقدار ہے۔ یہ جلودھر کی مجرب دوا ہے۔
اِس کے بیج اور دودھ کو زیادہ مقدار میں نہ دینا چاہئے
کیونکہ قے آنے کا خطرہ ہے۔ اور یہ نشیلی بھی ہوتی ہے۔ درد
پھوڑہ پھنسی۔ اور چمبل پر اِس کا دودھ لگانا بہت فائدہ مند
ثابت ہوا ہے۔ جو وید ٹیکہ نہ کر سکتے ہوں۔ اُن کو ستیاناشی
کا رس نکال کر اور پانی ملا کر عرق نکال لینا چاہئے۔ اِس عرق
کو اسے ۱/۲ تولہ تک پینے سے آتشک دو ہفتہ میں ٹھیک ہوجاتا

ہے۔ جن لوگوں کو دمہ کی زیادہ تکلیف ہو۔ لیکن صحت اچھی ہو۔ اُن کو پہلے اس کے دودھ یا بیجوں کی زیادہ مقدار دے کر قے کروا لینی چاہیے۔ پھر تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینا چاہیے۔ اس سے دمہ اور بلغمی کھانسی کو لابھ ہوتا ہے۔ سرمہ میں اس کی جڑ کا استعمال ہوتا ہے۔

کاکڑا سنگھی

(Pistacia Integerima.)

سنسکرت۔ اج شرنگی۔ کرکٹ شرنگی۔ ہندی پنجابی۔ کاکڑ سنگی۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ کاکڑا سنگھی۔ اس کا درخت جہالپتا کے درخت سے ملتا جلتا ہے۔ اس کا پھل بکری کے سینگوں کی طرح ہوتا ہے۔ شروع میں موٹا اور آخر میں پتلا اس کا رنگ براؤن ہوتا ہے۔ لیکن اس کو پیسنے پر لال رنگ

ہوجاتا ہے۔ اس کو دبانے سے جلدی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس میں سے ایک قسم کی خوشبو آتی ہے۔ اس سنگھی کے نیچے سے ایک قسم کا سفید رنگ کا جالا نکلتا ہے۔ حکیموں کا خیال ہے کہ یہ اس سنگھی کو جو جانور بناتا ہے اُن کے جسم کی دھولی ہے۔ مقدار ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک شہد۔ عرق گاؤزبان۔ چائے کے ساتھ دیں۔ اس کا زیادہ استعمال کھانسی میں ہوتا ہے۔ جن بچوں کی چھاتی سان سان کرتی ہو۔ اُن کو کاکڑا سنگھی اور پپلی داچینی ہموزن ملا کر شہد کے ساتھ چٹا دیں۔ اگر بچہ بڑا ہو۔ تو منقے کے دانے میں ڈال کر دیں۔ اس سے کھانسی اور بلغم کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ شرنگیادی چورن بڑی مجرب دوا ہے۔ جو کہ کھانسی اور دمہ زکام میں دی جاتی ہے۔ اس کو ہچکی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔ کاکڑا سنگھی۔ ترپھلا (ہرڑ۔ بھیڑہ۔ آملہ) مگھ۔ کالی مرچ۔ سونٹھ۔ اتیس کٹڑی۔ پوہکر مول۔ ناگر موتھا۔ اور پانچوں نمک ملا کر چورن کر دیں۔ یہ چورن بچوں کے نمونیہ کی بیماری میں بھی دے سکتے ہیں۔ اگر زیادہ تکلیف ہو۔ تو ساتھ میں تھوڑی سی کستوری ملا لیں۔ سینہ پر کسی گرم تیل کی مالش کریں۔ اور روئی باندھ

کر لگاتار گرم اینٹ سے یا پانی کو گرم کر کے کسی بوتل میں ڈال کر اس بوتل سے گرمائی پہنچاتے رہیں۔

کائے پھل

(Myrica Sapida.)

سنسکرت کٹپھل۔ بھدرا۔ ہندی۔ پنجابی۔ کائے پھل کائفل بنگالی کائے چھال۔ مراٹھی سال۔ فارسی اودل داک۔ انگریزی میں (The Box Myrtle) کہتے ہیں۔ یہ ایک آم کی طرح کا درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے بھی آم کی طرح ہوتے ہیں۔ جو پہاڑوں میں بہت پایا جاتا ہے۔ اس درخت کی چھال کو کائے پھل کہتے ہیں۔ جو کہ کیکر کی چھال سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن موٹائی میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا ذائقہ بھی کیکر سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے چورن کو ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک شہد کے ساتھ چاٹنے سے کھنسی

بخار اور کھانسی رفع ہو جاتی ہے۔ اس کو کوٹ کر باریک چھلنی سے چھان لیں۔ اس کو نسوار کی طرح استعمال کریں۔ اس سے چھینکیں خوب آتی ہیں۔ نزلہ کی وجہ سے جو بھی تکلیف ہو کافور ہو جاتی ہے۔ آدھا سیسی یعنی جو درد آدھے سر میں ہو۔ اور سورج چڑھنے پر زیادہ ہو۔ اور غروب ہونے پر بند ہو جاوے۔ اُس کے لیئے یہ مجرب اور لاثانی دوا ہے۔ ترکیب استعمال مندرجہ ذیل ہے۔

سورج نکلنے سے پہلے رفاہ حاجت سے فارغ ہو کر ہاتھ منہ دھو کر اس کی نسوار لے لیں۔ جب چھینکیں آ جاویں تو مریض کو کوڑی کی بھسم اگر گرمی زیادہ ہو۔ تو بکری کے دودھ کے ساتھ مصری ملا کر۔ اور اگر بلغم زیادہ ہو تو گلاب جامن یا جلیبی کے ساتھ دیں۔ ایک دن میں ہی سورج آورت (آدھا سیسی) دور ہو جاوے گا۔ معجزہ ہے۔ ایک سیر کافل کی چھال لے کر موٹا سا چورن کریں اس میں ۱۶ سیر پختہ پانی ڈال کر ابالیں۔ جب پانی ۴ سیر پختہ رہ جاوے تو اتار کر کپڑے سے دو بار چھان لیں۔ اس کے بعد اُس پانی کو پھر گرم کرنا شروع کریں۔

جب گاڑھا ہو جاوے۔ تو نیچے اتار لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اُس میں ایک پاؤ عمدہ شہد ملا لیں۔ یہ آیورویدک گلیسرین بن جاتی ہے۔ جو کہ گلے کی ہر ایک تکلیف کے لئے مفید ہے۔ کئی لوگوں نے اس کا نام کنٹھ پی یوش رکھا ہوا ہے۔

بھرنگی

(Clerodendron Seratum.)

سنسکرت پدما بھارنگی۔ ہندی۔ پنجابی۔ بھرنگی۔ بنگال وامن ہاری۔ گجراتی بھرنگی۔ اس کے درخت جنگلوں میں ہوتے ہیں۔ اس کے تنے کے ساتھ ٹہنیاں نہیں ہوتیں۔ پتے تنے کے ساتھ ہی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بیر کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول لال رنگ لئے ہوئے سفید ہوتے ہیں۔ پھل خوبصورت لال رنگ کا ہوتا ہے۔ اور چار حصوں میں بٹا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے درخت کی

چھال کا چورن اور کاڑھا دوائیوں کے کام آتا ہے۔ مقدار ۴ رتی سے ۳ ماشہ تک کاڑھا ایک سے ۲ تولہ تک۔ زیادہ تر کھانسی اور زکام کی تکلیف میں کاکڑا سنگی۔ بنفشہ اور گاؤزبان ملا کر اس کا کاڑھا دیا جاتا ہے۔ اکیلے کا استعمال بہت کم لوگ کرتے ہیں۔

پھانگنڈی پتھر چوڑ

(Coleus Aromaticuss.)

سنسکرت پاشان بھید۔ اشم گھن۔ ہندی پتھر چوڑ۔ پنجابی پتھر چٹا۔ پتھر پھوڑ۔ بنگالی پاتھر چُری۔ مراکٹی۔ گجراتی پاشان بھید۔ فارسی گوشاد۔ انگریزی میں (Iniap) کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک پہاڑی علاقہ میں چٹانوں اور پتھروں کے بیچ میں جو لگ بھگ ۳ فٹ تک اونچا ہوتا ہے دوسرا میدانی علاقہ میں جو ایک ڈیڑھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے

دوائیوں میں پہاڑی علاقے والے کی جڑ کام میں آتی ہے۔ اس
کے پتے گول ہوتے ہیں۔ اور کناروں سے تھوڑے تھوڑے
کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پتے موٹے بہت ہوتے ہیں۔ بڑے
کی جڑ کا چورن ۸ رتی سے ۶ ماشہ تک۔ ٹھنڈے پانی۔ دودھ
کی لسی وغیرہ سے دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس کے نام سے
معلوم دیتا ہے۔ کہ یہ پتھر چیدیا پتھر پھوڑ ہے۔ یعنی اس
کے چورن کا لگاتار استعمال کرنے سے گردے میں جو پتھری
ہوتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ پیشاب کے رستے باہر نکل جاتی
ہے۔ جب درد گردہ کی زیادہ تکلیف ہو۔ تو پاشان بھید۔
سونٹھ۔ گلو۔ ہرڑ۔ گوکھرو۔ اور شتاور کا کاڑھا بنا کر دن
میں تین چار بار دینا چاہیے۔ اس سے پیشاب زیادہ مقدار
میں آتا ہے۔ اور ساتھ ہی کنکر گردے سے نکل کر مثانہ
میں آجاتا ہے۔ اور وہاں سے پیشاب کے ساتھ باہر نکل
آتا ہے۔ اگر کسی کو رکت پت۔ نکسیر کی زیادہ تکلیف ہو۔ تو
اس کے چورن کا ماتھے پر لیپ کرنا چاہیے۔ اس سے خون
آنا بند ہو جاتا ہے۔ کئی عورتوں کو گربھ آشیہ سے زیادہ
خون آتا ہے۔ ان کو اس کے چورن کا کو رکھ کر کے ڈوشش

دستی کرنی چاہئے۔ پھنڈوں پر پتے گرم کر کے باندھیں
پھوڑے پھٹ جاویں گے۔

دھائے کے پھول

(Wood fordia - floribunda.)

سنسکرت دھاتکی - وہنی جوالا - ہندی پنجابی دھائے کے
پھول - بنگالی دھائی پھول - مراٹھی دھائٹی پھول - گجراتی
دھاورٹیہ پھول - فارسی گل دہا کہتے ہیں - اس کے پیڑ چھوٹے
چھوٹے ہوتے ہیں - پتے انار کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں -
اس کے پھول پتے کے نیچے سے نکلتے ہیں - جو ۵ سے ۱۵
تک ہوتے ہیں - ایک پھول کی چھ چھ پنکھڑیاں ہوتی ہیں -
پھول کا رنگ لال ہوتا ہے جو بسنت کے موسم میں نکلتے
ہیں - ان دنوں درخت لال ہی لال نظر آتا ہے - اس لئے

اس کو وہنی جوالا (یعنی آگ کی جوالا) کہا گیا ہے۔ مقدار ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک دستوں کی تکلیف میں دیا جاتا ہے۔ آیور ویدک آسوارشٹ جتنے بھی بنتے ہیں۔ اُن میں اس کے پھول ڈالے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اُن میں (Alkohal) زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

مجیٹھ

(Rubia Cordifolia.)

سنسکرت منجشٹھا۔ سمنگا۔ ہندی مجیٹھ۔ بنگالی مراٹھی گجراتی۔ منجیٹھ۔ انگریزی Indian Madder

یہ ایک قسم کی بیل ہے۔ جو دس پندرہ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ اس کے پتے گول ہوتے ہیں۔ اس بیل کو سکھا کر چھوٹے ٹکڑے کر لیتے ہیں۔ جو کہ لال

رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور بازار میں بکتے ہیں۔ اس کی جڑ زیادہ لال ہوتی ہے۔ اور رنگنے کے کام آتی ہے۔ اس کے چورن کی مقدار ۴ رتی سے ۳ ماشہ تک ہے۔ اور کاڑھے کی مقدار ایک تولہ تک ہے۔ اس کا سب سے مشہور نسخہ برہت منجشٹھا آدی کواتھ ہے۔ جو کہ خارش۔ خون کی خرابی۔ درد۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے بڑا مجرب ہے نسخہ مندرجہ ذیل ہے مجیٹھ۔ ناگر موتھا۔ کٹج چھال۔ گلو۔ کٹھ۔ سونٹھ۔ بھرنگی چھوٹی کٹیری۔ وچ۔ نیم کی چھال۔ شتاور۔ دارو ہلدی۔ ہرڑ۔ بھیڑہ۔ آملہ۔ پٹول پتر۔ کوڑ۔ مورد۔ وائے وڈنگ وجے سار۔ چیتے کی چھال۔ شتاور۔ ترائمان۔ گمبھ۔ اندر جو۔ اڑوسا۔ بھانگرا۔ ودیار۔ پاٹھا۔ کتھا۔ لال صندل۔ تروی۔ ورنا کی چھال۔ چرائتہ۔ باوچی۔ املتاس کا گودا۔ آکھوٹ کی چھال۔ بکاین۔ کرنجوا۔ اتیس۔ سگندھوالا۔ تونبہ کی جڑ۔ عشبہ۔ بہت پاپاپڑا۔ ان سب چیزوں کو ہموزن لے کر کاڑھا بنا کر دیں۔ یہ مندرجہ بالا روگوں کے علاوہ شروع شروع کا کوڑھ۔ وات رکت (گاوٹ) آتشک۔ اور جسم میں کسی جگہ کا سن ہو جانا اس ۔ کاڑھے کے استعمال

کرنے سے آرام آتا ہے۔

(Carthamus Tinctorius)

سنسکرت کسمب۔ وشتر رنجک۔ ہندی کسمبا۔ بنگالی کسمبا
پھول۔ مراٹھی کرادپانچ پھول۔ گجراتی کسمبو۔ کہتے ہیں۔
اس کی کھیتی ہوتی ہے۔ اس کو شروع سردیوں میں
بیج دیتے ہیں۔ اور زیادہ سردیوں میں پھول پڑ جاتے
ہیں۔ اس کے پتے ملائم۔ کانٹے دار اور لمبے ہوتے ہیں۔
پھول کا رنگ کیسر کی طرح ہوتا ہے۔ اس کا بیج جو کی طرح
ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ موٹا ہوتا ہے۔ ایک طرف
موٹا ہوتا ہے اور دوسری طرف باریک۔ اس کے بیجوں
کی مقدار ۳ رتی سے ۶ ماشہ تک ہے۔ اس کو گرم پانی

کے ساتھ دینے سے تبض دور ہو جاتی ہے۔ اس کے بیجوں کا تیل نکال کر جس جگہ پر درد ہو ملنا چاہیئے۔ اگر جسم کے کسی حصے میں قوت حس کم ہو گئی ہو تو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے پھولوں کا سفوف ۳ سے ۶ ماشہ تک ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلانے سے کاملہ روگ کافور ہو جاتا ہے۔

لاخ

(Coccus Lacca.)

سنسکرت لاکھشا۔ جتو۔ ہندی۔ لاخ۔ بنگالی۔ لاہا۔ مراٹھی۔ گجراتی لاخ۔ فارسی لاک۔ عربی لک۔ انگریزی میں (Shallac.) کہتے ہیں۔ یہ کئی قسم کے درختوں پر پائی جاتی ہے۔ رنگ براؤن ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ پیپل اور بیری کے درختوں پر پائی جاتی ہے

درختوں کی تاثیر کی وجہ سے لاکھ کے گنوں میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ مثلاً بیر کے درخت کی لاکھ خون کو بند کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ جن کو تھوک کے ساتھ خون آتا ہو اُن کو اسے ۲ ماشہ تک بکری کے دودھ کے ساتھ دینا چاہئے۔ اِس سے تھوڑے ہی دنوں میں خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ پیپل کی لاکھ کا سیون کرنے سے ویرج کی تکلیف دور ہوتی ہے۔ آیوروید میں اس کا تیل بھی بنایا جاتا ہے۔ لاکھشا آدی تیل اور مہالاکھشا آدی تیل بڑے مشہور تیل ہیں۔ جو کہ پرانے بخاروں میں تتھا تپ دق میں مالش کے کام آتے ہیں۔ اور بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ہر ایک فارمیسی سے مل سکتے ہیں۔

ہلدی

(Curcuma longa.)

سنسکرت ہردرا۔ کانچنی۔ ہندی ہلدی۔ بنگالی ہلُد۔

مراٹھی ہلد۔ گجراتی ہلدہ۔ فارسی زرد چوب۔ انگریزی میں (Turmeric) کہتے ہیں۔ یہ کھیت میں بوئی جاتی ہے۔ اس کا پودا ایک ڈیڑھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے ادرک کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ پتوں کو توڑ کر ملنے سے آم کی طرح خوشبو آتی ہے۔ اس پودے کی جڑ میں گچھوں کی طرح ہلدی کی گانٹھیں ہوتی ہیں۔ ان گانٹھوں کو ابال کر سکھا لیں۔ یہی ہلدی کہلاتی ہے۔ اس کا سب سے اچھا اثر پرمیہ یعنی دیرج کی بیماریوں میں دیکھا گیا ہے۔ اس کا رس اسے ۶ ماشہ تک دینے سے پیشاب کے ساتھ منی کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے۔ تازہ ہلدی کو لے کر کوٹ لیں پھر اس کو گھی میں بھون لیں اس کے بعد اس کا کیڑ مہان چورن کر کے کھانڈ ملا کر ایک سے ۵ تولہ تک کھا دیں۔ اس سے خون کی خرابی جاتی رہتی ہے جن کے پیٹ میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کو اس کا چورن شہد کے ساتھ دینا لابھکاری ہے۔ اگر کسی جگہ چوٹ لگ جاوے۔ اور خون بند نہ ہو۔ تو ہلدی کا سفوف اس جگہ پر ترکنا چاہیے۔ جب جونک کے لگانے

سے خون بند نہ ہو۔ تو بھی اس کا چورن لگانا چاہیے۔ کبھی بار دانت نکلوانے کے بعد اُس جگہ سے خون بند نہیں ہوتا۔ اُس حالت میں ہلدی کے چورن کو گرم گھی میں ملا کر اُس جگہ پر لگانے سے ایک ہی بار سے آرام آجاتا ہے۔ بہت مجربہ ٹوٹکہ ہے۔ دہی کے ساتھ اِس کا چورن کھلانے سے پیلا پن کا ملہ روگ جاتا رہتا ہے۔ ہردرا کھنڈ آیور وید کا بہت مجرب نسخہ ہے۔ جو کہ بہت دیر کی شپاکی (شیت پت) کی تکلیف کو آرام دیتا ہے۔ نسخہ مندرجہ ذیل ہے:۔

ہلدی۔ ترودی۔ ہرڑ۔ سولہ سولہ تولے۔ دار و ہلدی۔ ناگرموتھا اجوائن۔ اجمود۔ چیتے کی چھال۔ زیرہ۔ کٹکی۔ تگر۔ سونٹھ۔ الائچی دارچینی۔ تیج پتر۔ وائے وڈنگ۔ گلو۔ اڑوسا۔ کٹھ۔ ہرڑ کا گودا۔ بھیڑہ۔ آملہ۔ چبب۔ دھنیا۔ لوہ بھسم۔ ابرق بھسم ہر ایک دوا آدھ آدھ تولہ کھانڈ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) تولہ سب چیزوں کو کپڑ چھان کر کے کھانڈ کی چاشنی بنا کر اُس میں ملا دیں۔ شپاکی کے مریض کو آدھ سے ایک تولہ تک ٹھنڈے پانی کے ساتھ دن میں تین بار دیں سبھی تکلیف رفع ہو جاوے گی۔

آمبا ہلدی

(Curcuma Aromatica)

سنسکرت دارد آمر گندھا۔ ہندی آمبا ہلدی۔ بنگالی آم آدا۔ مراٹھی آنبے ہلد۔ گجراتی۔ آنبا ہلدر۔ انگریزی میں (Mango Ginger) کہتے ہیں۔ یہ جنگلوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اب لوگ کھیتوں میں بھی بو دیتے ہیں۔ اس کے پتے ہلدی کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ صرف اس کے پتے کچھ گول اور زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ لال رنگ کی ہوتی ہے۔ اور سوکھنے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ اس کا استعمال زیادہ تر مرہموں میں ہوتا ہے۔ یہ زخم کو صاف کرنیکی مجرب دوا ہے۔ خارش کے لئے جو دوائی ملنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ اس میں اس کا پریوگ کرنے سے دوائی کی طاقت بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہ خارش کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پارہ۔ گندھک۔ نیلا تھوتھا۔ چوک

ہڑتال۔ بادچی۔ آمبا ہلدی۔ کٹھ ملا کر کوٹ کر سفوف بنالیں
تر خارش پر تیل میں ملا کر اور خشک پر مکھن کے ساتھ ملا کر
مالش کریں۔ اس سے خارش نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ صرف
تین دن لگتے ہیں۔ مریض کے کپڑے گرم پانی میں ابال لینے
چاہئیں۔ اور دوائی ملنے کے بعد ایک گھنٹہ دھوپ میں بیٹھنا
چاہیے۔ اس کے بعد غسل کرنا چاہیے۔ اور نئے دھوئے ہوئے
کپڑے پہنے۔

دارو ہلدی

(Berberis Aristata.)

سنسکرت داروی۔ دارو ہردرا۔ ہندی دارو ہلدی۔
بنگالی دارو ہردرا۔ مراٹھی دارو ہلد۔ گجراتی دارو ہلدر۔
فارسی دار و چوب۔ انگریزی میں (Berberis)
کہتے ہیں۔ یہ پہاڑوں میں جھاڑ کی شکل میں ہوتا ہے۔

اِس کا جھاڑ ۷، ۸ ہاتھ اونچے ہوتے ہیں۔ لیکن ٹہنیاں جھک کر زمین پر لگ جاتی ہیں۔ جھاڑ کانٹے دار ہوتا ہے۔ پتے مہندی کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول پیلے رنگ کے چھ دل والے ہوتے ہیں۔ پھل پیپل کے پھل کی مانند ہوتا ہے۔ اور کچھ کھٹا اور کسیلا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے اِس کا چورن ایک سے چھ ماشہ تک اور کاڑھا دو تولہ تک دے سکتے ہیں۔ موسمی بخار کو روکنے کے لئے یہ اچھی دوا ہے لیکن کونین سے کم اثر رکھتی ہے۔ جب جلودر کی تکلیف ہو تو اِس کا کاڑھا دن میں تین چار بار پلانا چاہئے۔ اِس سے پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اور تکلیف میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ یہ خون کی خرابی کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اس کا کاڑھا لگاتار ایک ہفتہ پینے سے بدن کی خارش جاتی رہتی ہے۔ کھدراشٹ میں اس کی جڑ کا چورن پڑتا ہے۔ جو کہ مصفا خون دوا ہے۔

رسونت

(Extract Berberis)

سنسکرت رسانجن - ہندی - رسونت - بنگالی رس وت

گجراتی رسس ونتی - مراٹھی رسانجن کہتے ہیں - دار ہلدی

کے ایک سیر بورادہ میں سولہ سیر پختہ پانی ڈال کر ابال لیں

جب پانی چوتھا حصہ رہ جاوے - تو اس میں ۴ سیر دودھ

ڈال کر ابالیں - جب گاڑھا ہو جاوے - تو اتار لیں - یہی

اصلی رسونت ہے - کئی دودھ زیادہ ڈالتے ہیں -

اس حالت میں اس میں گھی کا حصہ زیادہ مل جاتا ہے اور

اس کے گن کم ہو جاتے ہیں - بازار میں جو رسونت بکتی ہے

اس میں مٹی بہت ہوتی ہے - اور کئی بیوپاری اس میں

راب ملانے لگ پڑے ہیں - جس وجہ سے اس کا اثر بہت

کم ہوتا ہے - لیکن اگر مندرجہ بالا طریقہ سے خود نہ بنا سکیں

تو بازار سے رسونت لے کر گرم پانی میں گھول لیں - پھر

اُس کو دو۔تین بار نتھار لیں۔ اس کے بعد دو دفعہ موٹے
کپڑے سے چھان کر گرم کر لیں۔ یہ بھی عمدہ قسم کی رسانجن
بن جاتی ہے۔ رسونت پھٹکڑی۔ نمک۔ ہرڑ۔ اور افیون اس
کا لیپ آنکھ کے اوپر کرنے سے آنکھ کی سوزش اور لالی کو
آرام آتا ہے۔ شدھ رسونت ایک پاؤ۔ کچی پھٹکڑی ایک
چھٹانک۔ نیلہ تھوتھا ایک تولہ۔ افیون ایک تولہ۔ عرق گلاب
ایک سیر۔ رات کو تین پاؤ عرق میں رسونت کو اور ایک پاؤ عرق
میں افیون گھول دیں۔ پھٹکڑی اور نیلے تھوتھے کا باریک
چورن کر کے رکھ لیں۔ رسونت اور افیون کو کپڑے سے
۲، ۳ بار چھان کر پھٹکڑی میں ملا دیں۔ پھر سب چیزوں کو
اچھی طرح حل کر کے ایک بار کپڑے سے چھان کر شیشی میں
ڈال دیں۔ ایک دو بوند دن میں دو دفعہ آنکھ میں ڈالنے
سے ککرے۔ لالی۔ آنکھ کا دکھنا۔ سوجن وغیرہ دور ہو جاتی
ہے۔ رسونت اور قلمی شورہ ہموزن لے کر مُولیوں کے رس
سے کھرل کریں۔ چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک سے
تین گولیاں دن میں دو بار باسی پانی کے ساتھ دیں اس
کے کھانے سے خونی بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔ رسونت کو

۳۲ گنا پانی میں حل کر کے زخموں کو دھونا مفید ہے۔ رسونت کو پانی میں گھول کر پلانے سے خون کو صاف کرتی ہے۔ اور جسم کے پھوڑے پھنسیوں کو سکھا دیتا ہے۔ رسونت۔ افیون۔ پوست لودر۔ کچور۔ پھٹکڑی۔ سوہاگہ۔ اِس کی پوٹلی سے آنکھ پر ٹکور کرنی چاہیئے۔ آنکھ درد۔ پانی زیادہ آنا۔ سوزش۔ لالی۔ وغیرہ ایک دن میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ہلدی کی ایک اور قسم ہے۔ جس کو بن ہلدی کہتے ہیں۔ جو کہ جنگلوں میں ہوتی ہے۔ وات رکت میں دی جاتی ہے۔

باوچی

(Psoralia Corylifolium)

سنسکرت واکوچی۔ سوم راجی۔ ہندی باوچی۔ بنگالی سوم راج۔ گجراتی۔

مراٹھی بادچی۔ انگریزی میں Psoralea Corylifolia
کہتے ہیں۔ اس کا پودا ایک سے چار فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اکثر
بیساکھ۔ جیٹھ میں اس کا پودا سوکھ جاتا ہے۔ اور موسم برسات
میں بیج زمین میں گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ دوبارہ پودا
نکل آتا ہے۔ اگر پودے کو پانی ملتا رہے۔ تو چار پانچ سال
تک بھی پودا ہرا رہتا ہے۔ اور اونچا چھ سات فٹ تک ہو جاتا ہے
اس کے پتے ایک سے ۳ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ پھولوں کے
گچھے لگتے ہیں۔ اور اس کے بعد کالے رنگ کے بیج نکلتے ہیں
جو کہ مسور کی دال کے آدھے حصے کے برابر ہوتے ہیں۔ رنگ
سیاہ ہوتا ہے۔ مقدار ایک دو ماشہ تک۔ یہ خون کی خرابی۔
پھلبہری۔ انتڑیوں کے کیڑے مارنے کے لئے مجرب دوا ہے۔
اس کا دو طریق سے استعمال ہوتا ہے۔ کھانے کے لئے اور
باہر لیپ لگانے کے۔ لئے پھلبہری میں بادچی اور لال چترک۔
کو سفید جگہ پر (ان میں دو دو تولہ) گائے کے پیشاب میں گھس
کر لیپ کرنا چاہئے۔ اس جگہ پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ بعد میں
مکھن لگانا چاہئے۔ بڑی مجرب دوا ہے۔ بادچی اور مولی کے

بیجوں کو ہموزن لے کر کپڑ چھان چورن کر لیں۔ اس کو کھٹے دہی کے
ساتھ بدن پر ملنے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر کشٹم یعنی بدن پر
سفید سفید چھوٹے چھوٹے داغ ہو جاتے ہیں جاتے رہتے ہیں۔
لاکھوں بار کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ خارش کی بیماری میں پارہ
گندھک۔ باوچی۔ کٹھ۔ ہرتال ورقیہ۔ نیلا تھوتھا۔ چوک۔ ان
کے چورن کو کوٹ کپڑ چھان کر کے تر خارش پر تیل کے ساتھ اور
خشک پر مکھن کے ساتھ لگانا از حد مفید ہے۔ ہزاروں مریض
اس نسخہ سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اس کے چورن کو ۴ رتی
سے ۲ ماشہ تک شہد کے ساتھ دینے سے خون کی خرابی۔ خارش
داد وغیرہ کی تکلیف جاتی رہتی ہے۔ باوچی کا تیل بھی نکالا جاتا
ہے اس کی خوراک ۵ سے ۱۵ بوند تک ہے یہ کھا بھی سکتے
ہیں اور باہر داد۔ چمبل وغیرہ پر لگا بھی سکتے ہیں۔

پنواڑ کے بیج

(Cassia Obtusifolia.

سنسکرت چکرمرد۔ دَدرو گھن۔ ہندی پنواڑ۔ پنجابی ایلوں۔

بنگالی چاکندے۔ مراٹھی ترونا۔
گجراتی کوورد ہیو۔ فارسی
تخس بوبا۔ انگریزی میں
(Oval leaved
cassia.)
کہتے ہیں۔ یہ بھارت ورش
کے سب پرانتوں
میں پایا جاتا ہے۔ اس
کا پودا برسات میں خود بخود
اگتا ہے۔ اور برسات کے بعد سوکھ جاتا ہے۔ اس کی اونچائی
ا سے ۳ فٹ تک ہوتی ہے۔ شاکھائیں پر شاکھائیں ہوتی ہیں۔
پتے ٹہنیوں پر تین تین چار چار جوڑیوں میں ہوتے ہیں۔ پتے ایک
سے ۱½ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ پھول پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔
پھلیاں ۴ انچ سے ۱۰ انچ تک ہوتی ہیں۔ ان میں سے میتھی کی
طرح بیج نکلتے ہیں۔ پھلیاں کچھ ٹیڑھی ہوتی ہیں۔ سردیوں میں
یہ پھلیاں پھٹ جاتی ہیں۔ اور زمین میں گر پڑتی ہیں۔ اس کا
زیادہ تر استعمال داد کی بیماری میں کیا جاتا ہے۔ حکیم کہتے

ہیں۔ داد کو اس کو مردیں مارنے والا۔ اس لئے سنسکرت میں اس کو چکرمرد کہا گیا ہے۔ اس کے چورن کو سرکہ میں ملاکر داد میں لگایا جاتا ہے۔ خارش دو تین دفعہ لگانے سے بند ہوجاتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ نیلا تھوتھا۔ سوہاگہ۔ کتھا۔ پھٹکڑی اور کالی مرچ ملالی جاوے۔ تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ کئی پرانتوں میں اس کے پتوں کا ساگ کھاتے ہیں۔ بچھو کے کاٹنے پر اس کے چورن کو لگانا چاہئے۔ اور پتوں کے رس کو پلانا چاہئے ڈاکٹروں نے اس کا تیزاب تیار کیا ہے جس کا نام chrysophanic acid ہے جو کہ Vasline میں ملاکر داد کی مرہم بناکر استعمال کرتے ہیں۔

(Aconitum Heterophyllum)

سنسکرت۔ اتی وشا۔ وِشا۔ پرتی وشا۔ ہندی۔ اتیس بنگالی آتیچ۔ مراٹھی اتی وش۔ گجراتی اتی وش۔ یہ ہمالیہ پہاڑ میں

۷۰۰۰ سے ۱۵۰۰۰ ہزار فٹ تک کی بلندی پر ہوتی ہے۔ اس
کا پودا ایک سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ ڈنڈی سیدھی اور
پتوں سے گھری ہوئی۔ پتے ۲ سے ۴ انچ چوڑے۔ گول۔ کٹے
کنارے والے ہوتے ہیں۔ پھول ایک سے ڈیڑھ انچ لمبے ہوتے
ہیں۔ جڑ اوپر موٹی اور نیچے باریک ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ
اوپر سے بھورسلا اور توڑنے پر سفید نکلتا ہے۔ ایک سے ڈیڑھ انچ
تک لمبی اور ۱/۲ انچ تک موٹی ہوتی ہے۔ کبھی کڑوی اور میٹھی
بھید سے دو قسم کی مانتے ہیں۔ اور ایسی سفید اور کالی بھید سے
دو قسم کی مانتے ہیں۔ اس کی مقدار ۴ رتی سے ۴ ماشہ تک ہے۔
دودھ۔ پانی اور شہد کے انوپان سے دے سکتے ہیں۔ اس کا
استعمال [illegible] تر بچوں کی بیماریوں میں کیا جاتا ہے۔ اتیس۔ کاکڑا
سنگھی۔ مگھ اور ناگر موتھا ہموزن لے کر چورن کر لیں۔ یہ شہد
کے ساتھ دینے سے بچوں کے بخار کھانسی اور دستوں میں فائدہ
کرتا ہے۔ اتیس۔ ناگر موتھا۔ کاکڑ سنگھی۔ اور کرنجوا کی گری اسکو
کڑ سک کے کواتھ کے ساتھ بھاونا دیکر گولیاں بنالیں۔ اس کا نام
بال کلیان گولیاں ہے۔ یہ بچوں کی کھانسی۔ دست۔ قے آنا
اور پرانے بخاروں کے لئے بہت مفید ہے۔ ملیریا بخار

میں لگاتار دو۔ تین دن تک اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اتیس اور وائے وڈنگ کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ دینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ جس جگہ پر بچھو۔ بھڑ۔ مکھی۔ مکڑی۔ کاٹ جائے۔ اس جگہ پر اتیس کو گائے کے پیشاب میں رگڑ کر لگانا لابھکاری ہے۔ اس سے سوجن اور درد جلد ٹھیک ہو جاتی ہے۔

لودر

(Symplocos Racemosa.)

سنسکرت۔ لودھ۔ شاور۔ ہندی پٹھانی لودر۔ بنگالی۔ لودھ کا مراٹھی لودھ۔ گجراتی لودر۔ عربی موگام۔ یہ پہاڑی درخت ہے جس کے پتے بڑے لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی چھال کو لودر کہتے ہیں۔ اس کے پھول سفید اور پیلے ہوتے ہیں۔ اس کی مقدار ایک سے چھ ماشہ تک ہے۔ (انوپان) بکری کا دودھ پانی وغیرہ۔ یہ خون کو روکتی ہے۔ لہذا عورتوں کے پردر روگ

میں دی جاتی ہے۔ گر اس کے ساتھ گیری۔ گوندگیکر گوند کیترا کمرکس۔ الائچی خورد۔ اور سمندر سوف کا چورن ملا لیا جاوے تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے اس نسخہ کو بکری کے دودھ کے ساتھ دینا چاہئے۔ جب آنکھیں پھول جاتی ہیں۔ تو اس کو مشک کافور افیون کے ساتھ ملا کر عرق گلاب میں گھول کر آنکھ پر لیپ کرنا مفید ہے۔ خونی مروڑے اور دوسری قسم کی پیچش اور دستوں میں بھی اس کا پریوگ لابھ دایک ہے۔ اس کے چورن کو لگاتار دہی کے مٹھے کے ساتھ کھانے سے سنگرہنی دور ہو جاتی ہے

(Allium Sativum.)

سنسکرت رسون۔ ملیچھ کند۔ ہندی لہسن۔ پنجابی لسن۔ بنگالی رشن۔ مراٹھی لشون۔ گجراتی لسن۔ فارسی اسیر انگریزی میں (Garlic - root) کہتے ہیں۔ اسکی

کھیتی بھارت ورش میں سب جگہ ہوتی ہے۔ اِس کا پودا ایک سے ۲ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے پتلے نالی کی طرح گول اور لمبے ہوتے ہیں۔ بیچ میں سے ایک ڈنٹھل نکلتا ہے۔ اور اُس کے اوپر سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ جو کہ گچھوں میں ہوتے ہیں۔ جڑ میں کتے کے ناخن کی طرح کئی حصے ہوتے ہیں۔ جو کہ ایک پردہ سے اکٹھے رہتے ہیں۔ وہ اوپر سے اتار دیں۔ تو تریاں علیحدہ علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ مقدار ایک بار میں ۱ سے ۵ تک تریاں دے سکتے ہیں۔ اور اس کا رس ۱ سے ۲ ماشہ تک دے سکتے ہیں۔ یہ کھانے کے کام بھی آتا ہے۔ اور باہر لگانے کے بھی۔ لہسن کو رگڑ کر درد پر لگانے سے درد کافور ہو جاتی ہے۔ کان درد میں تیل کے ساتھ ملا کر کان میں ڈالنا چاہیئے۔ اس کو تیل میں تل کر درد والی جگہ پر مالش کرنی چاہیئے جب سر میں جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ تو اس کے رس سے بال صاف کرنے چاہیئں۔ جوئیں مر جاتی ہیں۔ گنٹھیا پر اِس کے تیل کی مالش بہت مفید ہے۔ لہسن کا رس۔ پیاز کا رس۔ ادرک کا رس ہموزن ایک ایک سیر لے کر اس میں گڑ آدھ سیر اور دھائے پھول آدھ پاؤ ڈال کر گھڑے کا منہ بند کر کے دھان

کے ڈھیر میں بند کر دیں۔ گرمیوں میں سات دن کے بعد کھولیں اچھی طرح ہلا کر پھر بند کر دیں۔ اس طرح تین ہفتے تک کریں بعد میں نتھار کر بوتلوں میں بند کر لیں۔ یہ دمہ کی مجرب دوا ہے۔ مقدار ایک سے دو تولہ تک۔ لہسن۔ شدھ ہینگ۔ شدھ گندھک۔ نمک۔ زیرہ۔ سونٹھ۔ مگھ۔ ہموزن لے کر چورن کر لیں۔ اس کو لیموں کے رس سے بھاونا دے کر گولیاں بنا لیں۔ یہ نشو آدی دٹی ہے یہ بد ہضمی۔ پیٹ کی درد۔ ہیضہ۔ اپھارہ۔ بھوک کا کم لگنا وغیرہ۔ روگوں کے لئے رام بان ہے۔ لہسن کی تریاں گھی میں تل کر کھانے سے درد ریح کا دور ہو جاتی ہے۔ اس کے رس کی نسوار لینے سے بیہوشی ہسٹیریا۔ کا دورہ دور ہو جاتا ہے۔ اس کی تریوں کو دودھ میں ابال کر دودھ پلانے سے تپ دق کی پہلی اسٹیج (درجہ) میں بہت لابھ ہوتا ہے۔

پیاز

(Allium cepa.)

سنسکرت ۔ مکھ دوشنک ۔ پلانڈو ۔ ہندی پیاج ۔ پنجابی گنڈا بنگالی پیاز ۔ مراٹھی ۔ کاندا ۔ گجراتی ڈنگری ۔ انگریزی میں (Bulb Onion) کہتے ہیں ۔ اس کا پودا بھی لہسن کی طرح ہوتا ہے لیکن پتے موٹائی میں کچھ زیادہ موٹے ہوتے ہیں ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک وہ جس کی کھیتی کی جاتی ہے ۔ اور دوسرا جنگلی ۔ پہلی قسم کا سفید و لال رنگ کا ہوتا ہے ۔ اور کھانے کے کام آتا ہے ۔ جنگلی پیاز کا شربت (Syrup Scilla) اور ٹنکچر سلہ (Tincture Scilla) بازار سے ملتا ہے ۔ جو ہاضمہ کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ پیاز کے رس میں برانڈی ملا کر پلانے سے ہیضہ کی بیماری میں بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر برانڈی نہ مل سکے تو شہد ملا کر پلانا چاہئے ۔ اس کے استعمال سے قے ۔ دست ۔ کمزوری ۔ نیند کا نہ آنا ۔ وغیرہ سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں ۔ لال مرچ کا چھلکا ۔ شدھ ہینگ ۔ تکر وسوج ۔ شدھا فیم مشک کافور

سب چیزیں ہموزن لیں۔ سب سے پہلے مکر دھوج کو پیس لیں۔
پھر ہینگ ڈال کر گھسیں۔ اس کے بعد لال مرچوں کے چھلکے کا ایک
چھدن ملا دیں۔ افیم کو پیاز کے رس میں حل کر کے مکر دھوج میں
ملا دیں۔ سب کے آخیر میں مشک کا فور کو ملا کر دو دو رتی کی گولیاں
بنالیں۔ یہ ہیضہ کی مجرب اور لاثانی دوا ہے۔ اس میں پیاز کے
رس کی سات بھاونا دینی چاہئیں۔ مورچھا میں اس کو سنگھایا جاتا
ہے۔ کان کی درد میں اس کے رس کو گرم کر کے ڈالنا چاہئے۔

بھلاوے

(Semecarpus Anacardium.)

سنسکرت بھلاتک۔ آگنی مکھ۔ ہندی۔ بھلاوہ۔ پنجابی بھلاوہ۔
بنگالی بھیلا۔ مراٹھی بِبوا۔ گجراتی بھلاداں۔ فارسی بلادر۔
انگریزی میں (Marking - nut) کہتے ہیں۔ اس کا

درخت ہندوستان کی گرم آب وہوا میں ہوتا۔ اُس کی اونچائی ۲۰ سے ۴۰ فٹ تک ہوتی ہے۔ چھال ایک انچ تک موٹی ہوتی ہے۔ اس کے پتے ۸ سے ۲۰ انچ تک لمبے اور ۱۲ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ پھل وہ کھنی سپاری کی طرح اور کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کو شدھ کر کے استعمال کرتے ہیں طریق شدھی مندرجہ ذیل ہے ۔

بازار سے بھلاوے لے کر ہتھوڑے سے اس کی ٹوپی اتار لیں۔ اُس کے بعد بھلاوے کو کوٹ کر موٹا دردا کریں۔ پھر اُس کو اینٹوں کے ٹکڑے میں ملا کر کھرل میں ڈال کر ہلائیں اس طرح تین چار دن کریں۔ اس طرح اینٹ کے ٹکڑے تیل جذب کر لینگے۔ پھر بھلاوے کے ٹکڑوں کو نکال کر ایک پتیلے میں پانی ڈال کر ابالیں۔ اُس دھوئیں کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ جسم پر سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر سوزش ہو جاوے۔ تو ناریل کا تیل لگانا چاہیئے۔ پھر پانی کو باہر پھینک دیں۔ اور بھلاوے کو نکال کر استعمال کریں۔ اس کی مقدار اسے ۳ رتی تک ہے۔ مکھن۔ دودھ۔ ملائی وغیرہ۔ دماغ کی کمزوری کے لیئے یہ بڑا ہی مجرب دوا ہے۔ امرت بھلاتک

ہر فارمیسی سے مل سکتا ہے۔ اگر جوڑوں میں درد ہو۔ تو بھی اس کے استعمال سے لابھ ہوتا ہے۔ سنجیون وٹی۔ اس میں والے وڈنگ۔ سونٹھ۔ مگھ۔ ہرڑ۔ بھیڑا۔ آملہ۔ وچ۔ گلو۔ بھلاوہ اور میٹھا تیلہ ہموزن چیزیں لے کر گائے کے موتر سے گولیاں بنالیں۔ ایک سے ۲ رتی تک دودھ۔ پانی اور ادرک کا رس اس سے بدہضمی۔ سنّنی پات بخار۔ قے۔ دست۔ پیٹ کا اپھارہ وغیرہ دور ہوجاتا ہے۔ ہیضہ کے مریض کے لئے اس کا اثر تیر بہدف ہے۔ خون کی خرابی میں اس کی معجون بہت لابھ کرتی ہے۔ شدھ بھلاتک ۲ تولہ۔ چاروں اجوائن ۵ تولہ۔ شدھ پارہ ۱ تولہ۔ شدھ گندھک ۱ تولہ۔ ریٹھے کا چھلکا ایک تولہ۔ سب کے برابر پرانا گڑ۔ ان کو ایک ہفتہ تک خوب کھرل کریں پھر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک سے ۲ گولیاں تک ہمراہ دودھ یا لسی پانی۔ آتشک میں نہایت ہی مفید دوا ہے۔

بھانگ

(Cannubis Indica.)

سنسکرت بھنگا۔ مادنی۔ ہندی۔ بھانگ۔ پنجابی۔ بھنگ۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ بھانگ۔ فارسی کنک۔ انگریزی میں (Indian Hamp) کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک نر اور دوسری مادہ ہوتی ہے۔ اس کا پودا ۶ سے ۷ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پتے نیم کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں لیکن لمبے اور چوڑے کم ہوتے ہیں۔ ہر ایک ٹہنی پر ۳ سے ۷ تک

پتے لگتے ہیں۔ اس کی منجیری کو گانجا کہتے ہیں۔ اور گوند کو
چرس کہتے ہیں۔ مقدار چرس ۱/۸ سے ۱/۲ رتی تک گانجا ۱/۲
رتی سے ۲ رتی تک پتوں کا چورن ۲ رتی سے ۳ ماشے تک
انوپان دودھ۔ شہد۔ عرق وغیرہ۔ یہ زیادہ تر دستوں
کی تکلیف میں دی جاتی ہے۔ بواسیر کے مسوں پر بھانگ اور
مہندی کے پتوں کو گھوٹ کر ٹکیہ بنا کر باندھنا چاہیئے۔ لائی
چورن سنگرہنی کی مجرب دوا ہے۔ جن لوگوں کو نیند کم آتی
ہو۔ اُن کو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔

پوست

Papa Veraceae. ۱

سنسکرت تل بھید۔ پنجابی ہندی
پوست۔ مراٹھی پوست۔ بنگالی
تیری ورکھش۔ گجراتی افیننان ڈوڈہ
فارسی کوکنار۔ انگریزی میں (Poppy)

کہتے ہیں۔ اِس کا پودا ۳-۴ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اِس کے پتے ملائم۔ لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ پھول سفید-لال اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھولوں کے گرتے ہی ڈوڈیاں بن جاتی ہیں۔ تو انڈے کی شکل کا ہوتا ہے۔ اُس کے اوپر ایک تاج سا ہوتا ہے۔ اس ڈوڈے کو پودے پر ہی چیرا دے دیتے ہیں۔ اُس میں سے ایک قسم کا دودھ سا نکل آتا ہے۔ جو جم کر بھورے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اُسی کو افیون کہتے ہیں۔ پوست بازار سے دو قسم کا ملتا ہے۔ ایک وہ جس میں سے افیم نکال لی ہوتی ہے۔ دوسرا افیون والا۔ افیون والے کی مقدار ایک ماشہ تک ہے اور دوسرے کی مقدار ۴ ماشہ تک ہے۔ یہ زیادہ تر آنکھوں پر ٹکور کرنے کے کام آتا ہے۔

افیم
(Opium)

سنسکرت اہی فین۔ ہندی پنجابی - افیم۔ بنگالی اہی فین۔

گجراتی افین۔ مراٹھی افو۔ فارسی افیون تریاق کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کچی دوسری گرم کر کے پکائی ہوئی۔ پکاتے وقت اس میں سونٹھ۔ میٹھا تیل وغیرہ کی ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ پکائی ہوئی افیم کو گرم پانی میں گھول کر کپڑے سے چھان لینا چاہئے۔ اسکی مقدار زیادہ سے زیادہ ایک رتی تک ہے۔ جن کو اس کے کھانے کی مشق ہو گئی ہے۔ وہ زیادہ بھی کھا سکتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے کبھی کھائی نہ ہو۔ وہ ۲ رتی کھا لے تو مر جاتا ہے۔ اس کی زہریلی علامات مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلے اس کو بہت جوش آتا ہے۔ پھر جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ ہونٹ کالے ہو جاتے ہیں۔ پسینہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر سانس بڑھ کر موت ہو جاتی ہے۔

جتنی جلدی ہو سکے قے کروانی چاہئے۔ اس کے لئے کچی ہینگ پانی میں گھول کر پلانا مفید ہے۔ یا مدن پھل۔ نیلا تھوتھا وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ جب قے آجاوے۔ تو دودھ گھی پلانا چاہئے۔ اور مریض کو سونے نہیں دینا چاہئے۔ ہلاتے

رہنا چاہیے۔ مریض کو پکڑ کر چلاتے رہنا چاہیے۔ سوئیاں چبھوتے
رہنا چاہیے۔ اور کھانے کو شدھ کچلا دینا چاہیے۔ افیون کی ٹنکچر بازار
سے ملتی ہے۔ جو پیچش اور دستوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ۲ سے ۵ بوند
پانی میں ملا کر دے سکتے ہیں۔ جائفل۔ جلوتری۔ لونگ۔ کافور اور
افیم ملا کر پانی کے ساتھ گولیاں بنالیں۔ ایک سے تین گولی تک۔ مروڑے
اور دستوں کی تکلیف میں عرق۔ الائچی یا سونف کے ساتھ دینا چاہیے
آیوروید میں اہی فین آسو۔ سنگرہنی اور اتی سار کی بڑی مجرب دوا ہے
نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔ Rectified spirit آدھ سیر۔ افیم
½ تولہ۔ موتھا۔ جائفل۔ اندرجو۔ الائچی پانچ پانچ ماشہ سب کو ملا کر تھوڑا سا جل ملا
کر شیشی میں بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ دن میں ۳، ۴ دفعہ ہلائیں
پندرہ دن بعد چھان لیں۔ پھر دھوپ میں رکھ دیں۔ اس طرح دس دن
پڑا رہنے دیں۔ پھر چھان کر سنبھال لیں۔ اس کو پانی یا عرق میں ۵
سے ۱۵ بوند تک دے سکتے ہیں پیچش اور اتی سار کی لاثانی دوا ہے
کیسر کستوری۔ عنبر۔ جائفل۔ جلوتری۔ اکر کرا۔ اترا ترھا۔ افیون
سب چیزیں ہموزن لے کر وٹ (بوڑھ) کے دودھ کے ساتھ
گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ رتی کی گولی ہمراہ مکھن۔ دودھ۔ یا دہی کی لسی
کے دیں۔ نامردی کی مجرب اور لاثانی دوا ہے۔ ہزاروں بار کا آزمودہ

نسخہ ہے۔ رسونت۔ پھٹکڑی۔ نمک۔ کافور۔ ادرا نیون۔ کو عرق گلاب میں حل کر کے چھان لینا چاہیئے۔ یہ آنکھوں کی اللی کے لئے بڑی مجرب اور لاثانی دوا ہے۔

(Pava Somniferum.)

سنسکرت خس بیج۔ ہندی۔ پنجابی خشخاش۔ بنگالی پوست دانہ۔ مراٹھی خس خس۔ گجراتی پوست بیج۔ فارسی تخم کوکنار۔ انگریزی میں (Poppy seeds) کہتے ہیں۔ پوست کے بیج کو خشخاش کہتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے باریک سفید رنگ کے دانے ہوتے ہیں۔ جن کو دماغ کی کمزوری ہو ان کو مغز بادام چاروں مغز۔ دھنیہ۔ کالی مرچ۔ الائچی اور خشخاش ملا کر گھوٹ کر سردھائی بنا کر دیں۔ یا گھی میں بھون کر اور دودھ ملا کر پلائیں کافی فائدہ پہنچے گا۔ جن کو نزلہ زکام کی تکلیف رہتی ہو۔ ان کے لئے بھی بہت لابھکاری ثابت ہوتی ہے۔

سیندھا نمک

(Sodium chloride.)

سنسکرت سیندھو۔ ہندی پنجابی۔ سیندھا نمک۔ بنگالی مراٹھی گجراتی سیندھالون۔ فارسی نمک سنگ۔ انگریزی میں (chloride of sodium) کہتے ہیں۔ یہ کھیوڑہ کی کان سے نکلتا ہے۔ دال سبزیوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اور ہاضمہ کے چورن میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

سانبھر نمک

یہ نمک سانبھر جھیل کے پانی کو سکھا کر بنایا جاتا ہے۔ اور بدہضمی کیلئے جو چورن بنائے جاتے ہیں۔ ان میں ڈالا جاتا ہے۔ بنگالی۔ مراٹھی گجراتی سانبھر لون کہتے ہیں۔

سمندر لوُن

(Sodii Muras.)

سنسکرت سمندر سج ۔ ہندی سمندر لوُن ۔ بنگالی کچھ لوُن ۔ گجراتی دریائی لون ۔ فارسی نمک ۔ یہ سمندر سے پانی کو سکھا کر بنایا جاتا ہے اور یوپی سی پی ۔ میں لوگ روزانہ بطور لون یہی استعمال کرتے ہیں ۔

وِڈ نمک

یہ کان سے نکلتا ہے ۔ اور راجپوتانہ کے جودھپور میں پڑتا ہے ۔ اودھید نمک ۔ یہ کاروالی زمین سے نکالا جاتا ہے ۔ اُس جیسی مٹی کو پانی میں گھول لیتے ہیں ۔ نمک حل ہو جاتا ہے ۔ اور مٹی نیچے بیٹھ جاتی ہے

جوکھار

(Potassium carbones.)

سنسکرت یوکھشار۔ ہندی۔ پنجابی۔ جوکھار۔ بنگالی۔ گجراتی۔ مراٹھی یوکھشار۔ انگریزی میں (Carbonate of potash) کہتے ہیں۔ یہ جو کے پودوں کو جلا کر اور اس راکھ کو پانی میں حل کر کے پھر نتھار لیتے ہیں۔ اس پانی کو چھان کر گرم کر کے خشک کر لیتے ہیں۔ یہ ہی جوکھار ہے۔ جو بلغمی کھانسی۔ پیشاب کا لگ کر آنا۔ اور تپ تلی میں استعمال ہوتا ہے۔

سوہاگہ

(Sodii Biboras.)

سنسکرت سوبھاگیہ۔ ہندی سہاگہ۔ مراٹھی گجراتی ٹنکن کھشار فارسی تیگار۔ انگریزی (Borax) کہتے ہیں۔ یہ کانوں

سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں نکالا جاتا ہے۔ زیادہ تر بھوٹان
میں پایا جاتا ہے۔ پھر اس کو پکا کر بڑے بڑے ڈھیلے بنائے جاتے ہیں
جو بازار میں بکتے ہیں۔ اس کو چورن کرکے توے پر بھون کر کھلا لینا
چاہئے یہ کھانسی کے لئے بہت مفید ہے۔ شہد کے ساتھ چاٹنا
چاہئے۔ منہ کے چھالوں پر لگا بھی سکتے ہیں۔

کافور
(Camphore.)

سنسکرت چندر، مان۔ ہندی۔ کپور۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی کرپور
عربی کافور۔ انگریزی میں (Camphor) کہتے ہیں۔ اس کا
درخت شیشم (ٹالی) کے درخت کی مانند ہوتا ہے۔ اور پتے
بھی اسی شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ درخت چین۔ جاپان میں پایا
جاتا ہے۔ لاہور کے لارنس گارڈن میں بھی اس کے دو
درخت ہیں۔ ٹہنیوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے پانی میں
بھگو دیتے ہیں۔ اور کافور پانی میں جم جاتا ہے پھر اس کو پانی سے

نکال کر سکھا لیتے ہیں۔ اس کی مقدار اسے ۲ رتی تک ہے۔ اگر اس کو ۳، ۴ ماشے تک کھا لیا جاوے۔ تو مندرجہ ذیل علامات دیکھنے میں آتی ہیں۔ گلا بند ہو جانا۔ دل کمزور ہو جانا۔ پسینہ بہت آنا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا اور بیہوش ہو کر آدمی مر جاتا ہے اس وقت کیسر۔ کستوری۔ جائفل۔ ان میں سے کسی کو دودھ کے ساتھ دینا مفید ہے۔ اوپر جو علامتیں لکھی گئی ہیں۔ اگر وہ علامات کسی دوسری بیماری کی وجہ سے ہوں۔ تو کافور بہت لابھ کرتا ہے۔ ایسی حالت میں (Camphor in Ether، Camphor in oil) کے انجیکشن دیے جاتے ہیں جو بیماریاں فوراً حملہ کرتی ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔ پیٹ درد۔ وغیرہ اُن کے لئے کافور بہت اچھی چیز ہے۔ سر کی درد میں اس کو سپرٹ میں حل کر کے لگانا چاہیے۔ نمونیہ کی درد میں میٹھا تیل۔ موم اور کافور گرم کر کے لگانا چاہیے۔ کرپور آسو بنانے کی ترکیب۔ (Rectified spirit) آدھ سیر۔ کافور ۲ تولہ۔ کالی مرچ۔ سونٹھ۔ ناگر موتھا۔ الائچی۔ اجوائن۔ پانچ پانچ ماشہ۔ جل ایک پاؤ۔ سب چیزوں کو چھانکر سپرٹ میں ملا دیں۔ کارک لگا کر دھوپ میں بوتل کو رکھیں اور دن میں ۲، ۳ بار

اچھی طرح ملا لیں۔ دس دن کے بعد اُن کو چھان لیں۔ پھر کارک لگا کر دھوپ میں دس دن تک رکھیں۔ یہ کرپورآسو تیار ہوگیا ۵ سے ۲۰ بوند تک۔ ہیضہ۔ قے۔ دست آنا۔ زیادہ پیاس لگنا۔ وغیرہ تکلیف میں پانی۔ عرق سونف میں ملا کر دے سکتے ہیں۔ کستوری۔ کیسر۔ کشتہ سونا۔ اور کافور ملا کر گولیاں بنا لیں۔ یہ قوت باہ کے لئے بہت عمدہ نسخہ ہے۔

کستوری

(Moschus.)

سنسکرت مرگ مد۔ ہندی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ کستوری بنگالی۔ مرگ نابھی۔ فارسی مشک۔ انگریزی میں Musk کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا ہرن ہوتا ہے۔ جو کہ برف میں رہتا ہے۔ اس کی جو نابھی ہوتی ہے۔ وہ آڑو کی شکل کی ہوتی ہے جس کا وزن ۳ سے ۴ تولہ تک ہوتا ہے۔ اوپر بال ہوتے ہیں۔

اُس میں سے کالے رنگ کے الائچی دانے کی طرح خوشبودار دانے
نکلتے ہیں۔ اُس کو کستوری کہتے ہیں۔ آسام کی کستوری درجہ اوّل
نیپال کی دوم اور کشمیر کی سوم ہوتی ہے۔ اس کا استعمال دماغ
اور دل کی کمزوری میں کیا جاتا ہے۔ قوت باہ کو بہت بڑھاتی
ہے۔ جب کسی بخار میں (Heart failure) ہونے
لگے تب اس کو دودھ یا برانڈی میں گھول کر دینا مفید ہے۔
ہیضہ کی آخری حالت میں کئی بار اس کے استعمال سے معجزہ
ہوتا دیکھا گیا ہے۔

سفید صندل چندن سفید

(Santalum Album.)

سنسکرت شری کھنڈ۔ ہندی چندن۔ گجراتی سکھڑ۔ فارسی صندل
سفید۔ انگریزی میں (Sandal Wood) کہتے ہیں۔
اس کے درخت میسور میں زیادہ تر پائے جاتے ہیں۔ جتنا پرانا

درخت ہو گا۔ اتنا ہی اچھا ہو گا۔ آج کل اس کے تیل کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ جن کو سوزاک ہو جاتا ہے۔ اُن کو تیل صندل۔ تیل سرد چینی ملا کر۔ پانی میں حل کر کے دینا چاہئے۔ یا کھانڈ میں ملا کر اوپر سے پانی پلانا چاہئے۔ اس سے جلن پیشاب لگ کر آنا۔ پیپ وغیرہ بند ہو جاتی ہے۔ شربت صندل گرمیوں میں دل اور دماغ کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ جب گرمی کے دنوں میں سر درد ہو۔ تو صندل کو پانی سے گھس کر لگانا چاہئے۔ جب منہ سوکھتا ہو۔ پیاس لگتی ہو۔ اور سارے جسم میں جلن رہتی ہو۔ تب چندن کو گھس کر چاٹنا مفید ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم ہے۔ جس کو لال چندن کہتے ہیں۔ وہ لال رنگ کا ہوتا ہے۔ اور بخاروں میں جب پیاس لگے۔ تو ابال کر دیا جاتا ہے۔ اس کا درخت سرین کے درخت کی مانند ہوتا ہے۔

تینگ

(Caisalpinea Sappan.)

سنسکرت تینگ ہندی مراٹھی تینگ بنگالی بکم کا ٹھڈ

فارسی بکم۔ انگریزی میں Sappan Wood کہتے ہیں۔
اس کے درخت بھی لال چندن کی مانند ہوتے ہیں۔ اس کا ایک
بہت مشہور نسخہ ہے:۔
ترپھلہ۔ تری کٹو۔ (گھ۔ مرچ۔ سونٹھ)۔ توتیہ (نیلا تھوتھا)
چاروں نمک۔ پتنگ۔ دانت وجر سم سبھوت ہیں۔ ماجوپھل کے رنگ۔

(Cedrus Deodara.)

سنسکرت دیودارو۔ ہندی۔ گجراتی۔ مراٹھی۔ فارسی دیودار۔
اس کے درخت پہاڑوں پر اونچے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر مکان
بنانے کے کام آتے ہیں۔ لیکن مصفیٰ خون بھی ہوتا ہے۔
کن پیڑوں میں اس کا لیپ لگانا مفید ہے۔

اگر

(Aquilaria Agallocha.)

سنسکرت اگرو۔ ہندی اگر۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ اگرو۔ انگریزی میں (Eagle Wood) کہتے ہیں۔ اس کے درخت آسام میں ہوتے ہیں۔ جو اگر پانی میں ڈالنے سے ڈوب جائے اور دانت سے چبانے سے چپک جائے۔ وہ اچھی ہوتی ہے۔ یہ ہون سامگری میں پریوگ ہوتی ہے۔

پدماکھ

(Prunus Pudum.)

سنسکرت پدمک۔ ہندی پدماکھ۔ بنگالی مراٹھی گجراتی پدم کاشٹھ۔ کہتے ہیں۔ اس کا درخت پہاڑوں میں بہت ہوتا ہے

اس کی لکڑی پر چھوڑے چھوڑے سے ہوتے ہیں۔ پھول کدمب
کی طرح ہوتے ہیں۔ جن عورتوں کا حمل گر جاتا ہے۔ اس کے
لیے بہت مفید ہے۔ اس کا چورن اور کاڑھا پلانا چاہیے۔

(Balsamo Dendron Roxberghie)

سنسکرت دیو دھوپ - ہندی گوگل - مراٹھی - بنگالی -
گجراتی - گگول - انگریزی میں Indian Delium
کہتے ہیں۔ اس کا درخت بھارت ورش۔ عرب اور افریقہ
میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت کی گوند کو گوگل کہتے ہیں
گوگل کو گئو اور ترپھلا کے کاڑھے میں ابال کر چھان لینے سے
شدھ ہو جاتا ہے۔ مقدار ۴ رتی سے ۴ ماشہ تک دودھ
چائے وغیرہ کے ساتھ دیں۔ یہ زیادہ تر وایو اور سوزش
کی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گنٹھیے کے لیے یوگراج

گوگل بڑی مشہور چیز ہے. جو کہ ہر ایک فارمیسی میں سے مل سکتی ہے۔ چندر پربھاوٹی۔ احتلام. جریان ۔کی بڑی اچھی دوا ہے، یہ ہمارے ہاں سے ہر وقت مل سکتی ہے. خون کی خرابی کے لئے بھی یہ مفید ہے۔ چندر پربھاوٹی سے دل اور دماغ کی کمزوری بھی کافور ہو جاتی ہے۔ دل کی دھڑکن بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

گندہ بروزہ

(Gum copal Sandrazak:-)

سنسکرت شری واس۔ ہندی گندہ بروزہ۔ بنگالی بروزہ مراٹھی گجراتی چندرس۔ فارسی سندرس۔ یہ ایک درخت کی گوند ہوتی ہے، جس کو چیل کہتے ہیں۔ پہاڑوں میں ۵۰۰۰ فٹ کی بلندی کے اوپر ہوتا ہے۔ پتے پیلے کیسر کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ بازار سے تر اور خشک دو شکلوں میں ملتا ہے تر کو گندہ بروزہ اور خشک کو بروزہ کہتے ہیں۔ اس کے تیل کو

تارپین کا تیل کہتے ہیں ۔ چونکہ ہر قسم کی دردوں پر مالش کے کام آتا ہے ۔ نمونیہ میں اس تیل میں کافور ملا کر مالش کرنی مفید ہے ۔ گندہ بروزے کا استعمال زیادہ تر مرہم میں ہوتا ہے ۔ خشک بروزہ کو گرم کر کے چھان کر دودھ میں ڈال دیں ۔ اس طرح یہ شدھ ہو جاتا ہے اس کی مقدار ۴ رتی سے ۲ ماشہ تک ہے ۔ یہ سوزاک کی تیر بہدف دوا ہے ۔ اس کو کچی لسی کے ساتھ پینا چاہئے ۔ اس سے پیشاب لگ کر آتا ۔ درد اور جلن سے آتا ۔ اور پیپ وغیرہ بند ہو جاتی ہے پیشاب کی دوسری بیماریوں میں سرف چینی ۔ طباشیر ۔ چھوٹی الائچی ۔ گوکھرو کول ڈوڈا ۔ پھٹکڑی اور سب کے برابر بروزہ ملا کر دیں ۔ اس کے کھانے سے پیشاب آسانی سے آ جاتا ہے

(*Resina flava.*)

سنسکرت رال ۔ ہندی ۔ رال ۔ بنگالی ۔ دھونا ۔ مراٹھی گجراتی

رال ۔ فارسی ۔ رال مغربی ۔ انگریزی Yellow Resin کہتے ہیں ۔ یہ بھی ایک پہاڑی درخت کی گوند ہے ۔ جو کہ خونی بواسیر خونی اتی سار ۔ کے لئے بہت مفید ہے ۔ اگر اس کے ساتھ طباشیر الائچی ۔ گیری ۔ لودر ۔ اور سنگ جراح بھسم ملا لیا جاوے تو مروڑے میں بھی کافی لابھکاری ہوتی ہے ۔ اس نسخے کو رکت پردر میں بھی استعمال کرتے ہیں ۔ رال کو پانی میں گھول کر پلانے سے سوزاک میں بہت مفید ہے ۔ رال کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر زخموں پر لگانے سے زخم بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں ۔ جن لوگوں کے مٹی کے کارن یا سردی کے کارن پاؤں پھٹ جاتے ہیں ۔ اُن کے زخموں پر رال اور موم بھرنا چاہئے ۔ برسات کی وجہ سے جن کی انگلیاں پک جاتی ہیں ۔ اُن کو بھی یہی لگانا چاہئے ۔

(Myristica officinalis.)

سنسکرت ۔ جاتی پھل ۔ ہندی ۔ پنجابی ۔ بنگالی ۔ مرہٹی ۔ گجراتی

جائفل - انگریزی میں (Nutmeg) کہتے ہیں۔ اس کے درخت جاوا سماٹرا - لنکا وغیرہ میں ہوتے ہیں۔ درخت سیدھا ہوتا ہے۔ اور ٹہنیاں زمین کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ پھول پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل انڈے کی طرح ہوتے ہیں۔ اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ پھل کے اوپر کا پردہ - پردے اور پھل کے درمیان لال رنگ کے گچھے ہوتے ہیں۔ اس کو جاوتری کہتے ہیں۔ اس کے نیچے ایک اور پردہ ہوتا ہے۔ یہ کھانے کے کام بھی آتا ہے۔ اور باہر لگانے کے کام بھی۔ اس کی مقدار اسے ۴ رتی تک ہے۔ جائفل کا چورن کر کے جسم پر ملنے سے جسم گرم ہو جاتا ہے۔ جب ہیضہ یا بخار کی وجہ سے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاویں۔ تو اس کے چورن کی مالش بہت مفید ہے۔ جائفل کے تیل کو دودھ میں ملا کر پلانے سے جسم میں ریح کی درد کافور ہو جاتی ہے۔ اس کی مالش بھی کی جا سکتی ہے *اس کے چورن کو شہد کے ساتھ دینے سے دل کو قوت ملتی ہے تے اور دستوں میں فائدہ ملتا ہے۔ کھانسی - دمہ اور پیٹ کی درد میں لابھکاری ہے۔ جاتی پھل آدی چورن بڑا مشہور نسخہ ہے جو کہ زکام - کھانسی - اور دستوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوا ہے

* نامردی والے مریض کو سپاری چھوڑ کر سارے لنگ (آلہ تناسل) پر ملنا چاہئے۔

جاوتری

(Myristica Fragrans.)

سنسکرت ۔ جاوتری ۔ ہندی ۔ جاوتری ۔ بنگالی جےتری ۔ مراٹھی
جائے پتری ۔ گجراتی جاوتتری ۔ انگریزی میں Mace کہتے
ہیں ۔ اس کی مقدار اور الفوپان سب جائفل کی طرح ہی ہے ۔ اور انہی
ہی بیماریوں میں فائدہ کرتی ہے ۔ جن میں کہ جائفل فائدہ مند ہے

(Cryophyllus Aromaticus.)

سنسکرت لونگ ۔ دیوکسم ۔ ہندی لونگ ۔ بنگالی ۔ گجراتی ۔ مراٹھی
لونگ ۔ فارسی مہک ۔ انگریزی (Cloves.) ۔ جنجیبار اور
ملاکا میں اس کے درخت پائے جاتے ہیں ۔ اُن کے پھول کو لونگ
کہتے ہیں ۔ یہ کھانے کے کام بھی آتے ہیں ۔ اور باہر لگانے کے کام

بھی آتے ہیں۔ اگر سر درد ہو۔ تو لونگ کو پیس کر ماتھے پر لیپ کرنا چاہئیے۔ اس کا تیل بھی لگا سکتے ہیں۔ دانت درد میں لونگ کا تیل بہت مفید ہے۔ ہیضہ میں جب پیاس زیادہ لگتی ہے۔ تو لونگ کو پانی میں ابال کر پانی پینے کو دینا چاہیے۔ اس کا چورن ایک سے دو ماشہ تک ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ نمک۔ مرچ۔ سونٹھ۔ پیپلا مول۔ الائچی انترترجا۔ لونگ سب چیزیں ہموزن اور سب کے برابر لال صندل یہ ۲ رتی سے ۱ ماشہ تک عرق گاؤزبان سے ہر قسم کے بخاروں کا حکمی علاج ہے۔ اس کو شری لیشپ آدی چورن کہتے ہیں۔

(Amomum Subulatum)

سنسکرت تری پُٹی۔ ہندی بڑی الائچی۔ بنگالی بڑا ایلاچ مراٹھی بیل ڈوڈے۔ گجراتی موٹی ایلچی۔ فارسی ہیل کلاں۔ انگریزی (Large Cardemam.)

چھوٹی الائچی

(Elettaria Cardamom)

سنسکرت سوکھشم ایلا۔ ہندی چھوٹی الائچی۔ بنگالی ایلاچی۔ مراٹھی گھوا یلا۔ گجراتی ایلچی کاگدی فارسی ہیل بل۔ انگریزی میں (Shelser Cardamom) کہتے ہیں۔ یہ دونوں پودے ہوتے ہیں۔ ان کے پتے ادرک کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن چوڑائی زیادہ ہوتی ہے۔ اس پودے کی جڑ کے گچھوں سے الائچی نکلتی ہے۔ بخاروں میں جب پیاس زیادہ لگتی ہے۔ تو اس کا کاڑھا پینا چاہئے۔ جب پیشاب بوند بوند کر کے آوے۔ تو قلمی شورہ۔ سہاگہ ، کھار اور الائچی بیج ملا کر لسی کے ساتھ کھانا چاہئے۔ ستو پلادی چورن۔ ایلا آدی وٹی کھانسی کی بڑی مشہور دوا ہے۔

دارچینی

(Cinnamon, Cortex.)

سنسکرت تو ک۔ ہندی رم لکڑی۔ دارچینی۔ بنگالی۔ فارسی۔ دارچینی
گجراتی پاتلی تج۔ انگریزی میں Cinnamon bark
کہتے ہیں۔ یہ جاوا سماٹرا کوچین۔ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اِس کے

درخت کی چھال کو دارچینی کہتے ہیں۔ اس میں سے خوشبو آتی ہے۔
یہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے جو روگ ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے مفید
ہے۔ کھانسی اور زکام میں بہت مفید ہے۔ گاؤزبان۔ عناب۔
اوٹیاں۔ منقہ۔ ملیٹھی ایک ایک تولہ دارچینی ۳ ماشہ ملا کر کاڑھا
پلانے سے بلغمی کھانسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ مصری ۱۶ تولہ طباشیر
۸ تولہ۔ تکھ ۴ تولہ۔ الائچی ۲ تولہ۔ دارچینی ۱ تولہ۔ اس کو ستو
پلا آدی کہتے ہیں۔ یہ کھانسی کی مجرب دوا ہے۔ عرق گاؤزبان۔
شہد۔ چائے۔ وغیرہ سے دینی چاہئے۔
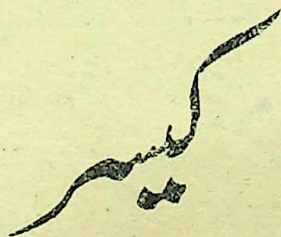
(Crocistigmata.)

سنسکرت کنکم۔ ہندی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ کیسر۔ بنگالی۔ کنکم۔
فارسی کرہ کی ماش۔ انگریزی میں (Saffron.) کہتے
ہیں۔ اس کی کھیتی کشمیر میں ہوتی ہے۔ فارس۔ سپین اور فرانس

میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا پودا چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اُس کے پھول کی تریوں کو کیسر کہتے ہیں۔ یہ دل کو طاقت دیتا ہے۔ اس کو دودھ میں حل کر کے ½ رتی سے ۳ رتی تک دے سکتے ہیں۔ اگر بلغم کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہو۔ تو جائفل۔ جاوتری۔ کے ساتھ ملا کر اس کا چورن شہد کے ساتھ چاٹنا مفید ہے۔ اگر بچہ پیدا ہوتے وقت تکلیف ہو رہی ہو۔ تو اس کو دودھ کے ساتھ دینا چاہئے۔ بچہ آسانی سے باہر آجاتا ہے۔ کستوری۔ عنبر۔ شدھ کچلا۔ جائفل۔ اور کیسر ہموزن لے کر ۱ رتی کی گولی بنالیں۔ اس کے کھانے سے نامردی دفعہ ہو جاتی ہے۔

(Andropogan Muricatus.)

سنسکرت بال جل۔ ہندی سگندھ بالا۔ بنگالی گندھ والا۔ مراٹھی والا۔ گجراتی بالا۔ فارسی گو سادوں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پودے

(Curcuma Zerumbet.)

سنسکرت کرچور۔ ہندی۔ بنگالی کچور۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ کچورا۔ فارسی زرنباد۔ انگریزی میں (Long Zedoaria) کہتے ہیں اس کا پودا دو فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے ہلدی کی طرح۔ جڑ بھی ہلدی کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن کچھ سفید رنگ کی اس سے خوشبو آتی ہے۔ یہ ہون سامگری میں ڈالی جاتی ہے۔ کئی اس کو کھانسی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

تالیس پتر

(Abies Webbiana Lindl.)

سب زبانوں میں تالیس پتر کہتے ہیں۔ فارسی زرنب۔ اس کے
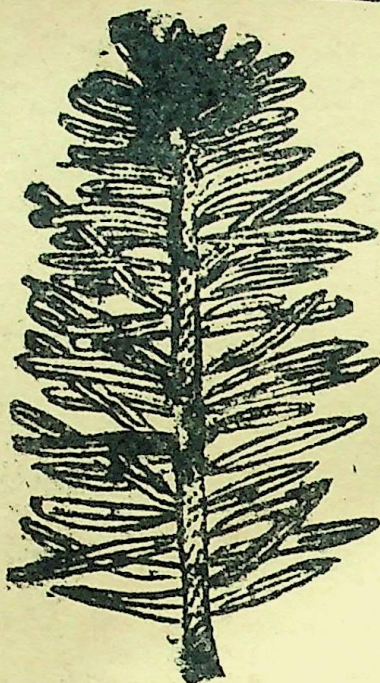
درخت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اور پتے کنیر کے پتوں سے کچھ
چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور پتوں کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس میں
سے خوشبو بھی آتی ہے تالیس آدی چورن۔ کھانسی۔ دمہ اور
نزلہ کے لئے بہت مفید ہے۔

(Cubeba officilanis.)

سنسکرت۔ کنکول۔ ہندی کباب چینی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ کنکول۔
بنگالی گوٹکلا۔ فارسی۔ کباب۔ انگریزی میں (Cubeb
Peppar.) کہتے ہیں۔ یہ کالی مرچوں سے کچھ بڑی اور
ساتھ ڈنڈی لگی ہوتی ہے۔ اس میں سے بہت خوشبو آتی ہے۔
یہ ایک ماشہ سے ایک تولہ تک دی جاتی ہے۔ اس کی سردائی۔
سوزاک اور احتلام میں بہت مفید ہے۔ جب پیشاب لگ کر آوے
تو اس کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر پیشاب کم مقدار میں آوے تو اس
کے چورن کو دودھ کی لسی کے ساتھ دینا چاہیے۔

گلو

(Coculus, Cordifolicus)

سنسکرت امرتا۔ گرڈوچی۔ ہندی گلو بنگالی گلنچ۔ مراٹھی گل بیل۔ گجراتی گلو۔ فارسی گلوئے کہتے ہیں۔

اس کی بیل ہوتی ہے جو بہت لمبی ہوتی ہے۔ اس کے پتے پان کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔

گلو اور اجوائین کو سردائی کی طرح بنا کر پلانے سے بگڑے ہوئے بخار ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس کے کاڑھے کو پینے سے خون صاف ہو جاتا ہے۔ اور گرمی کا بخار جاتا رہتا ہے۔ چرائتہ۔ پت پاپڑہ۔ ناگر موتھا۔ کوٹ۔ اور گلو کا کاڑھا بنا کر دینے سے پرانے بخار ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ گلو کا ست دیرج کی بیماریوں۔ سردرد سر چکرانا۔ اور یرقان کے لئے بہت مفید ہے۔ ست گلو

بنانے کا طریقہ۔ موٹی ہری گلو کو لے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کوٹ لیں۔ پھر مٹی کے برتن میں پانی ڈال کر بھگو دیں۔ دو گھنٹے بعد اچھی طرح مسل دیں۔ اس طرح ایک گھنٹہ بعد پھر ہاتھوں سے اچھی طرح مل دیں۔ پھر اس پانی کو کپڑے سے چھان کر رکھ دیں۔ نیچے سفید رنگ کا ست ہوگا۔ اوپر کے پانی کو نتھار لیں۔ اگر ست سفید رنگ کا نہ ہو۔ تو دوبارہ پانی ملا کر پانی کو نتھار لیں۔ نیچے جو ست ہوگا۔ اس کو دھوپ میں رکھ کر سکھا لیں۔ اس کا پریوگ احتلام کے لئے بہت فائدہ مند ہے

(Piper Betel.)

سنسکرت تانبول۔ ہندی۔ بنگالی۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ پان۔ انگریزی میں (Betel leaf) کہتے ہیں۔ اسکی بیل ہوتی ہے۔ اس کے پتے پیپل کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ دردوں پر اس کے پتے باندھنے سے فائدہ

اس میں مندرجہ ذیل دس بوٹیاں ہوتی ہیں:-
بل (بیل) گنبھاری۔ پاٹلا۔ شیوناک۔ (طلوارپھلی) اگنی منتھ (ارنی)۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ گوکھرو۔ بڑی کیڑی۔ چھوٹی کیڑی۔ ان میں سے پہلی پانچ دوائیوں کا استعمال ہوا اور بلغم کی بیماریوں میں کیا جاتا ہے۔ اور دوسری پانچ دوائیوں کا استعمال وات اور پت کی بیماریوں میں کیا جاتا ہے۔ اس کا کاڑھا بچہ ہونے کے بعد عورت کو پلانا چاہیئے۔ خون کی خرابی اور پرسوت بخار سے بچاتا ہے۔ دمہ اور کھانسی کے لیے بھی بہت مفید ہے جوڑوں میں درد ہو۔ تو اس کا عرق پلانا چاہیئے۔ عورتوں کو ماہواری کی تکلیف ہو۔ تو اس کا کاڑھا پلانا نہایت ہی فائدہ مند ہے۔

اَرِنڈ

(Ricinus, Communis.)

سنسکرت پنچانگل۔ دیرگھ ڈنڈ۔ ہندی۔ مراٹھی۔ ارنڈ۔ بنگالی شادا رینڈی۔ گجراتی ایرنڈو۔ فارسی بید نجیر۔ انگریزی میں (Castor Oil Plant.) کہتے ہیں۔ یہ ۵ سے ۱۰ ہاتھ اونچا پیڑ ہوتا ہے۔ اس کے پتے چوڑے اور پانچ پھانک ہوتے ہیں۔ پتے کے ساتھ جو ڈنڈی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ ۱۰ سے ۱۲ انچ لمبی ہوتی ہے۔ پھول لال بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے۔ رس۔ بیج۔ اور جڑ کی چھال دوائیوں کے کام آتی ہے۔ اگر جسم کے کسی حصے میں وات کے کارن درد ہو۔ تو اس کے پتوں کو گرم کر کے اس جگہ پر باندھنا چاہئے۔ گنٹھیا کی دردوں میں اس کے تیل کی مالش کر کے اوپر اس کے ہی پتے باندھنے چاہئیں۔ اگر کسی نے خودکشی کرنے کی غرض سے افیم کھالی ہو۔ تو پہلے اس کو قے کروانی چاہئے۔ بعد میں اس کے پتوں کا رس پلانا مفید ہے۔ اس کی کونپلوں میں نمک اور نوشادر ملا کر پلانے

سے اپھارہ اور پیٹ درد میں بہت مفید ہے۔ اس کی جڑ کا کاڑھا
پینے سے جگر اور تلی کی بیماری میں افاقہ ہوتا ہے۔ اس کے بیجوں
کا تیل نکالا جاتا ہے۔ جو کہ قبض کو دور کرنے کے لئے ا سے ۸
تولہ تک ہمراہ دودھ یا گرم پانی دے سکتے ہیں۔ آم وات کے لئے
ارنڈ تیل بہت مجرب ہے۔ جب قبض کی وجہ سے پیٹ میں سخت
شول اٹھ رہا ہو۔ تو گرم پانی کے ساتھ اس کو پلانا چاہئے۔ اس
کے تیل کی مالش سے خارش کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

آک (مدار)

(Calotropis gigantea.)

سنسکرت۔ اِمرک۔ ست ار۔
ہندی۔ آک۔ بنگالی آکند۔
مراٹھی۔ پاندری۔ ردوی۔
گجراتی۔ دھولو آکڑو۔
فارسی خارق۔ اس کا
پودا ۸ سے ۱۰ فٹ تک

لمبا ہوتا ہے۔ پتے اور ٹہنیاں بہت کومل ہوتی ہیں۔ پتے برگد کے پتوں
کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن ملائم بہت ہوتے ہیں۔ پھول چمبیلی کے پھول
کی مانند ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک سفید اور دوسری
لال۔ جس کو لال پھول لگتے ہیں۔ وہ لال اور جس کو سفید پھول لگتے ہیں
وہ سفید۔ پنجاب میں لال پھولوں والا آک زیادہ ہوتا ہے۔ یو۔پی میں
سفید پھول والا زیادہ ہوتا ہے۔ سفید پھول والا زیادہ لابھکاری ہے
اس کے پتوں کو لے کر صاف کر لیویں۔ پھر ایک ہانڈی لے کر اُس
میں پتوں کی ایک تہ بچھا لیں۔ اُس پر تھوڑا سا نمک چھڑک دیں۔ پھر
پتے رکھیں۔ اوپر نمک چھڑک دیں۔ اس طرح ہانڈی کے منہ تک بھر
دیں۔ اوپر ایک ڈھکن دے کر مٹی سے اچھی طرح بند کر کے اپلوں
کی آگ میں پھونک دیں۔ جب آگ بجھ جائے۔ تو ہانڈی کو نکال لیں۔
پتے کالے رنگ کے ہو جاویں گے۔ اُن کو نکال کر پیس لیں۔ یہ ہاضمہ کی
خرابی۔ تپ تلی۔ اپھارہ کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک ماشہ تک ہمراہ
عرق سونف یا گرم پانی دینا چاہئے۔ اس کو ارک لون کہتے ہیں۔
یہ بچوں کی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے ۱/۲ رتی سے ۱ رتی تک
شہد کے ساتھ چٹانا چاہئے۔ وائے گولہ کے لئے یہ بہت مفید ثابت
ہوا ہے۔ اس کے دودھ کے ساتھ ابرق وغیرہ دھاتوؤں کو بھائنا

دی جاتی ہیں۔ جس سے اُن کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ آک کے پھول۔ نمک۔ اجوائن۔ زیرہ۔ گمھ۔ مرچ۔ سونٹھ ملا کر چورن بنا لیں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ آک کی جڑ کا چھلکا اور کالی مرچ کا چورن ہموزن لے کر کپڑ چھان کر لیں۔ یہ موسمی بخار (ملیریا) کے لئے کونین کے برابر دوا ہے۔ تھوڑی سی کھانڈ لیکر یا تباشہ لے کر اُس میں ایک دو بوند آک کے دودھ کی ڈال کر کھانے سے باری سے آنے والا بخار ضرور رک جاتا ہے۔ لیکن دودھ تازہ ہونا چاہیئے دانت کی درد میں اس کا دودھ لگانا چاہیئے۔

اقرقرحا

(Anacyclus Pyrethrum)
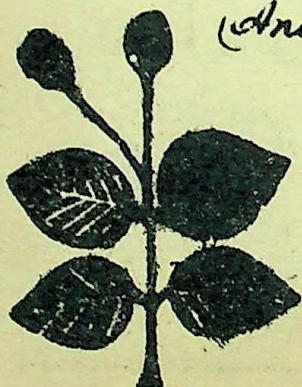
سنسکرت آکر کربھ۔ ہندی اقرقرحا۔ گجراتی اکل کرے۔ مراٹھی۔ اکل کارا۔ بنگالی اکور کورا۔ انگریزی میں (Pellitory root.)

کہتے ہیں۔ اس کا پودا ایک فٹ تک اونچا ہوتا ہے اس کے پتے پنواڑ کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں پر روئیں ہوتے ہیں۔ ٹہنی کے اوپر پیلے رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ اس کی جڑ ۲ سے ۴ انچ تک لمبی ہوتی ہے آدھ یا پون انچ موٹی ہوتی ہے۔ یہ دانتوں کے منجن میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ نامردی کے جو نسخے بنتے ہیں۔ اُن میں بھی اس کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ مثلاً کیسر کستوری۔ جائفل۔ جاوتری۔ اقرقرحا۔ عنبر۔ ان کو بڑ کے دودھ کے ساتھ گھوٹ کر گولی بنالیں۔ دودھ کے ساتھ ایک رتی کی گولی دیں۔ کمردرد۔ نامردی کی مجرب دوا ہے۔

اڑوسا

(Adhatoda Vasica.)

سنسکرت۔ واسا۔ واسک۔ ہندی۔ اڑوسا۔ پنجابی۔ بن سوٹی۔ بنگالی واسک۔ مراٹھی اُڈلسا۔ گجراتی اڈلسو۔ اس کا پودا ۴، ۵ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ جو کہ بھارت میں ہر جگہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے

پھول ٹہنی کے اوپر سفید رنگ کے ہوتے ہیں ان کی شکل شیر کے منہ کی طرح ہوتی ہے۔ پتے آم کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن ملائم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اس کے پتوں کا رس ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے رس کو ایک تولہ لے کر مصری ملا کر پان کرنے سے رکت پت یعنی منہ اور ناک سے جو خون آتا ہے۔ وہ بند ہو جاتا ہے۔ عورتوں کو

جب زیادہ مقدار میں ماہواری کا خون آتا ہے۔ تو اُس حالت میں اِس کی جڑ کے چورن کو اسی کے عرق کے ساتھ دینا چاہیے۔ جن لوگوں کو ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ لیکن وہ پرواہ نہیں کرتے۔ جب وہ بخار ۳، ۴ سال کا ہو جاتا ہے۔ تو اُس حالت میں اس کے عرق کو لگاتار ۲ ماہ تک پینے سے بخار جاتا رہتا ہے۔ بڑا مجرب نسخہ ہے۔ اگر کھانسی رہتی ہو تو ستوپلادی چورن کو عرق بانا کے ساتھ دینا چاہیے۔ جن مریضوں کو گرمی کی وجہ سے کھانسی ہو۔ اُن کو اس کی معجون جس کا نام واسا اولیہہ ہے۔ دینا چاہیے۔ ایک سے ۲ تولہ تک ہمراہ گرم دودھ دیں۔

(Melia Azadiracta Willd.)

سنسکرت - پچومرد - نمب - ہندی - نیم - بنگلی - نمگاچھ -

مراٹھی کڑو نمب۔ گجراتی۔ نمبڑو۔ انگریزی میں (NIMBLE
TREE.) کہتے ہیں۔ اس کے درخت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔
پتے ۲ سے ۲½ انچ تک لمبے۔ کناروں سے کٹے ہوئے اور
نرگنڈی کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ بسنت میں سفید رنگ
کے پھول نکلتے ہیں۔ پھل بیر کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن پیلے رنگ
کے ہوتے ہیں۔ دوائیوں میں پتے۔ پھل۔ تیل وغیرہ کام میں آتے
ہیں۔ چھال کا چورن ۱ سے ۴ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان
یہ پت بخار کے لئے بہت مفید ہے۔ پتوں کا سفوف اسے

۴ ماشہ تک اور رس ایک تولہ تک۔ اس کا زیادہ استعمال موسمی بخار۔ اور خون کی خرابی میں کیا جاتا ہے۔ آیوروید کا نمبادی چورن بڑا مشہور نسخہ ہے۔

نیم کے پتے ۱۰ تولہ۔ کشتہ سنکھ ۵ تولہ۔ اجوائن ۵ تولہ۔ ترپھلا ۳ تولہ۔ سگہ ۱ تولہ۔ مرچ ۱ تولہ۔ سونٹھ ۱ تولہ۔ جوکھار ۲ تولہ۔ نمک ۱ تولہ۔ نشادر ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر باریک چھلنی سے چھان لیں۔ مقدار اسے ۳ ماشہ تک۔ دودھ عرق گاؤزبان۔ وغیرہ۔ ملیریا بخار کا مجرب نسخہ ہے۔

تیہ۔ چوتھا میں بھی لابھکاری ہے۔ اس کا تیل بھی بنتا ہے۔ جو کہ بگڑے ہوئے زخموں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے اس کے درخت سے ایک قسم کا مد بھی نکلتا ہے۔ جو کہ خارش کی بیماری میں کھانے کے اور جسم پر ملنے کے کام آتا ہے اس کے بیجوں کا تیل بالوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے لگانے سے بالوں میں پڑی ہوئی جوئیں وغیرہ مر جاتی ہیں۔ نیم کا مد جلدی خراب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کو زیادہ دیر رکھنے کے لیے اس میں شہد ملا دینا چاہیے۔ اور بوتل کا کارک اچھی طرح بند کر دینا چاہیے۔ پھر یہ کافی دیر رہ سکتا ہے

اور کبھی کبھی اس کو چھان بھی لینا چاہیئے۔ نیم کے مد کا پریوگ چھپاکی کے لیئے بہت مفید ہے۔

کرنجوا

(Caesalpinia Bonducella.)

سنسکرت کرنج۔ ہندی کرنجوا۔ بنگالی ناٹاکرنج۔ مراٹھی ساگرگوٹا۔ گجراتی کچکو۔ انگریزی (Bonduc Nut) کہتے ہیں۔

یہ بھارت ورش کے ہر ایک صوبہ میں ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کی بیل ہوتی ہے۔ جس کی ٹہنیوں کے اوپر کانٹے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ اور ۶ سے ۱۰ جوڑوں تک ہوتے ہیں۔ پتے سرین کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول پتوں سے جو ڈنڈی نکلتی ہے۔ اس کے سرے پر لگتے ہیں۔ اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بعد میں پھلی لگ جاتی ہے۔ اس میں سے تین سے پانچ تک بیج

نکلتے ہیں۔ اس کے بیج کو ہتھوڑی سے توڑ کر اوپر کا سخت چھلکا
اتار لیں۔ اندر سے سفید رنگ کی سینگی نکلے گی۔ اس کو کڑھائی میں
ڈال کر بھون لیں۔ پھر باریک چورن کر کے رکھ لیں۔ ایک سے
۲ ماشہ تک عرق گاؤ زبان کے ساتھ دیں۔ ملیریا بخار کی یقینی دوا
ہے۔ لاکھوں بیمار صحت یاب ہوئے ہیں۔ یہ کونین کی طرح
گرمی خشکی نہیں کرتا۔ عورتوں کی ماہواری خون کی تکلیف میں اس
کو گڑ کے چورن کے ساتھ ملا کر دینا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

(Hypoxis Orchioides.)

سنسکرت تال مولی۔ ہندی موصلی۔ بنگالی تال مولی۔ مراٹھی
کالی معلی۔ گجراتی میں موصلی کہتے ہیں۔ اس کا پودا آدھ فٹ
سے ۲ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر پہاڑوں میں

پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے گنّے کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔
لیکن کم چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ سے دو۔ تین انچ لمبی
سفید رنگ کی شاخیں نکلتی ہیں۔ جس کو موصل کہتے ہیں۔ اس کے
چورن کو ایک سے ۳ ماشہ تک ہمراہ دودھ سیون کرنے سے
ویرج بہت بڑھتا ہے۔ جن کو منی کی کمی کے کارن نامردی ہو۔
اُن کو موصلی۔ شادر۔ تالمکھانا۔ اور کیکر کی گوند۔ ملا کر چورن
کریں۔ اس چورن کو ایک تولہ لے کر آدھ سیر دودھ میں پکاویں۔
اور لگاتار دو ہفتہ تک استعمال کرائیں۔ نامردی یقینی طور پر
کافور ہو جاوے گی۔ اس نسخے کے پریوگ سے دماغ کو قوت
بھی ملتی ہے۔

(*Withania Sonnifera.*)

سنسکرت اشوگندھ۔ ہندی۔ اسگندھ۔ بنگالی اشوگندھ۔

مراٹھی اسگندھ۔ گجراتی آسوندھ۔ فارسی سہمت دروری۔
انگریزی میں (Winter cherry.) کہتے ہیں۔
اس کا پودا ۲ سے ۲½ ہاتھ تک اونچا ہوتا ہے۔ بہت سی
ٹہنیاں ہوتی ہیں۔ پتے چھوٹے تھا اُن پر لوم ہوتے
ہیں۔ پھول چھوٹے اور اُن کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ پھل مٹر
کی طرح لال ہوتا ہے۔ اور مول چھوٹی مولی کی طرح سفید
رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتوں اور جڑ سے گھوڑے کے

پیشاب جیسی بدبو آتی ہے۔ زیادہ تراس کی جڑ کا چورن دوائیوں کے کام آتا ہے۔ جس کی مقدار ایک سے تین ماشہ تک ہے۔ اسگندھ۔ وچ۔ ادرشنکھ۔ پُشپی۔ کو دودھ میں ابال کر سیون کرنے سے دماغ کی کمزوری دور ہوتی ہے۔ یادداشت بڑھتی ہے۔ اسگندھ۔ موصلی۔ شتاور۔ کونچ بیج ہموزن لے کر کوٹ کر باریک چھاننی سے چھان لیں۔ ایک دو ماشہ ہمراہ گرم دودھ کھالیں۔ طاقت کی مجرب دوا ہے۔ ذیبج کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ اور منی کو گاڑھا کرتی ہے۔

تروی

(Epomoea Turpethum)

سنسکرت تری ورتا۔ شویتا۔ ہندی۔ تردی۔ بنگالی شویت تے اوڑی۔ مراٹھی نشوتر۔ گجراتی۔ دھولی نشوتر
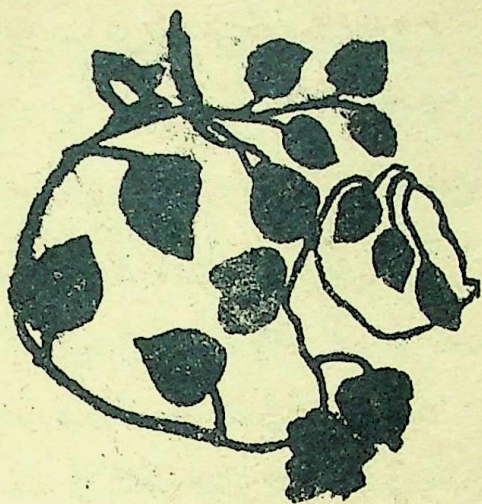
فارسی تو خود۔ انگریزی میں (Turbith root) کہتے ہیں۔ اس کی بیل ہوتی ہے جو کہ بھارت ورش کے ہر پرانت میں نمی والی زمین میں پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے مختلف سائز کے ہوتے ہیں۔ کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے۔ اور بیل پر دور دور لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ دوائیوں میں اس کی جڑ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ دیر کی جڑ ہوگی۔ اتنی زیادہ سفید ہوگی۔ جن کو قبض کی وجہ سے سر درد رہتا ہو۔ اُن کو ۳ سے ۶ ماشہ تک اِس کا سفوف گرم پانی یا گرم دودھ کے ساتھ دینا چاہیے۔ پاخانہ اچھی طرح آجاوے گا۔

اور سر کا درد کافور ہو جاوے گا۔ زکام والے بیمار کو ترودی اور ہرڑ کا چورن ہم وزن لے کر ۲ سے ۶ ماشہ تک رات کو سوتے وقت دیں۔ صبح دو۔ تین جلاب آجاوینگے اور زکام کی تکلیف سے رہائی ہو جاوے گی۔ کسی بھی بیماری میں جب دست دینے ہوں۔ تو ترودی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

اپامارگ اونگا

(Achyranthis Aspera.)

سنسکرت مرکٹی۔ ہندی چرچٹا۔ پنجابی۔ پٹھ کنڈا۔ بنگالی اپانگ۔ مراٹھی۔ اگھاڑا۔ گجراتی اگھےڑو۔ کہتے ہیں۔ اس کا پودہ بھارت ورش میں ہر جگہ ہوتا ہے۔ اس کی اونچائی ۲ سے ۵ فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سفید اور دوسری

لال۔ سفید کی ٹہنیاں سفید اور لال کی لال ہوتی ہیں۔
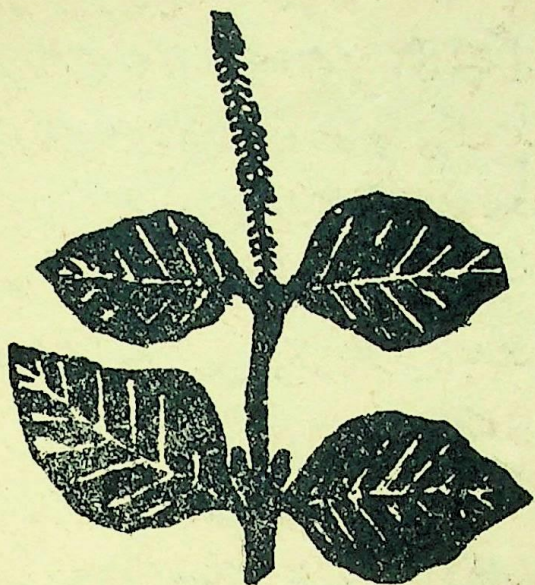
اِس کے پتے تلسی کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن یہ زیادہ موٹے اور کھردرے ہوتے ہیں۔ اور منجری کی شکل میں پھول لگتا ہے۔ اور جو بعد ازاں اُس کے بیج بن جاتے ہیں۔ جو کہ دھان کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کا نوکیلا حصہ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ دوائیوں میں اِس کا سارا پودا کام آتا ہے۔ سارے پودے کو اکھاڑ کر جلا لیں۔ پھر راکھ کو ۶ سے ۸ گناہ پانی

میں ملاکر حل کر لیویں۔ اُس پانی کو نتھار کر چھان لیں اور آگ پر رکھ کر پانی اڑا لیں۔ جو چیز باقی بچے گی۔ اُس کو اڑنگا کھشار کہتے ہیں۔ یہ اسے ۴ رتی تک ہمراہ عرق گاؤزبان اور شہد دیں۔ کھانسی کی مجرب دوا ہے۔ جن کو بھوک بہت لگنے کی بیماری ہو۔ یعنی بھسمک روگ اُن کو اپامارگ کے بیجوں کی کھیر بنا کر دینی چاہئے۔ اس کا پودا برسات میں اگتا ہے۔ سردیوں میں کافی بڑا ہو جاتا ہے۔ اور گرمیوں میں سوکھ جاتا ہے۔ لہٰذا کھشار بنانے کے لئے اس کو اسوج پہلے ہی اکھاڑنا مفید رہے گا۔ اُس وقت میں پودہ بڑے جوبن میں ہوتا ہے۔

گھی کنوار

(Aloc Indica Royle.)

سنسکرت ۔ کماری ۔ گرت کماریکا ۔ ہندی ۔ گھی کنوار ۔ گوارپاٹھا

پنجابی کنوار گندل۔ بنگالی گھرت کماری۔ گجراتی کنوار۔ اس
کا پودا ریتلی زمین ندی کے کنارے اور پہاڑوں میں
زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کے پتے ہی پتے ہوتے ہیں۔ جو موٹے
اور لمبے ہوتے ہیں۔ زیادہ پرانے پودے کے پتے کی
لمبائی ۱ سے ۲ فٹ تک بھی ہو جاتی ہے۔ کم اونچائی والے
پہاڑوں میں یہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ پتے کے
دونوں کناروں کے ساتھ بلی کے ناخون کی طرح مڑے
ہوئے کانٹے ہوتے ہیں۔ پتوں کے بیچ سے سفید رنگ
کا گھی کی مانند گودا نکلتا ہے۔ جو کہ لیسدار ہوتا ہے۔ اُس
کو نکال کر گرم کر لیں۔ تو گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اور کالے
رنگ کا بن جاتا ہے۔ جس کو مصبر۔ ایلوا سو سہاگہ۔
یا کالا سہاگہ۔ کہتے ہیں۔ کنوار کے رس میں لوہ بھسم
وغیرہ چیزیں ملا کر آسو تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ کماری آسو
کے نام سے بہت مشہور دوا ہے۔ یہ پیٹ کی خرابی
بھوک کم لگنا۔ تپ تلی۔ جگر کی بیماریوں کے لئے بہت
مفید ہے۔ ۲ سے ۲½ تولہ تک ہموزن پانی ملا کر روٹی
کھانے کے بعد دیں۔ آیور ویدک ڈھنگ سے جتنی

بھی بکسمیں (کشتے) بنتی ہیں۔ وہ زیادہ تر گھی کنوار کے
رس سے بنتی ہیں۔ دو رتی ایلوا سوہاگہ کو منقہ میں
ڈال کر گرم پانی کے ساتھ دینے سے درد گردہ کو فوراً
آرام ہوتا ہے۔ کالا سوہاگہ شدھ ہینگ۔ ہیرا کاسیس
سفید سہاگہ۔ سب چیزیں ہموزن لے کر گھی کنوار کے
رس کے ساتھ پیس کر مٹر کے برابر گولیاں بنا لے۔ دو
گولی ہمراہ گرم پانی دیں۔ اس سے عورتوں کی ماہواری
خون کی بےقاعدگی رفع ہو جاتی ہے۔ اور ماہواری خون
ٹھیک وقت پر آنا جاری ہو جاتا ہے جن کو ماہواری بہت
درد سے آتی ہو۔ ان کیلئے یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

دھتورہ نصد

(Datura Fastuosa.)

سنسکرت دھتور کنک۔ ہندی پنجابی دھتورہ بنگالی دھتورہ۔ مراٹھی دھوترا۔ گجراتی دھتورہ۔ عربی جوز ماثل۔ انگریزی میں (Thorn Apple.) کہتے ہیں۔ یہ بھارت ورش کے ہر صوبہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ ۲ سے لیکر ۴ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے پان کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ گہرے ہرے رنگ کے اور ملائم ہوتے ہیں۔ اس کو سفید رنگ کا پھول لگتا ہے۔ جس کی شکل گراموفون کے ہارن سے ملتی ہے۔ جہاں پر ٹہنی ختم ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک پھول نکلتا ہے۔ اس کا پھل سیب کی طرح گول ہوتا ہے۔ اور اُس کے اوپر نرم نرم کانٹے ہوتے ہیں۔ بیچ میں سے سفید رنگ کے بیج نکلتے ہیں۔ جو کہ دوائیوں کے کام آتے ہیں۔ اس کے پتوں کو تیل لگا کر توے پر گرم کر کے گنٹھئے کی درد پر لیپ کرنے سے بہت لابھ ہوتا ہے۔ اس کے بیج کے چوُرن کو کیڑے لگے ہوئے دانت

میں بھرنے سے بہت لابھ ہوتا ہے۔ یہ سخت نشے والی چیز ہے۔ کئی لوگ اِس کو گڑ یا شکر میں ملا کر کھلا دیتے ہیں۔ جس سے مندرجہ ذیل علامات دیکھنے میں آتی ہیں:-
دھتورہ کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد ہی نشہ کا جھونکا آجاتا ہے۔ پیاس لگنے لگتی ہے۔ گلا رُک جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ آدمی بیہوش ہو جاتا ہے۔ چکر آنے لگتے ہیں مُنہ اور آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔ آنکھ کی پُتلی پھیل جاتی ہے بیہوشی میں آدمی بکواس کرتا ہے۔ کبھی ہنستا اور ادھر اُدھر دوڑتا ہے۔ دوڑتے دوڑتے کنوئیں یا تالاب میں بھی گر پڑتا ہے۔ نشہ چڑھ جانے پر اپنا پرایا نہیں پہچانتا۔ جو دل میں آئے پاگلوں کی طرح بولتا جاتا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کانپتے ہیں۔ نبض کمزور ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اِس کے بیجوں کو دس (۱۰) رتی تک کھا لینے سے موت ہو سکتی ہے۔ سو (۱۰۰) بیجوں کا وزن لگ بھگ دس بارہ رتی کے برابر ہوتا ہے۔ اسکے پتوں کا دو تولے رس پی لینے سے بھی موت ہو سکتی ہے جب مندرجہ بالا علامات دیکھنے میں آویں۔ تو اُس آدمی

کو فوراً قے کروانی چاہیے۔ یا (Stomach Pump)
سے معدہ صاف کروانا چاہیے۔ اُس کے بعد اس کو گھی
دودھ پینے کو دینا چاہیے۔ اُس کے سر پر ٹھنڈا پانی
ڈالنا چاہیے۔ دھتورے کے پتوں کے رس کو بالوں پر
لگانے سے سر میں پڑی ہوئی جوئیں مر جاتی ہیں۔ اِس
کے کئی نسخے بنتے ہیں۔ مثلاً کنک آسو۔ کھانسی اور دمہ
میں مجرب دوا ہے۔ لکشمی ولاس رس۔ زکام۔ سر درد اور
نزلہ کی لاثانی دوا ہے۔ دھتورے کی دو تین اور بھی قسمیں
ہیں۔ لیکن وہ بہت کم ملتی ہیں۔ جس کے بیج کالے ہوں اُس
کو کالا دھتورہ کہتے ہیں۔ اس میں سفید کے زیادہ گن ہوتے
ہیں۔ کالے دھتورے کے پتوں کا سگریٹ بنا کر پینے سے
دمہ سے مریض کا دورہ فوراً بند ہو جاتا ہے۔ دمہ کیلئے
سگریٹ۔ دھتورے کے پتے بارہ چھٹانک۔ اڑوسے کے
پتے بارہ چھٹانک۔ دھتورے کے بیج چھ چھٹانک۔ کٹھ
چھ چھٹانک۔ پشکر مول چھ چھٹانک۔ شورہ آدھ پاؤ۔
(Potash Chloral.) آدھ پاؤ۔ سب کو کوٹ پیس
کر سگریٹ کی طرح بنا لیں۔ اور دمہ کے دورے پر سگریٹ

کی طرح پینے کو دیں۔ کنک آسو بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:۔
دھتورے کے پتے جڑیں۔ وغیرہ۔ آدھ پاؤ۔ اڑوسا کے پتے
وغیرہ آدھ پاؤ۔ پانی سولہ سیر۔ کھانڈ سوا تین سیر۔ شہد
ایک سیر دس چھٹانک ملیٹھی۔ سونٹھ۔ تالیس پتر۔ گھ کنڈیاری
ناگ کیسر۔ بھڑنگی ایک ایک چھٹانک۔ منقہ۔ دھائے کے
پھول آدھ آدھ سیر۔ سب چیزوں کو ایک گھڑے میں
ڈال کر منہ بند کر کے گندم یا دھان کے ڈھیر میں رکھ
دیں۔ آٹھ۔ دس دن بعد کھولیں۔ اور اچھی طرح ہاتھ
سے ہلا دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر گھڑے کے منہ کو ڈھکن
سے بند کر کے سوراخوں کو مٹی سے بند کر دیں۔ چار۔ چھ
دن کے بعد پھر کھولیں۔ گھڑے میں ایک قسم کی آواز آئیگی۔
اُس گھڑے میں دیا سلائی کو جل کر لے جائیں۔ وُہ فوراً
بجھ جائیگی۔ اُس کے بعد گھڑے کے مُنہ کو پھر بند کر دیں۔
ایک ہفتہ کے بعد پھر کھولیں۔ تو اُس میں (Alcohol .ملہ)
پیدا ہو گئی ہو گی۔ اب اس کو نتھار کر بوتلوں میں بھر لیں۔
یہی کنک آسو ہے۔ مقدار ایک۱ سے دو۲ تولہ تک ہموزن پانی
ملا کر روٹی کے بعد دیں۔ دمہ اور کھانسی کی بیماری کیلئے مجرب چیز ہے

پت پاپڑہ

(Oldenlandia herbacea.)

سنسکرت پرپٹ۔ پنجابی۔ ہندی۔ پت پاپڑہ۔ مراٹھی۔ گجراتی پت پاپڑہ۔ فارسی شاہترہ۔ عربی بکل الملک۔ کہتے ہیں یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا میدانوں میں۔ میدانوں والا گندم کے کھیتوں میں ہوتا ہے۔ گندم کے پودے کے ساتھ ہی یہ بھی اگتا ہے اور سردیوں میں پکتا ہے۔ اور گرمیوں میں سوکھ جاتا ہے اس کو دو قسم کے پھول پڑتے ہیں۔ ایک لال رنگ کے اور دوسرے نیلے رنگ کے۔ لال رنگ کا شاہترہ عمدہ ہوتا ہے یہ گرمی سے ہونے والے بخاروں میں بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس کا سفوف ایک تولہ تک ہمراہ دودھ یا گرم پانی دینے سے ملیریا بخار ایک دو دن میں ہی کافور ہو جاتا ہے جو پہاڑوں میں پت پاپڑہ ہوتا ہے۔ وہ گنوں میں زیادہ ہوتا

ہے۔ پت پاپڑہ گلو۔ اور صندل کا کاڑھا صفراوی بخار کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

سنبھالو

(Vitex Negundo.)

سنسکرت سندوار۔ نرگنڈی۔ ہندی۔ سنبھالو۔ پنجابی بنا۔ مراٹھی نرگنڈی۔ گجراتی نگوڑ۔ بنگالی نشندا۔ انگریزی۔ (Five leaved chaste tree) کہتے ہیں۔ یہ ایک جھاڑی دار درخت ہے۔ جو تقریباً ہر جگہ ملتا ہے۔ اس کے پتے نیم کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ تین تین۔ یا پانچ پانچ پتے ہوتے ہیں۔ اس کو پھول بسنت کے موسم میں آتے ہیں۔ اس کے پتوں کو گرم کر یعنی جسم پر کوئی اٹھاؤ ہوا ہو۔ تو اس پر باندھنے سے وہ جگہ جلد پھوٹ جاتی ہے۔ اور مواد وغیرہ نکل جاتا ہے۔ نرگنڈی تیل پیدا ہونے سے پرانے

زخم بھی ٹھیک کر دیتا ہے۔ کئی عورتوں کو بچہ پیدا ہونے
کے بعد دوسرے ہفتے کو ہلے سے درد نکل کر ساری
ٹانگ میں پھیل جاتی ہے۔ اور ٹانگ کافی سوج جاتی ہے
اس حالت میں زچہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس بیماری
کو سنسکرت میں شلی پد۔ انگریزی میں (White leg.)
یعنی سفید ٹانگ کہتے ہیں۔ اس حالت میں سنبھالو کے پتوں
کا کاڑھا بنا کر بھاپ دینا بہت مفید ہے۔ ساتھ ہی اس
کا ایک تولہ رس مریضہ کو پلائیں۔ اور پانی کی جگہ اس کا
عرق پلا کر دیں۔ اس سے کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ درد
رہنے میں ایک تولہ۔ نرگنڈی کے کاڑھے میں ایک تو شہد
ملا کر پلا دیں۔ اس سے درد کافور ہو جا دیگی۔ کئی مریضوں
کو جوڑوں میں درد رہنے کی وجہ سے اکڑا پیدا ہو جاتا ہے
اس حالت میں سنبھالو کے پتوں اور ٹہنیوں کو لے کر ابالنا
چاہیے۔ اور اس جکڑے ہوئے ستھان کو بھاپ دینی
چاہیے۔ اس طرح ایک ہفتہ کرنے سے لابھ ہوتا دیکھا
گیا ہے۔

رتی

(Abrus Precatorius.)

سنسکرت گنجا۔ ہندی۔ رتی۔ پنجابی رتک۔ مراٹھی گنجا۔ بنگالی گنج۔ گجراتی چنڈھی۔ عربی حب سرخ۔ حب سفید۔ انگریزی میں (Jequirity.) کہتے ہیں۔ اس کی بیل ہوتی ہے۔ جو کہ زیادہ تر ریتلی زمین میں ہوتی ہے پہاڑوں میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک پائی جاتی ہے۔ بیل کے پتے املی کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن کھانے سے میٹھے لگتے ہیں۔ پھول اور پھلی سلیم کی مانند ہوتی ہے۔ اس کو پھول اگست اور ستمبر میں لگتے ہیں۔ اس کی جڑ کی شکل ملٹھی کی طرح ہوتی ہے۔ اور مٹھاس بھی ہوتی ہے۔ کئی لوگ اس کی جڑ کو ہی ملٹھی سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ اس کے بیج جن کو رتی کہا جاتا ہے۔ لال۔ کالے اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ لال اور سفید رتی کا کچھ حصہ کالا ہوتا ہے۔ اور کالی رتی کا تھوڑا سا حصہ سفید ہوتا ہے۔ تینوں

قسم کی رتیوں کا وزن تقریباً دو گرین کے برابر ہوتا ہے۔
اس کے بیج کے اندر ایک زہریلا مادہ پایا جاتا ہے۔ جس کو
انگریزی میں (Alrhin.) کہتے ہیں۔ اس کے اوپر
کے حصہ سے لال اور پیلا رنگ بھی نکالا جاتا ہے۔ اس کے
پتوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے گلے کی خراش اور سوزش
میں آرام ہوتا ہے۔ کئی دھورت لوگ اس کے بیجوں کو کوٹ
کر مویشیوں کے جسم میں داخل کر دیتے ہیں۔ جس سے اُسجگہ
پر لالی اور سوزش ہو جاتی ہے۔ اور ۲۴ گھنٹے کے اندر
اندر وہ مویشی مرجاتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان کے جسم
کے اندر بھی اس کو کوٹ کر داخل کر دیا جاوے۔ تو اس کو
گرمی محسوس ہونے لگتی ہے۔ آخر میں آنکھوں کے سامنے
اندھیرا سا آ جاتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

کونچ

(Mukuna Pruciens.)

سنسکرت کپی کچھو۔ ہندی پنجابی کونچ بیج۔ بنگالی آکشی۔

مراٹھی کو ہی لیجے۔ گجراتی کو پنچا۔ انگریزی میں (samam
hedge plant.) کہتے ہیں۔ اس کی بیل ہوتی
ہے۔ جو کہ کسی درخت کا سہارا لے کر بڑھتی ہے۔ اس کے
بیل کو تین تین پتے لگتے ہیں۔ درمیان والا پتہ گول اور ارد
گرد کے دونوں پتے کچھ نوکدار ہوتے ہیں۔ اس کی پھلی زنابے
کے رنگ کے روم ہوتے ہیں۔ اگر وہ غلطی سے جسم پر لگ جاویں
تو بڑی سخت کھجلی کر دیتے ہیں۔ اس پھلی میں سے سیم کے بیجوں
کی مانند ۵ : ۷ بیج نکلتے ہیں۔ یہ ہی دوائی کے کام آتے
ہیں۔ کونچ بیج۔ موصلی ستاور۔ ثعلب مصری۔ ہموزن لے
کر کوٹ کر باریک چھلنی سے چھان کر بوتل میں رکھ لیں۔ ایک
تولہ چورن لیکر آدھ سیر دودھ میں ڈال کر اُبالیں۔ جب
دودھ گاڑھا ہو جاوے۔ تو آگ سے اُتار کر مصری یا کھانڈ
ڈال کر پی لیویں۔ یہ دیرج کی کمی کو دور کرتا ہے۔ اور
قوت باہ کے لیے بڑا ہی عمدہ نسخہ ہے۔ آیوروید کے موصلی
آدی چورن اور شتاوری آدی چورن بڑے مشہور سفوف
ہیں۔ اس میں بھی کونچ کے بیج پڑتے ہیں۔ جو کہ منی کو گاڑھا
کرتے ہیں۔ جریان احتلام کی تکلیف کو رفع کرتے ہیں۔

اور ہر ایک فارمیسی سے مل سکتے ہیں۔ نسخہ موصلی آدی چورن مندرجہ ذیل ہے:-

سفید موصلی آدھ سیر۔ گو[illegible] تخ بیج ایک پاؤ۔ کشتہ قلعی ایک چھٹانک۔ کشتہ مونگا ایک چھٹانک۔ چھوٹی الائچی آدھ پاؤ۔ اسگندھ آدھ پاؤ۔ بھانگ کے پتوں کا چورن آدھ پاؤ۔ کافور ایک تولہ بنادی کتھ ایک چھٹانک۔ کھانڈ ڈیڑھ سیر۔ سب کو ملا کر رکھ لیں۔ مقدار ۳ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ دودھ یا دہی کی لسی۔ قوت باہ۔ جریان۔ احتلام۔ مثانہ کی گرمی کے لئے مفید ہے

یہ بوٹی کشمیر میں پائی جاتی ہے۔ اور بہت کم مقدار میں دستیاب ہوتی ہے۔ اس کی جڑ پتے کی شکل کی ہوتی ہے اور پتوں پر لال رنگ کی بوندیں ہوتی ہیں۔ اس کی جڑ کا سفوف ایک سے تین ماشہ تک دودھ کے ساتھ دینے سے جن عورتوں کے گھر بچہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ ان کو ضرور حمل ہو جاتا ہے۔ اس کے پریوگ سے عورت کو ضرور لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ خاص خاص فارسی سے یہ بوٹی مل سکتی ہے

پاٹھا

(Clypea Hunendofolia)

سنسکرت پاٹھا۔ امبشٹھا ہندی۔ پاڑھ۔ جل جمنی پنجابی کٹوری بوٹی۔ مراٹھی پہاڑ ھوڈھ گجراتی کیٹری مول۔ انگریزی میں (Parro root.) کہتے ہیں۔ یہ ایک بیل ہے جو عام طور پر باڑوں پر چڑھی رہتی ہے۔ کہیں کہیں درختوں کا سہارا لے کر بھی ان پر پھیل جاتی ہے۔ بیل۔

دھاگے کی طرح باریک ہوتی ہے۔ زیادہ موٹی ہونے پر بھی ایک سوتر سے زیادہ موٹی نہیں ہوتی۔ پتے بیل میں سے ہی نکلتے ہیں۔ جو کہ گول ہوتے ہیں۔ اور روپے جتنے گول اور کچھ اُس سے زیادہ بھی بڑے ہوتے ہیں۔ اس کو پھول موسم برسات میں لگتے ہیں۔ اور پھل مکوئے کی طرح گول ہوتے ہیں۔ زیادہ تر یہ ویرج کی بیماریوں میں استعمال ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ پانی جیسی پتلی چیز کو بھی جما دیتی ہے۔ اس لئے اس کا نام جل جمنی ہے۔ جس کو پتلے دست آتے ہوں۔ اُس کو اس کا کاڑھا بنا کر پلانا مفید ہے۔

شرپنکھا

(Sephroaia Purpuria.)

سنسکرت شرپنکھا۔ پلیہہ شترو۔ ہندی۔ پنجابی سر پھوکا۔ بنگالی بن نیل۔ گجراتی شرپنکھو۔ مراٹھی اون ہالی۔ کہتے ہیں۔ اس کا پودا ایک ڈیڑھ ہاتھ تک اونچا

ہوتا ہے۔ اس کے پتے آلوں کے پتوں سے کچھ بڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ اس پودے کی شاخیں بہت ہوتی ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سفید اور دوسری لال۔ اس کے پتوں اور ٹہنیوں کا کاڑھا موسمی بخار میں دیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ فائدہ یہ تپ تلی میں کرتا ہے۔ تپ تلی میں اس کا کھار استعمال ہوتا ہے۔ ایک سے تین ماشہ سرپنکھا کھار کو لے کر روٹی کھانے کے بعد کماری آسو کے ساتھ دینے سے بڑی ہوئی تلی میں بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اس کا کھار ایک ماشہ اور کشتہ شنکھ ایک ماشہ ملا کر لیموں کے رس کے ساتھ دینے سے بہت بڑھی ہوئی تلی بھی ٹھیک ہوتی دیکھی گئی ہے جن مریضوں کو جگر اور تلی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور منہ پر سوزش رہتی ہو۔ ان کو اس کا کاڑھا بہت مفید ہے۔ خونی بواسیر میں بھانگ اور سرپنکھا کے پتوں کو کوٹ کر مسوں پر باندھنا لابھکاری ہے۔

منڈی بوٹی

(Sphaeranthus Indicus.)

سنسکرت پتو دھنا۔ ہندی گورکھ منڈی۔ پنجابی
منڈی۔ بنگالی منڈیری۔ گجراتی گورکھ منڈی۔ عربی میں
کمادریسی کہتے ہیں۔ یہ زمین پر پھیلنے والی بوٹی ہے۔
دھان کے کھیتوں میں جب پانی سوکھ جاتا ہے۔ تو یہ
اگتی ہے۔ اور جب دھان پک جاتے ہیں۔ تو یہ کافی بڑھ
جاتی ہے۔ پوہ اور ماگھ کے مہینے میں پھول نکل آتے ہیں
اور گرمیوں میں یہ بوٹی مرجھانے لگتی ہے۔ اس کے پتے
چھوٹے بڑے کئی سائز کے ہوتے ہیں۔ اور ان پر لوم
ہوتے ہیں۔ یہ بوٹی اکیلی بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اور
دوسری دوائیوں کے ساتھ ملا کر بھی۔ اس کا سب سے
عمدہ نسخہ مندرجہ ذیل ہے:۔

منڈی بوٹی۔ عُشبہ۔ رسونت۔ بت پاپڑہ۔ ہر ایک چیز
ایک ایک پاؤ۔ پانی ۱۶ سیر ملا کر رات کو مٹی کے برتن میں

بھگو چھوڑیں۔ صبح اُس پانی سے چار سیر بخپتہ عرق کشید کرلیں۔ یہ عرق آتشک کی وجہ سے خون کی خرابی پھوڑے پھنسی۔ خون کا جوش مارنا۔ وغیرہ روگوں میں بہت ہی لابھ دائیک رہتا ہے۔ مقدار عرق ۲½ تولہ صبح اور ۲½ تولہ شام خالی پیٹ دیں۔ اگر مریض کو کچھ خشکی محسوس ہو۔ تو گھی۔ مکھن کا زیادہ پریوگ کروائیں۔ منڈی کے چُورن کو ایک ماشہ تک شہد یا گرم پانی کے ساتھ ایک ہفتہ تک دیتے رہنے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ وائے وڈنگ کا چورن ملالیں۔ تو اور زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ مقدار وڈنگ چُورن ایک سے تین ماشہ تک کافی ہے۔

سفید اِٹ سٹ

(*Trianthema Monogyna*)

سنسکرت پُنرنوا۔ ہندی وِسکھپرا۔ پنجابی اِٹ سِٹ۔

بنگالی شویت پُشپا۔ مراٹھی گھیٹولی پانڈری۔ گجراتی دھولی۔ عربی۔ ہند کوکی۔ انگریزی میں (Spreading Hogweed) کہتے ہیں۔ یہ اونچی جگہ ریتلی زمین میں پائی جاتی ہے۔ اس کی جڑ انگوٹھے جتنی موٹی ہوتی ہے۔ اور تھوڑی دیر کا پودا ہو۔ تو پتلی ہوتی ہے۔ یہ زمین میں پھیلتی ہے۔ اور بہت سی شاخیں نکلتی ہیں۔ یہ برسات کے موسم میں پیدا ہوتی ہے۔ اور سردیوں میں خشک ہو جاتی ہے۔ برسات کے آخر میں پک جاتی ہے۔ اُس وقت پھل پھول بہت لگتے ہیں۔ اگر گھاس وغیرہ کی رکاوٹ نہ ہو۔ تو یہ ۳، ۴ ہاتھ تک لمبی بھی ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم بھی ہے۔ جس کو لال وسکھپرہ کہتے ہیں شکل وغیرہ میں یہ ایک دوسری سے بالکل ملتی جلتی ہیں۔ صرف لال اٹ سٹ کو پھول لال رنگ کے لگتے ہیں اور اُس کی ٹہنیوں کا رنگ بھی لال ہوتا ہے۔ دونوں قسم کی پنرنوا۔ جگر کی وجہ سے شوتھ (سوجن) پڑ جانے پر مجرّب ثابت ہوئی ہے۔ اُس حالت میں مریض کو اِٹ سِٹ۔ مکوئے۔ اور سونف کا عرق پینے کو دینا چاہئے

اِٹ سِٹ کے پتوں کی سبزی بنا کر کھلانی چاہیئے۔ اٹ سٹ
کی جڑ۔ رسونت۔ اور (بھیڈو بوٹی) اِن کو گائے کے پیشاب
میں گھس کر جگر پر لیپ کرنا از حد مفید ہے۔ اِس لیپ
سے جگر کی درد اور سوزش سو فیصدی ٹھیک ہو جاتی ہے
بڑا ہی مجرب لیپ ہے۔ اِٹ سِٹ۔ نیم۔ پٹول پتر۔ سونٹھ
کوڑ۔ گلو۔ دارو ہلدی۔ ہرڑ۔ ان آٹھ بوٹیوں کا کاڑھا
پلانے سے سارے جسم کی سوزش۔ پیٹ کی دیگر بیماریاں
پانڈو روگ شرطیہ کافور ہو جاتا ہے۔ پُنرنوا منڈور۔ پُنرنوا
آدی آسو۔ اِس کے بڑے مشہور نسخے ہیں۔ جو کہ ہر ایک
ویدیا اور فارمیسی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ پُنرنوا آدی
منڈور صبح اور شام کو خالی معدہ ہمراہ مکھن یا ملائی دینا
چاہیئے۔ اور پُنرنوا آدی آسو روٹی کے بعد دوپہر اور
رات کو ہموزن پانی ملا کر پلانا چاہیئے۔ اس طرح ایک
ہفتہ استعمال کرنے سے خطرناک سے خطرناک پانڈو روگ
سارے جسم کی سوزش۔ تپ تلی۔ دھڑکن۔ سر چکرانا وغیرہ
علامات ٹھیک ہوتی دیکھی گئی ہیں۔ اگرچہ یہ معمولی سی بوٹی
معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حکمت والے اس بوٹی سے کافی لابھ

اٹھاتے ہیں۔ اس کی جڑ کا پاتال ینتر سے تیل نکال کر آنکھ میں ڈالیں۔ یہ دھند۔ جالا اور آنکھ کی پرانی بیماریوں کے لئے لاجواب تیل ہے۔ اگر اس میں رسونت۔ پھٹکڑی۔ افیون وغیرہ ملا لیں۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام کرتی ہے لگاتار ایک ماہ استعمال کرنے سے آنکھ کا پھولا بھی جاتا رہتا ہے۔ اگر کسی کو بچھو کے ڈنگ کی وجہ سے سخت تکلیف ہو۔ تو اُس وقت اس کے پتوں کا لیپ اُس جگہ پر کرنا چاہیے اِس سے جلن میں افاقہ ہوتا ہے۔

آکاش بیل

(Cuscutareflexa.)

سنسکرت آکاش وتی۔ امرولری۔ ہندی۔ پنجابی۔ آکاش بیل۔ بنگالی آلوک لتا۔ مراٹھی انتربیل۔ گجراتی امربیل۔ افتیموں کہتے ہیں۔ یہ بیل سنہری رنگ کی ہوتی ہے۔ اس میں پتے وغیرہ کچھ نہیں ہوتے۔ درختوں پر پیلے رنگ کے دھاگوں کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اِس کی جڑ وغیرہ

نہیں ہوتی۔ بغیر جڑ کے ہی سارے درخت پر پھیل جاتی ہے
جس درخت پر ایک بار یہ لگ جاتی ہے۔ پھر جلدی سے اُس
کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یہ ایک شاکھا سے ہی کافی پھیل جاتی
ہے۔ اس کو سفید رنگ کے گچھوں میں موسم برسات میں پھول
لگتے ہیں۔ ان پھولوں سے بڑی شاندار خوشبو آتی ہے۔ یہ
بیل زیادہ تر کالکا اور شملہ کی پہاڑیوں پر بہت پائی جاتی
ہے۔ اِس کی بیل کو لیکر کوٹ کر گھڑے میں ڈال دیں۔ اُس
میں نشادر اور شتر پھٹکھار ڈالدیں۔ تین ہفتے کے بعد نکال
کر چھان لیں۔ ایک چمچہ دن کے بھوجن کے اور ایک چمچہ رات
کی روٹی کے بعد دیں۔ تپ تلی کی مجرّب دوا ہے۔

شنکھاہولی

(Pladera Decussate.)

سنسکرت سشنکھ پشپی۔ شنکھا۔ ہندی پنجابی شنکھاہولی
بنگالی ڈان کُنی۔ گجراتی شنکھاولی۔ مراٹھی شنکھولی کہتے ہیں
اِس کا پودہ زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ تک اونچا ہوتا ہے

پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُن کے اوپر پھول لگتے ہیں
یہ سفید لال۔ اور نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر سفید
رنگ کے پھولوں والی شنکھ پُشپی ہی کام آتی ہے۔ اِس کے
پھولوں کو شنکھ کی طرح آورت (چکر) ہوتے ہیں۔ یہی اس
کی سب سے ٹھیک پہچان ہے۔ شنکھ پُشپی دماغ کی کمزوری
کی مجرب دوا ہے۔ شنکھا ہولی۔ برہمی بوٹی۔ اسگندھ اور واچ
تین تین ماشہ لے کر دودھ میں ابال کر پینے سے دماغ کی کمزوری
کا دور ہو جاتی ہے۔ شنکھ پُشپی کا گھرت یادداشت کے لئے بڑا
مفید ثابت ہوا ہے۔ اِس کے استعمال سے نروس سسٹم
یعنی دماغ کے تلووں کی کمزوری دور ہوتی ہے۔ شروع شروع
کے مرگی کے مریض کو دینے سے بھی کبھی کبھی کو آرام آتا دیکھا
گیا ہے۔ شنکھ پُشپی تیل آیورویدک کی بڑی مشہور دوا ہے۔ شنکھ
پُشپی۔ دھریک۔ اڑوسا۔ اُرجن چھال۔ اِن چاروں چیزوں کا
رس یا کاڑھا ۴ سیر۔ کانجی ۴ سیر۔ لاکھ کا رس ۴ سیر۔ دہی کا
پانی ۴ سیر۔ انار کا چھلکا۔ دیار۔ ہلدی۔ دار و ہلدی۔ ترپھلا
(ہھرڑ۔ بھیڑہ۔ آملہ)۔ لال صندل خس۔ سکندھوالہ۔ سفید صندل۔
ملٹھی۔ موتھا۔ کائی۔ بارشندگار۔ لال کمل۔ رسونت۔ سب چیزیں

ایک سیر اور تلوں کا تیل ۴ سیر پختہ۔ اِن کو دھیمی آگ پر
پکائیں۔ جب رس۔کانجی۔آدی خشک ہو جاوے۔ اور صرف
رہ جاوے۔ تو اس کو نتھار کر چھان لیں۔ یہ سوکھا روگ میں
بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے لگاتار مالش سے بچہ موٹا
تازہ ہو جاتا ہے۔ بچے کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اور اس کی
شوبھا دگنی ہو جاتی ہے۔

گومابُوٹی

(L. Zeylanica.)

سنسکرت درون پشپی۔ درونا۔ ہندی۔گوما۔ پنجابی بھیڈو
بوٹی۔ گجراتی کولو۔ مراٹھی کنبھا۔ بنگالی۔ ڈنڈک لس کہتے ہیں
یہ ہل چلاتے ہوئے کھیتوں میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ برسات
کے شروع میں اُگتا ہے۔ برسات کے بعد بڑا ہوتا ہے۔ اور گرمیوں
میں سوکھ جاتا ہے۔ اس کا پودہ ایک دو فٹ تک اونچا ہوتا ہے
اس کے پتے مرچ کے پتوں سے کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ اور اُن
پر روم ہوتے ہیں۔ ٹہنی کے اوپر ایک گولا سا بن جاتا ہے۔ اور

اُس میں سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ جن کی شکل بالسن کے پوگوں کی طرح ہوتی ہے۔ اس بوٹی کا دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ ایک کھانے کے لئے دوسرا باہر لیپ کرنے کیلئے۔ گوما۔ رسونت ہرڑ۔ مکوئے۔ انکو گائے کے پیشاب کے ساتھ رگڑ کر جگر کی درد اور سوزش پہ لگانا بہت مفید ہے۔ اس سے درد کافور ہوجاتی ہے اور سوزش میں افاقہ ہوتا ہے۔ اس کا کھار بنا کر دینا دمہ کے مریض کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ مقدار ۴ رتی سے دو ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان یا گرم پانی دیں۔ گوما بوٹی کے رس کو تانبے کے برتن میں ڈال کر تھوڑا سا نمک اور تیل ملا کر رگڑیں پھر اُس کو سلائی کے ساتھ آنکھ میں انجن کی طرح ڈالیں۔ کاسلہ (ڈیلیا) روگ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔
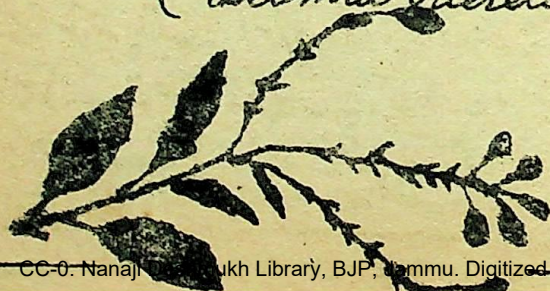
کُکروندا

(Blamia Oderata)

سنسکرت تامرچوڑ - مردو چھچڑ - ہندی گکرونڈا - پنجابی گکرڑ چھدی - بنگالی گکرموتا - مراٹھی گکرنبدہ - گجراتی کوکرونڈا - فارسی کماکی مس - کہتے ہیں - یہ بھارت ورش میں ہر جگہ پایا جاتا ہے - کھیتوں - راستوں اور دیواروں پہ گندی اور نمی والی جگہ پر بہت ہوتا ہے - یہ ورشا میں پیدا ہوتا ہے - اور ماہ کارتک میں اس کو پھول لگتے ہیں - اس کو پھول بیچ کی ڈنڈی کے اوپر گچھوں میں لگتے ہیں - جو کہ سفید رنگ کے پیلے رنگ کے اور جامن کے رنگ کے ہوتے ہیں - اس کا پودہ ایک سے ۲½ فٹ تک اونچا ہوتا ہے - اس کے پتے تمباکو کے پتوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں - لیکن اُن سے چھوٹے ہوتے ہیں - نیچے پتے بڑے ہوتے ہیں - جوں جوں پودا بڑھتا ہے - اُس کے پتے چھوٹے ہوتے جاتے ہیں - اس کے پتوں پر باریک باریک روئیں ہوتی ہے - ان کو مل کر سونگھنے سے ایک قسم کی بدبو آتی ہے - اس کی جڑ کو منہ میں رکھنے سے پیاس بجھتی ہے سر درد میں اس کے پتوں کی نسوار لینی بہت مفید ہے - کان کی درد میں اسکے پتوں کا رس گرم کر کے ڈالنا چاہیے - اسکے بیجوں کو ۲ ماشہ لیکر شہد کے ساتھ دینے سے قے آجاتی ہے - اور باگل کتے کے کاٹنے سے جو زہر ہوتا ہے - وہ ضائع ہو جاتا ہے آنکھ کی سوجن اور درد پر اسکے پتوں کا رس

(بہت مفید ہے)

شو لنگی (Bryoniala Linivsa)

سنسکرت بہوپتری۔ ایشوری۔ ہندی پنجابی شولنگی۔ بنگالی نئے پتری۔ مراٹھی پوپٹا۔ مراٹھا شو لنگی۔ انگریزی میں (Bryony) کہتے ہیں۔ اسکی بیل ہوتی ہے جو جھاڑیوں۔ باڑوں اور چھوٹے کانٹے والے پودوں پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ ہر سال پیدا ہوتی ہے۔ اور نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس کے پتے کریلے کے پتوں کی مانند۔ لیکن اس سے کچھ بڑے ہوتے ہیں اور پانچ چھ حصوں میں کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پتے کیساتھ جو ڈنٹھل ہوتا ہے وہ ایک ڈیڑھ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اسکی جڑ میں ۵، ۶ پھولوں کا گچھا ہوتا ہے۔ بعد میں اس میں پھل لگ جاتے ہیں۔ انمیں سے بیج نکلتے ہیں۔ جو کہ انار دانے کی شکل سے بہت ملتے جلتے ہیں لیکن انکا رنگ خاکی ہوتا ہے۔ زیادہ تر اسکے بیجوں کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ عورتوں کو ماہواری کے بعد پانچ بیجوں سے گیارہ بیجوں تک دو ہفتہ تک سیون کرانے سے شرطیہ حمل ٹھہر جاتا ہے۔ شولنگی کے بیج ۹ عدد۔ انیسے ہوتی ۳ عدد۔ انکو ماہواری کے بعد تین دن تک کھلا کر اور رات کو ہم بستری کرنے سے ضرور گربھ ہو جاتا ہے۔ اگر پہلے مہینے نہ ہو۔ تو دوسرے مہینے۔ اگر دوسرے مہینے حمل نہ ٹھہرے تو تیسرے ماہ ضرور گربھ ٹھہر جاتا ہے۔ دوائی ہر ماہ تین دن کیلئے سیون کرانی چاہیئے۔

نوٹ :۔ اس دوا کے دوران میں عورت کو بچھڑے والی گائے کے دودھ سے تیار کی ہوئی کھیر ہی تین روز تک کھانی چاہیئے۔ اگر پہلے ماس میں گربھ نہ ٹھہرے تو دوسرے اور تیسرے ماہ میں بھی دوائی کے دوران میں کھیر ہی کھانے کو دیں۔ یہ سو فیصدی آزمایا ہوا نسخہ ہے۔

ہر پوشیدہ پیچیدہ اور دیرینہ امراض کیلئے کویراج اوتار کرشن شرما وئید واچسپتی مصنّفہ بوٹی پرکاش سے بذریعہ خط و کتابت یا خود ملکر مشورہ حاصل کریں۔ نیز اُن کی ایجاد کردہ مندرجہ ذیل ادویات خریدیں

اوتارین کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ طاقت کی مجرب اور لاثانی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے جسمانی۔ دماغی اور دیگر ہر قسم کی کمزوری کافور ہو جاتی ہے۔ اسکی پہلی ہی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔

تاپ توڑ کا استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں۔ یہ دوا تپ تلی۔ ضعف جگر۔ دل کی دھڑکن۔ سر چکرانا تیہ۔ چوتھا۔ اور پرانے بخاروں کی شرطیہ دوا ہے۔ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے سب شکایتیں کافور ہو جاتی ہیں۔

سپت سُدھا (سات قسم کے کیلشیم) کا استعمال کر وا کے لابھ اٹھاویں۔ یہ دوا بچوں کے (Rickets) سوکھا یسان یعنی تالو کنالک کیلئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے دو ہفتہ کے استعمال سے بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور کافی وزن بڑھ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ ادویات مندرجہ بالا منگوانے کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

کویراج اوتار کرشن شرما۔ وئید واچسپتی۔ ایم۔ اے۔ ایس

پروپرائٹر کرشنا آروگیہ بھون منڈالی گیٹ دینانگر

ضلع گورداسپور

हर प्रकार की पुस्तकें मिलने का पता—

पण्डित लब्भूराम ऐण्ड सन्ज़

पुस्तक विक्रेता, दीनानगर